ماہنامہ
(صرف احمدی احباب کی تعلیم وتربیت کے لیے)

انصاراللہ

ذوالحجہ 1435ھ، اخاء 1393ھش/اکتوبر 2014ء

عید مبارک

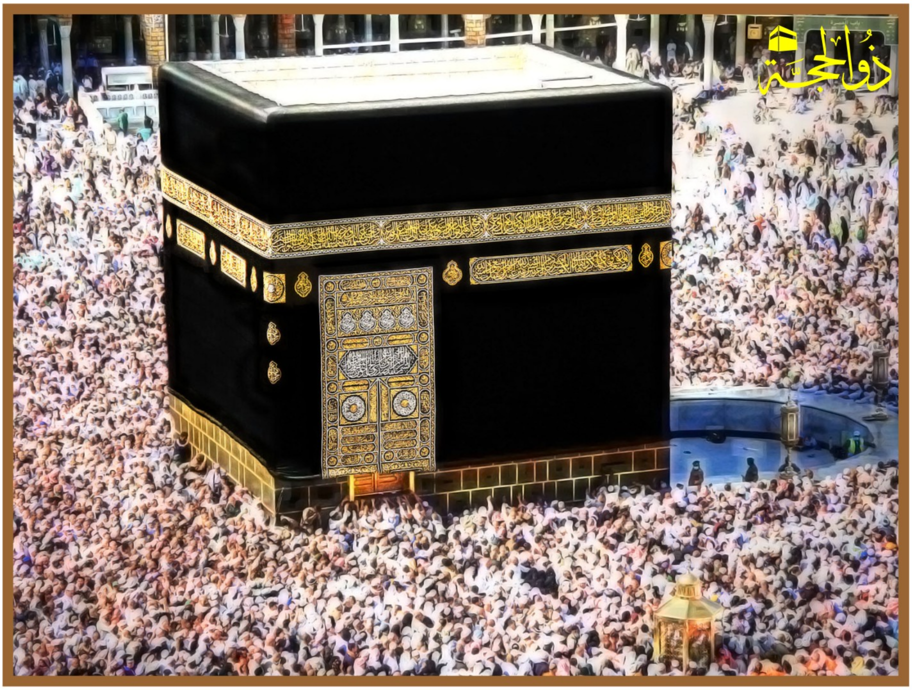

اس شمارہ میں

- فیضان درود شریف
- عید کی قربانی کا فلسفہ
- روح کی حقیقت اور ماہیئت
- عصر حاضر کے مسائل کا قرآنی حل
- صدقہ وخیرات کی برکات
- والدین کی تکریم وعزت
- جبلّت کے انمٹ نقوش
- پروفیسر ڈاکٹر عبدالسلام

کس حال میں ھیں یاران وطن

48ویں جلسہ سالانہ برطانیہ منعقدہ 29 تا 31؍اگست 2014ء کے چند مناظر

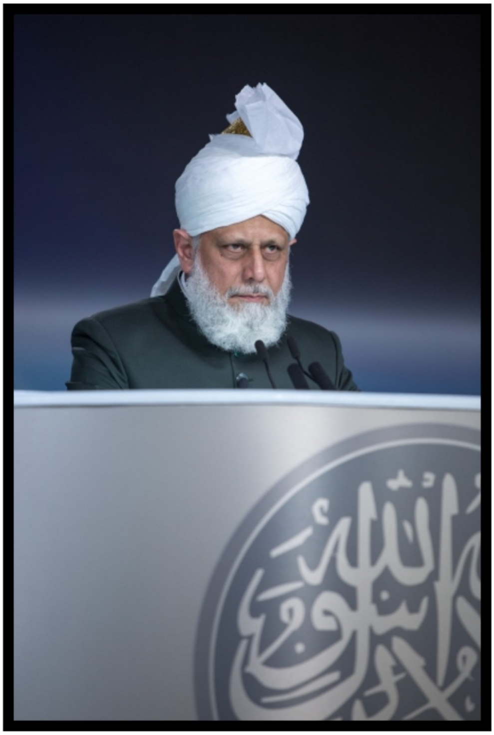

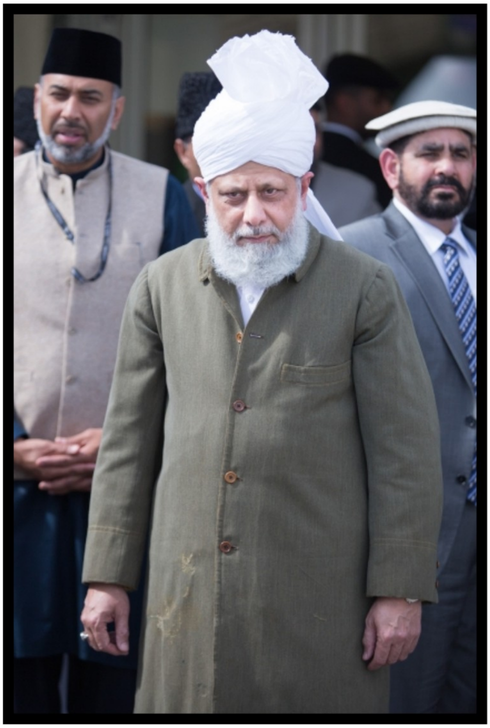

صرف احمدی احباب کے لئے

ماہنامہ انصاراللہ

● ذوالحجہ 1435ھ ۔ اخاء 1393ہش/اکتوبر 2014ء/جلد 55/شمارہ 10 ● ایڈیٹر: احمد طاہر مرزا

اس شمارہ میں

مضمون		صفحہ
اداریہ		4
سراجاً منیراً	(درس القرآن)	6
فیضان درود شریف	(درس الحدیث)	7
عید قربان کا فلسفہ	(امام الکلام)	8
احمدِ آخر زماں کز نورِ او	(فارسی منظوم کلام)	10
وَلَا شَکَّ اَنَّ مُحَمَّدًا شَمْسُ الْھُدٰی	(عربی منظوم کلام)	11
روح کی حقیقت اور ماہیت		12
عصر حاضر کے بعض مسائل کا قرآنی حل		16
کس حال میں ہیں یارانِ وطن	(منظوم کلام)	22
جبلّت کے انمٹ نقوش		24
پروفیسر ڈاکٹر عبد السلام		28
سیر کے مشاہدات		31
والدین کی تکریم و عزت		33
صدقہ و خیرات		34
امرود صحت کا خزانہ		35
حضرت حافظ جمال احمد صاحب		37
خطبات امام کی اہمیت		38
رپورٹ پہلا سالانہ ریفریشر کورس		39
مجالس کی مساعی		41
تفریحی سفر عاملہ مجلس انصاراللہ پاکستان		50

قارئین کرام کی خدمت میں عیدالاضحیٰ مبارک سو مبارک!

فون نمبر 047-6212982 **فیکس** 047-6214631 **مینیجر** (0336-7700250)

ویب: www.ansarullahpk.org

ای میل: ansarullahpakistan@gmail.com - magazine@ansarullahpk.org

پبلشر: عبدالمنان کوثر **پرنٹر:** طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ

مقام اشاعت: دفتر انصاراللہ دارالصدر جنوبی، چناب نگر (ربوہ) **مطبع:** ضیاء الاسلام پریس چناب نگر (ربوہ)

شرح چندہ پاکستان سالانہ 300 روپے ۔ **قیمت فی پرچہ:** 25 روپے

اداریہ

سجدۃ الشکر

ع ہے شکرِ ربِّ عزوجل خارج از بیاں

تم صرف اپنا عملی نمونہ دکھاؤ اور اس میں ایک ایسی چمک ہو کہ دوسرے اُس کو قبول کرلیں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جب ''سجدہ'' کا لفظ بولا تو دنیا کے 206 ممالک کی کروڑوں سعید روحیں بیک وقت سجدہ ریز ہوگئیں۔ یہ نظارہ گزشتہ سالوں کی طرح امسال بھی کُل عالم نے دیکھا۔ یہ ہے وحدت عالم کا منظر، نظام نو کی نوید، غلبۂ دین کا مژدہ اور خلافت علیٰ منہاج النبوۃ کے ثمرات کا روح پرور نظارہ جس کی نظیر اس کائنات میں کہیں نظر نہیں آتی کوئی ہے تو ہمیں بھی دکھائے۔ اطاعت و یگانگت، اتحاد اور تنظیم کا یہ نمونہ صرف خلافت احمدیہ سے وابستگی سے ہی مل سکتا ہے۔ وابستگی بھی ایسی کہ اس کا اظہار عملی زندگی میں نظر آتا ہو۔

جلسہ سالانہ برطانیہ کے اختتام پر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 5 ستمبر 2014ء کے خطبہ جمعہ میں دنیا کے 90 سے زائد ممالک سے آئے ہوئے مندوبین میں سے بعض کے قلبی تاثرات و مشاہدات کا ذکر فرمایا جس سے ایک مومن کے ایمان و ایقان اور عرفان میں مزید اضافہ ہوتا ہے اور دل حمد و ثناء سے لبریز ہو جاتا ہے کہ کس طرح مقلب القلوب ذاتِ باری تعالیٰ دلوں کو پھیر پھیر کر دنیا کی سرکردہ شخصیات کو بھی احمدیت سے متاثر کر رہا ہے اور جس کا برملا اظہار کئے بغیر وہ نہیں رہ سکے۔

پس ضرورت اس امر کی ہے کہ احبابِ جماعت احمدیہ، نومبائعین سے بہت آگے نکل جائیں کیونکہ وہ ہمیں دیکھ کر متاثر ہوئے بغیر نہیں رہ سکتے۔ ہمیں اپنے اعمال اور عملی نمونوں میں مسابقت کی روح بیدار کرنے کی ضرورت ہے۔ جہاں ہم اللہ تعالیٰ کے افضال و انوار کے ثمرات سے اپنی جھولیاں بھر رہے ہیں وہاں ہمارے لئے خوشی سے اچھلنے کا مقام ہے کہ کئی لاکھ بھٹکی ہوئی روحیں اب احمدیت یعنی خدا کے ہاتھ کے لگائے ہوئے شجرہ کے سائے تلے بسیرا کر رہی ہیں اور ہزاروں متلاشیانِ حق اپنی اپنی ایمانی منزلیں طے کر رہے ہیں۔

اس اظہارِ تشکر کے ساتھ ساتھ ہم پیدائشی احمدیوں کی ذمہ داری اور بھی زیادہ بڑھ جاتی ہے کہ ہم اپنی عملی اصلاح اور عملی تربیت کی طرف پہلے سے بھی زیادہ توجہ دیں اور فَاسۡتَبِقُوا الۡخَيۡرٰتِ ❶ کی عدیم المثال تعلیم کو اپنی زندگیوں میں جاری و ساری کردیں اور اخلاق عظیمہ کا وہ مظاہرہ کریں کہ سب کے لئے خاموش دعوۃ الی اللہ کا ذریعہ بن جائیں اور ہماری پاک تبدیلیاں دیکھ کر دنیا کہے کہ دیکھو وہ احمدی جارہا ہے اس کی موجودگی میں ذرا سنبھل کے، کہیں ہماری زبان کی لغزشیں اس کے سامنے ہمیں شرمندہ نہ کردیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق دے کہ ہم اپنی عملی اصلاح کرنے والے ہوں اور بہتوں کیلئے ہمارے پاک نمونے رحمت و برکت کا باعث بنیں۔ کیونکہ حضرت امام الزمان علیہ السلام ہم سے یہی توقع رکھتے ہیں

کہ: ”تم صرف اپنا عملی نمونہ دکھاؤ اور اس میں ایک ایسی چمک ہو کہ دوسرے اُس کو قبول کر لیں۔“ ❷

پس نیک عملی نمونہ کیلئے بھی اللہ تعالیٰ کے فضل اور تائید و نصرت کی ضرورت ہے اس کیلئے بھی ہمیں اپنے مولیٰ کے حضور ہی جھکنا ہوگا۔ کیونکہ یہی ایمان کا طریق ہے۔ سیدنا حضرت مسیح موعودؑ اپنی پیاری جماعت کو نصیحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔ ”اللہ تعالیٰ سے اصلاح چاہنا اور اپنی قوت خرچ کرنا یہی ایمان کا طریق ہے۔“ ❸

ہمارے پیارے امام سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

”پس ہمیں اپنی عملی اصلاح کے لئے ان باتوں کی طرف توجہ دینے کی ضرورت ہے، ان باتوں کو پیدا کرنے کی ضرورت ہے۔ اپنی قوتِ ارادی کو مضبوط کرنے کی ضرورت ہے، قوتِ عملی کو مضبوط کرنے کی ضرورت ہے تاکہ ہم حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت کے مقصد کو پورا کرنے والے ہوں اور ہماری جو صلاحیتیں ہیں، اللہ تعالیٰ نے جو طاقتیں ہمیں دی ہیں وہ زنگ لگ کے ختم نہ ہو جائیں ...... پس اللہ تعالیٰ سے اصلاح چاہنا، اپنی قوتِ ارادی کو دعا کے ذریعہ سے مضبوط کرنا ہے اور قوت کا خرچ کرنا قوتِ ارادی اور قوتِ عملی کا اظہار ہے۔ جب یہ اظہار اعلیٰ درجہ کا ہو جائے تو یہی ایمان ہے اور پھر بندہ ہر کام خدا تعالیٰ کی رضا کے لئے کرتا ہے اُس کی رضا کے حصول کی طرف توجہ رہتی ہے۔“ ❹

اور ہر سال عالمی بیعت کے موقعہ پر جب ساری دنیا سعادت مندوں کو آستانہ الوہیت پر بیک وقت سجدہ ریز ہوتے ہوئے دیکھتی ہے وہ مجبور ہو جائے کہ ہاں ہاں یہ وہ لوگ ہیں جو اس دنیا کے نہیں یہ تو اہل فلک ہیں جو آسمان کی رفعتوں پر بستے ہیں۔

1- سورۃ البقرۃ: 2-149 (ملفوظات جلد اول، ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ، صفحہ 116)

3- (ملفوظات جلد اول، ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ، صفحہ 92)

4- (خطبہ جمعہ 10 جنوری 2014ء از الفضل انٹرنیشنل 31 جنوری تا 6 فروری 2014ء)

صدقہ و خیرات بھی بلاؤں کو دور کرتا ہے

”آنحضرت ﷺ نے فرمایا ہے کہ صدقہ و خیرات بھی بلاؤں کو دور کرتا ہے۔ آج اس زمانے میں دنیا داری، اخلاقی گراوٹ، ایک دوسرے کے حقوق کا خیال نہ رکھنا اللہ تعالیٰ کی حقیقی عبادت سے غافل رہنا ان سے بڑی اور کون سی بلا ہوگی جو ہماری زندگیوں کو تباہ کر رہی ہے۔ پس جس کو جتنی توفیق ہے صدقہ و خیرات کرے اور دکھاوے کے لئے نہ کرے بلکہ اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے کرے۔ جو کام اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے کیا جائے وہ یقیناً اللہ تعالیٰ کے ہاں قبولیت کا درجہ پانے والا ہوتا ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نیتوں کے مطابق انسان سے سلوک کرتا ہے اور جو عمل نیک نیت سے ہو وہ یقیناً پاک تبدیلیوں میں بڑھاتا ہے۔“

(خطباتِ مسرور جلد 6 ص 178)

درس القرآن

داعیاً الی اللہ اور سراجاً منیراً

يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِنَّا أَرْسَلْنَاكَ شَاهِداً وَمُبَشِّراً وَنَذِيراً ○ وَدَاعِياً إِلَى اللَّهِ بِإِذْنِهِ وَسِرَاجاً مُنِيراً ○

ترجمہ: اے نبی ہم نے تجھے نگران بنا کر بھیجا ہے اور خوش خبری دینے والا اور ڈرانے والا اور اللہ کی طرف سے داعی، داعی الی اللہ، اس کے حکم کے ساتھ اور ایک روشن سورج۔ (الاحزاب: 46-47)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ ان آیات کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

’’یہ وہ صفات حسنہ ہیں جو حضرت اقدس محمد مصطفیٰ ﷺ کی بیان ہوئیں اور ان صفات کا جو مرکزی نکتہ ہے وہ نور ہی ہے اور غرض دعوت الی اللہ۔ تو وہ صفات حسنہ جو نور کے گرد گھوم رہی ہیں یا نور کی تشکیل کر رہی ہیں اور مقصد دعوت الی اللہ ہے...... نور کے تعلق میں سب سے زیادہ ضرورت ہمیں دعوت الی اللہ کے لئے پیش آرہی ہے اور کوئی دعوت الی اللہ کی سکیم دنیا میں کامیاب ہو ہی نہیں سکتی جب تک دعوت الی اللہ کرنے والا نور سے کچھ حصہ نہ پائے ہوئے ہو۔ جو نور سے حصہ پاتا ہے اور پھر دعوت الی اللہ کے اذن سے کرتا ہے وہی ہے جو کامیاب بنایا جاتا ہے، وہی ہے جس کی دعوت کے کچھ معنی ہیں۔ ورنہ ایسے دعوت الی اللہ کرنے والے بھی دنیا میں بے شمار ہیں بلکہ اکثریت میں ہیں جو دعوت تو کرتے ہیں مگر بے نور اور بے اذن۔ نہ ان کو خدا نے اس دعوت کا اذن دیا نہ اس نور سے ان کا ماحول، ان کا دل، ان کا سینہ اجالا کیا جس نور کے بغیر خدا کی طرف بلانا بے معنی ہے۔ اس مضمون کا سب سے پہلا نکتہ جو سمجھنے کے لائق اور دل میں بٹھا دینے کے لائق ہے وہ یہ ہے کہ اللہ نور بلکہ وراء النور ہے اور ہر پردہ جو خدا کا ایک نور کا پردہ ہے۔ اس کی طرف دعوت دینے والا اگر اندھیرا ہو تو اس کو اس دعوت کا حق ہی نہیں پہنچتا۔ اور یہ ہو نہیں سکتا کہ کسی نے نور سے حصہ پایا ہو اور اس کا دل، اس کا سینہ اور اس کا دماغ، اس کی تمام صلاحیتیں روشن نہ ہوئیں ہوں۔ روشنی کا کچھ نہ کچھ پرتو تو اس کے اندر ہونا ضروری ہے اور اگر کسی کے پاس وہ روشنی ہے جو خدا سے ملتی ہے تو پھر وہ خدا کی طرف بلانے کا حق بنتا ہے۔ پھر اس کی دلیل اس کے ساتھ چلتی ہے اور اس کی سب سے بڑی دلیل اس کا نور ہے اور اس سے بہتر کوئی دعوت الی اللہ کی طرف بلانے کا اور نسخہ نہیں ہے اور کوئی طریق نہیں ہے کیونکہ ہر دوسرے طریق میں خامیاں ہیں اور نقصانات ہیں......اور بسا اوقات دنیا میں دعوت الی اللہ ہی کے بہانے فساد کئے جاتے ہیں۔ اس لئے مرکزی نکتہ یہی ہے کہ نور کے بغیر دعوت کا کوئی تصور نہیں۔ نور میسر ہو تو دعوت کا حق پہنچتا ہے مگر تب لازم ہے کہ خدا کا اذن بھی ہو اور بغیر اذن کے کوئی دعوت نہیں ہے۔ پس اذن الٰہی کے نتیجے میں (دین حق) کی اشاعت کا میدان ہے۔ وہ اللہ کی طرف بلانے کا میدان ہے۔ مگر اس نور کی طرف جس کے بغیر خدا کی طرف سفر کرنا ممکن نہیں ہے یعنی سراج منیر کی طرف۔ سراج منیر جو سورج ہے وہ خود اپنی ذات میں خدا کا نور نہیں مگر خدا کے نور کا جو اس کے ماوراء ہے...... اس کا ایک چمکتا ہوا نشان ہے...... پس جو سب سے روشن پردہ خدا کا ہمیں اس دنیا میں دکھائی دیتا ہے وہ سورج ہے اور سورج کی طرف کا سفر ہی حقیقت میں ماوراء نور کی طرف کا سفر قرار دیا جا سکتا ہے۔ پس جیسے دنیاوی نظام میں سورج کی مثال ہے ویسا ہی روحانی نظام میں حضرت اقدس محمد مصطفیٰ ﷺ کا وجود ہے جو خدا کے نور کا وہ پردہ ہے جس سے زیادہ روشن تر پردہ ہماری دنیا کے انسانوں کو دکھائی نہیں دیا، نہ دے سکتا ہے۔‘‘

(خطبہ جمعہ یکم مارچ 1996ء)

درس الحدیث

فیضانِ درود شریف

عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ أَنَّہٗ سَمِعَ النَّبِیَّ ﷺ یَقُوْلُ إِذَا سَمِعْتُمُ الْمُؤَذِّنَ فَقُوْلُوْا مِثْلَ مَا یَقُوْلُ ثُمَّ صَلُّوْا عَلَیَّ فَإِنَّہٗ مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ صَلَاۃً صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ بِھَا عَشْرًا ثُمَّ سَلُوا اللّٰہَ لِیَ الْوَسِیْلَۃَ فَإِنَّھَا مَنْزِلَۃٌ فِی الْجَنَّۃِ لَا تَنْبَغِیْ إِلَّا لِعَبْدٍ مِنْ عِبَادِ اللّٰہِ وَأَرْجُوْ أَنْ أَکُوْنَ أَنَا ھُوَ فَمَنْ سَأَلَ لِیَ الْوَسِیْلَۃَ حَلَّتْ لَہُ الشَّفَاعَۃُ [1]

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاصؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت نبی کریم ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ جب تم مؤذن کو اذان دیتے ہوئے سنو تو تم بھی وہی الفاظ دہراؤ جو وہ کہتا ہے۔ پھر مجھ پر درود بھیجو۔ جس شخص نے مجھ پر درود پڑھا اللہ تعالیٰ اس پر دس گنا رحمتیں نازل فرمائے گا۔ پھر فرمایا: میرے لئے اللہ تعالیٰ سے وسیلہ مانگو یہ جنت کے مراتب میں سے ایک مرتبہ ہے جو اللہ کے بندوں میں سے ایک کو ملے گا اور مَیں امید رکھتا ہوں کہ وہ مَیں ہی ہوں گا۔ جس کسی نے بھی میرے لئے اللہ سے وسیلہ مانگا اس کے لئے شفاعت حلال ہو جائے گی۔

بکثرت درود پڑھنے سے حضرت مسیح موعودؑ پر جو بے انتہاء برکات نازل ہوئیں ان کے بارہ میں آپ فرماتے ہیں:

''ایک مرتبہ ایسا اتفاق ہوا کہ درود شریف کے پڑھنے میں یعنی آنحضرت ﷺ پر درود بھیجنے میں ایک زمانے تک مجھے استغراق رہا۔ کیونکہ میرا یقین تھا کہ خدا تعالیٰ کی راہیں نہایت دقیق راہیں ہیں۔ بجز وسیلہٴ نبی کریم کے مل نہیں سکتیں۔ جیسا کہ خدا بھی فرماتا ہے۔ وَابْتَغُوْا اِلَیْہِ الْوَسِیْلَۃَ [2] تب ایک مدت کے بعد کشفی حالت میں میں نے دیکھا کہ دو سقے آئے ہیں اور ایک اندرونی راستے سے اور ایک بیرونی راستے سے میرے گھر میں داخل ہوئے اور ان کے کاندھوں پر نور کی مشکیں ہیں اور کہتے ہیں ھٰذَا بِمَا صَلَّیْتَ عَلٰی مُحَمَّدٍ''۔ (ﷺ)[3]

1- (صحیح مسلم کتاب الصلاۃ باب القول مثل قول المؤذن لمن سمعہ ثم یصلی علی النبیؐ حدیث نمبر 875)
2- (سورہ المائدہ:36)
3- (حقیقۃ الوحی۔ روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 128 ح، شائع کردہ نظارت اشاعت ربوہ)

امام الکلام

عیدِ قربان کا فلسفہ

''یہ قربانیاں خدا تعالیٰ کے قرب اور ملاقات کا موجب ہیں''

(فرمودہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

''اے خدا کے بندو اپنے اس دن میں کہ جو بقرعید کا دن ہے غور کرو اور سوچو کیونکہ اِن قربانیوں میں عقلمندوں کیلئے بھید پوشیدہ رکھے گئے ہیں۔ اور آپ لوگوں کو معلوم ہے کہ اس دن بہت سے جانور ذبح کئے جاتے ہیں اور کئی گلے اونٹوں کے اور کئی گلے گائیوں کے ذبح کرتے ہیں۔ اور کئی ریوڑ بکریوں کے قربانی کرتے ہیں۔ اور یہ سب کچھ خدا تعالیٰ کی رضا جوئی کے لئے کیا جاتا ہے اور اسی طرح زمانہ (دین حق) کے ابتدا سے ان دنوں تک کیا جاتا ہے۔ اور میرا گمان ہے کہ یہ قربانیاں جو ہماری اس روشن شریعت میں ہوتی ہیں احاطہ شمار سے باہر ہیں۔ اور ان کو اُن قربانیوں پر سبقت ہے کہ جو نبیوں کی پہلی امتوں کے لوگ کیا کرتے تھے اور قربانیوں کی کثرت اس حد تک پہنچ گئی ہے کہ ان کے خونوں سے زمین کا منہ چھپ گیا ہے۔ یہاں تک کہ اگر اُن کے خون جمع کئے جائیں اور اُن کے جاری کرنے کا ارادہ کیا جائے تو البتہ ان سے نہریں جاری ہو جائیں اور دریا بہ نکلیں اور زمین کے تمام نشیبوں اور وادیوں میں خون رواں ہونے لگے۔ اور یہ کام ہمارے دین میں ان کاموں میں سے شمار کیا گیا ہے کہ جو اللہ تعالیٰ کے قرب کا موجب ہوتے ہیں اور اُس سواری کی طرح یہ سمجھے گئے ہیں کہ جو اپنی سیر میں بجلی سے مشابہ ہو جس کو بجلی کی چمک سے مماثلت حاصل ہو اور اِسی وجہ سے ان ذبح ہونیوالے جانوروں کا نام قربانی رکھا گیا کیونکہ حدیثوں میں آیا ہے کہ یہ قربانیاں خدا تعالیٰ کے قرب اور ملاقات کا موجب ہیں اس شخص کے لئے کہ جو قربانی کو اخلاص اور خدا پرستی اور ایمان داری سے ادا کرتا ہے اور یہ قربانیاں شریعت کی بزرگ تر عبادتوں میں سے ہیں اور اسی لئے قربانی کا نام عربی میں **نسیکۃ** ہے اور **نُسُک** کا لفظ عربی زبان میں فرمانبرداری اور بندگی کے معنوں میں آتا ہے اور ایسا ہی یہ لفظ یعنی **نُسُک** اُن جانوروں کے ذبح کرنے پر بھی زبان مذکور میں استعمال پاتا ہے جن کا ذبح کرنا مشروع ہے۔ پس یہ اشتراک کہ جو **نسک** کے معنوں میں پایا جاتا ہے قطعی طور پر اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ حقیقی پرستار اور سچا عابد وہی شخص ہے جس نے اپنے نفس کو مع اس کی تمام قوتوں اور مع اس کے اُن محبوبوں کے جن کی طرف اُس کا دِل کھینچا گیا ہے اپنے رب کی رضا جوئی کیلئے ذبح کر ڈالا ہے اور خواہش نفسانی کو دفع کیا یہاں تک کہ تمام خواہشیں پارہ پارہ ہو کر گر پڑیں اور نابود ہو گئیں اور وہ خود بھی گداز ہو گیا اور اسکے وجود کا کچھ نمود نہ رہا اور چھپ گیا اور فنا کی تند ہوائیں اس پر چلیں

اور اس کے وجود کے ذرّات کو اس ہوا کے سخت دھکّے اُڑا کر لے گئے۔ اور جس شخص نے ان دونوں مفہوموں میں کہ جو باہم **نسک** کے لفظ میں مشارکت رکھتے ہیں غور کی ہوگی اور اس مقام کو تدبّر کی نگاہ سے دیکھا ہوگا اور اپنے دل کی بیداری اور دونوں آنکھوں کے کھولنے سے پیش و پس کو زیرِ نظر رکھا ہوگا پس اُس پر پوشیدہ نہیں رہے گا اور اس امر میں کسی قسم کی نزاع اس کے دامن کو نہیں پکڑے گی کہ یہ دو معنوں کا اشتراک کہ جو **نسک** کے لفظ میں پایا جاتا ہے اس بھید کی طرف اشارہ ہے کہ عبادت جو آخرت کے خسارہ سے نجات دیتی ہے وہ اس نفسِ امارہ کا ذبح کرنا ہے کہ جو بُرے کاموں کیلئے زیادہ سے زیادہ جوش رکھتا ہے اور ایسا حاکم ہے کہ ہر وقت بدی کا حکم دیتا رہتا ہے۔ پس نجات اس میں ہے کہ اس بُرا حکم دینے والے کو انقطاع الی اللہ کے کاردوں سے ذبح کر دیا جائے اور خلقت سے قطع تعلق کر کے خدا تعالیٰ کو اپنا مونس اور آرام جان قرار دیا جائے اور اسکے ساتھ انواع اقسام کی تلخیوں کی برداشت بھی کی جائے تا نفس غفلت کی موت سے نجات پاوے اور یہی (دین حق) کے معنے ہیں اور یہی کامل اطاعت کی حقیقت ہے۔

اور (مومن) وہ ہے جس نے اپنا منہ ذبح ہونے کیلئے خدا تعالیٰ کے آگے رکھ دیا ہو۔ اور اپنے نفس کی اونٹنی کو اس کے لئے قربان کر دیا ہو اور ذبح کے لئے پیشانی کے بل اسکو گرا دیا ہو اور موت سے ایک دم غافل نہ ہو پس حاصل کلام یہ ہے کہ ذبیحہ اور قربانیاں جو (دین حق) میں مرّوج ہیں وہ سب اسی مقصود کے لئے جو بذلِ نفس ہے بطور یاددہانی ہیں اور اس مقام کے حاصل کرنے کے لئے ایک ترغیب ہے اور اس حقیقت کے لئے جو سلوک تام کے بعد حاصل ہوتی ہے ایک ارہاص ہے۔ پس ہر ایک مرد مومن اور عورت مومنہ پر جو خدائے ودود کی رضا کی طالب ہے واجب ہے کہ اس حقیقت کو سمجھے اور اس کو اپنے مقصود کا عین قرار دے۔ اور اس حقیقت کو اپنے نفس کے اندر داخل کرے یہاں تک کہ وہ حقیقت ہر ذرّہ وجود میں داخل ہو جائے۔ اور راحت اور آرام اختیار نہ کرے جب تک کہ اس قربانی کو اپنے رب معبود کے لئے ادا نہ کرلے۔ اور جاہلوں اور نادانوں کی طرح صرف نمونہ اور پوست بے مغز پر قناعت نہ کر بیٹھے بلکہ چاہئے کہ اپنی قربانی کی حقیقت کو بجا لاوے اور اپنی ساری عقل کے ساتھ اور اپنی پرہیزگاری کی رُوح سے قربانی کی رُوح کو ادا کرے۔ یہ وہ درجہ ہے جس پر سالکوں کا سلوک انتہا پذیر ہوتا ہے اور عارفوں کا مقصد اپنی غایت کو پہنچتا ہے۔ اور اس پر تمام درجے پرہیزگاروں کے ختم ہو جاتے ہیں اور سب منزلیں راستبازوں اور برگزیدوں کی پوری ہو جاتی ہیں اور یہاں تک پہنچ کر سیر اولیاء کا اپنے انتہائی نقطہ تک جا پہنچتا ہے اور جب تو اس مقام تک پہنچ گیا تو تو نے اپنی کوشش کو انتہا تک پہنچا دیا اور فنا کے مرتبہ تک پہنچ گیا۔"

(خطبہ الہامیہ، روحانی خزائن جلد 16 عربی سے اردو ترجمہ صفحہ 31-38)

فارسی منظوم کلام

احمدِ ﷺ آخر زماں ﷺ کز نورِ او

احمدِؐ آخر زماںؐ کز نورِ او ● شد دلِ مردم ز خور تاباں ترے

اس احمد آخر زماں صلی اللہ علیہ وسلم کے نور سے لوگوں کے دل آفتاب سے زیادہ روشن ہو گئے۔

از بنی آدم فزوں تر در جمال ● وزلآلی پاک تر در گوہرے

وہ تمام بنی آدم سے بڑھ کر صاحب جمال ہے اور آب و تاب میں موتیوں سے چمکدار ہے۔

بَر لبش جاری ز حکمت چشمۂ ● در دلش پُر از معارف کوثرے

اُس کے منہ سے حکمت کا چشمہ جاری ہے اور اُس کے دل میں معارف سے پُر ایک کوثر ہے۔

عاشقِ صدق و سداد و راستی ● دُشمنِ کذب و فساد و ہر شرے

وہ صدق سچائی اور راستی کا عاشق ہے۔ مگر کذب فساد اور شر کا دُشمن ہے۔

خواجہ و مر عاجزاں را بندۂ ● بادشاہ و بیکساں را چاکرے

وہ اگرچہ آقا ہے مگر کمزوروں کا خادم ہے وہ بادشاہ ہے مگر بے کسوں کا چاکر ہے۔

آں ترحّمہا کہ خلق از وے بدید ● کس ندیدہ درجہاں از مادرے

وہ مہربانی اور شفقت جو مخلوق نے اُس سے دیکھی وہ کسی نے اپنی ماں سے بھی نہیں پائی۔

ناتواناں را برحمت دستگیر ● خستہ جاناں را بہ شفقت غم خورے

کمزوروں کا رحمت کے ساتھ ہاتھ پکڑنے والا اور نا اُمیدوں کا شفقت کے ساتھ غم خوار۔

حُسنِ رویش بہ ز ماہ و آفتاب ● خاک کوئش بہ ز مشک و عنبرے

اُس کے چہرہ کا حُسن شمس و قمر سے زیادہ ہے اور اُس کوچہ کی خاک مشک و عنبر سے بہتر ہے۔

(دیباچہ براہین احمدیہ حصہ اول، روحانی خزائن جلد اول 24 ترجمہ از درثمین فارسی مترجم ص 17)

عربی منظوم کلام

وَلا شَکَّ اَنَّ مُحَمَّدًا(صلی اللہ علیہ وسلم) شَمْسُ الْھُدٰی

وَاِنَّ اِمَامِیْ سَیِّدُ الرُّسُلِ اَحْمَدُ ● رَضِیْنَاہُ مَتْبُوْعًا وَّرَبِّیْ یَنْظُرُ

یقیناً میرا پیشوا تو رسولوں کا سردار احمد ﷺ ہے۔ہم نے اس کو متبوع کے طور پر پسند کرلیا ہے اور میرا رب دیکھ رہا ہے۔

وَلا شَکَّ اَنَّ مُحَمَّدًا شَمْسُ الْھُدٰی ● اِلَیْہِ رَغِبْنَا مُؤْمِنِیْنَ فَنَشْکُرُ

بے شک حضرت محمد ﷺ ہدایت کے آفتاب ہیں ہم نے اس کی طرف مومن ہو کر رغبت کی پس ہم شکر کرتے ہیں۔

لَہٗ دَرَجَاتٌ فَوْقَ کُلِّ مَدَارِجٍ ● لَہٗ لَمَعَاتٌ لَا یَلِیْھَا تَصَوُّرُ

آپ کے درجات تمام درجات سے بلندتر ہیں۔آپ کی ایسی تجلیات ہیں کہ وہ تصور میں بھی نہیں آسکتیں۔

اَبَعْدَ نَبِیِّ اللّٰہِ شَیْءٌ یُرُوْقُنِیْ ● اَبَعْدَ رَسُوْلِ اللّٰہِ وَجْہٌ مُّنَوَّرُ

کیا نبی اللہ کے بعد کوئی چیز مجھے اچھی لگ سکتی ہے کیا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی اور منور چہرہ بھی ہے؟

عَلَیْکَ سَلَامُ اللّٰہِ یَا مَرْجَعَ الْوَرٰی ● لِکُلِّ ظَلَامٍ نُوْرُ وَجْھِکَ نَیِّرُ

تجھ پر اللہ کا سلام ہے اے مرجع خلائق! ہر تاریکی کے لئے تیرے چہرے کا نور ایک آفتاب ہے۔

وَیَحْمَدُکَ اللّٰہُ الْوَحِیْدُ وَجُنْدُہٗ ● وَیُثْنِیْ عَلَیْکَ الصُّبْحُ اِذْ ھُوَ یَجْشُرُ

اور خدائے یکتا تیری تعریف کرتا ہے اور اس کا لشکر بھی۔نیز صبح بھی تیری تعریف کرتی ہے جب وہ طلوع ہوتی ہے۔

مَدَحْتُ اِمَامَ الْاَنْبِیَاءِ وَاِنَّہٗ ● لَاَرْفَعُ مِنْ مَّدْحِیْ وَاَعْلٰی وَاَکْبَرُ

میں نے انبیاء کے امام کی مدح کی ہے اور حقیقت یہ ہے کہ وہ میری مدح سے بالا اور اعلیٰ اور اکبر ہے۔

وَصَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا اَیُّھَا الْوَرٰی ● وَذَرُوْا لَہٗ طُرُقَ التَّشَاجُرِ تُوْجَرُوْا

اور اے تمام لوگو! اس پر درود و سلام بھیجو اور اس کی خاطر جھگڑے کی راہیں چھوڑ دو کہ اجر پاؤ۔

(حمامۃ البشریٰ، روحانی خزائن جلد7 صفحہ 331-332 ترجمہ از القصائد الاحمدیہ)

روح کی حقیقت و ماہیت

ارشادات حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی روشنی میں

(مرتبہ: مکرم نصیب احمد صاحب)

عالم روحانی، اُخروی روحانی نعماء اور روح کی حقیقت و ماہیت کے بارہ میں سیدنا حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کے بعض ارشادات پیش ہیں:

نعماء جنت کی حقیقت

''اور ایک جگہ قرآن شریف میں یہ بھی ذکر آیا ہے کہ جب عارف لوگ بہشت میں کسی قسم کی لذت حسی طور پر پائیں گے تو ان کو یقین ہوگا کہ یہ لذات انہیں روحانی لذات سے مشابہ ہیں جن کو ہم دنیا میں عشق اور محبت الٰہی کی وجہ سے پاتے تھے ایسا ہی قرآن شریف میں بیسیوں مقامات میں اس بات کا ذکر پایا جاتا ہے کہ عالم آخرت میں جو جسمانی طور پر لذات بہشتیوں کو دی جائیں گی حقیقت میں وہ سب روحانی لذات کے اظلال و آثار ہوں گے۔''

(سرمہ چشم آریہ، روحانی خزائن جلد دوم صفحہ 158)

روح کے خواص

'' روحوں میں بہت سے خواص اور عجیب طاقتیں اور استعدادیں پائی جاتی ہیں جن کو قرآن شریف نے استیفا سے ذکر کیا ہے مثلاً ان میں چند قوتیں اور استعدادیں یہ ہیں جو ہم ذیل میں لکھتے ہیں۔

۱۔ علوم اور معارف کی طرف شائق ہونے کی ایک قوت۔

۲۔ علوم کو حاصل کرنے کی ایک قوت۔

۳۔ علوم حاصل کردہ کے محفوظ رکھنے کی ایک قوت۔

۴۔ محبت الٰہی کی ایک قوت۔

۵۔ لذت وصال الٰہی اٹھانے کی ایک قوت۔

٦۔ مکاشفات کی ایک قوت۔

۷۔ مؤثر اور متاثر ہونے کی یا یوں کہو کہ باہم عامل اور معمول ہونے کی ایک قوت۔

۸۔ تعلق اجسام قبول کرنے کی ایک قوت۔

۹۔ تخلق باخلاق اللہ کی ایک قوت۔

۱۰۔ مورد الہام الٰہی ہونے کی ایک قوت۔

۱۱۔ بسطی و قبضی حالت پیدا ہونے کی ایک قوت۔

۱۲۔ معارف غیر متناہیہ کے قبول کرنے کی ایک قوت۔

۱۳۔ رنگین برنگ تجلی الوہیت ہونے کی ایک قوت۔

۱۴۔ عقلی قوت جس سے امتیاز حسن و قبح ان پر ظاہر ہوتا ہے

۱۵۔ القائے اثر و قبول اثر کی ایک قوت بمقابلہ اپنے اجسام متعلقہ کے۔

۱٦۔ اقرار وجود خالق حقیقی کی ایک قوت۔

۱۷۔ اجسام کے ساتھ اور ان کے اشکال خاصہ کے ساتھ مل کر بعض نئے خواص کے ظاہر کرنے کی قوت۔

۱۸۔ ایک قوت کشش باہمی جس کو مقناطیسی قوت کہنا چاہیے۔

۱۹۔ ابدی طور پر قائم رہنے کی ایک قوت۔

۲۰۔ جسم مفارق کی خاک سے ایک خاص تعلق رکھنے کی قوت جو کشفی طور پر ارباب کشف قبور پر ظاہر ہوتی ہے۔

ایسا ہی اور بھی بہت سی ایسی قوتیں ہیں جن کا مفصل بیان نہایت لطافت اور خوبی سے قرآن شریف میں مندرج ہے۔"

(سرمہ چشم آریہ، روحانی خزائن جلد دوم صفحہ 245 تا 247)

انسانی روح باقی رہنے والی ہے

"افلاطون نے ایسا خیال کیا تھا کہ سب روحیں انسانی روح کی مانند قابل بقا ہیں۔ مگر ارسطو وغیرہ حکیموں پر جو اس کے بعد تھے یہ غلطی کھل گئی جیسا کہ اب تک یہ دستور دیکھا جاتا ہے کہ متقدمین کی غلطیوں کی اصلاح کرنے والے متأخرین ہی ہوتے ہیں۔ حکماء جدید یورپ جنہوں نے نظام فیثاغورسی کے مطابق ہیئت کی تصحیح کی اور نظام بطلیموسی کی غلطیاں نکالیں اور عجیب عجیب تحقیقاتیں علم طبعی میں کیں انہوں نے بھی افلاطون کو اس خیال میں جھوٹا سمجھا کہ تمام ارواح ازلی و ابدی ہیں بلکہ بیکن وغیرہ حکماء اس بات کے قائل ہیں کہ کوئی روح ازلی نہیں اور تمام روحوں میں سے صرف انسانی روح دائمی بقا کے لئے پیدا کی گئی ہے نہ دوسری حیوانات کی روحیں۔"

(سرمہ چشم آریہ، روحانی خزائن جلد دوم صفحہ نمبر 228 تا 235)

دعا روح کو پگھلاتی ہے

"دعا وہ اکسیر ہے جو ایک مشتِ خاک کو کیمیا کر دیتی ہے اور وہ ایک پانی ہے جو اندرونی غلاظتوں کو دھو دیتا ہے۔ اُس دعا کے ساتھ روح پگھلتی ہے اور پانی کی طرح بہہ کر آستانہ حضرتِ احدّیت پر گرتی ہے۔ وہ خدا کے حضور میں کھڑی بھی ہوتی ہے اور رکوع بھی کرتی ہے اور سجدہ بھی کرتی ہے۔ اور اسی کی ظِل وہ نماز ہے جو (دین حق) نے سکھلائی ہے اور رُوح کا کھڑا ہونا یہ ہے کہ وہ خدا کے لئے ہر ایک مصیبت کی برداشت اور حکم ماننے کے بارے میں مستعدی ظاہر کرتی ہے اور اس کا رکوع یعنی جھکنا یہ ہے کہ وہ تمام محبتوں اور تعلّقوں کو چھوڑ کر خدا کی طرف جھک آتی ہے اور خدا کے لئے ہو جاتی ہے اور اُس کا سجدہ یہ ہے کہ وہ خدا کے آستانہ پر گر کر اپنے تئیں بکلّی کھو دیتی ہے اور اپنے نقشِ وجود کو مٹا دیتی ہے۔ یہی نماز ہے جو خدا کو ملاتی ہے اور شریعت (۔) نے اس کی تصویر معمولی نماز میں کھینچ کر دکھلائی ہے تا وہ جسمانی نماز روحانی نماز کی طرف محرک ہو کیونکہ خدا تعالیٰ نے انسان کے وجود کی ایسی بناوٹ پیدا کی ہے کہ روح کا اثر جسم پر اور جسم کا اثر روح پر ضرور رہتا ہے۔ جب تمہاری روح غمگین ہو تو آنکھوں سے بھی آنسو جاری ہو جاتے ہیں اور جب روح میں خوشی پیدا ہو تو چہرہ پر بشاشت ظاہر ہو جاتی ہے۔ یہاں تک کہ انسان بسا اوقات ہنسنے لگتا ہے ایسا ہی جب جسم کو کوئی تکلیف اور درد پہنچے تو اس درد میں روح بھی شریک ہوتی ہے اور جب جسم کھلی ٹھنڈی ہوا سے خوش ہو تو روح بھی اس سے کچھ حصہ لیتی ہے پس جسمانی عبادات کی غرض یہ ہے کہ روح اور جسم کے باہمی تعلقات کی وجہ سے روح میں حضرتِ احدیت کی طرف حرکت پیدا ہو اور وہ روحانی قیام اور رکوع اور سجود میں مشغول ہو جائے کیونکہ انسان ترقیات کے لئے مجاہدات کا محتاج ہے اور یہ بھی ایک قسم مجاہدہ کی ہے۔ یہ تو ظاہر ہے کہ جب دو چیزیں باہم پیوست ہوں تو جب ہم اُن میں سے ایک چیز کو اٹھائیں گے تو اُس اُٹھانے سے دوسری چیز کو بھی جو اس سے ملحق ہے کچھ حرکت پیدا ہوگی۔ لیکن صرف جسمانی قیام اور رکوع اور سجود میں کچھ فائدہ نہیں ہے جب تک کہ اس کے ساتھ یہ کوشش شامل نہ ہو کہ روح بھی اپنے طور سے قیام اور رکوع اور سجود سے کچھ حصہ لے اور یہ حصہ لینا معرفت پر موقوف ہے اور معرفت فضل پر موقوف، اور خدا نے قدیم سے اور جب سے کہ انسان کو پیدا کیا ہے یہ سنّت

جاری کی ہے کہ وہ پہلے اپنے فضل عظیم سے جس کو چاہتا ہے اُس پر رُوح القدس ڈالتا ہے اور پھر روح القدس کی مدد سے اس کے اندر اپنی محبت پیدا کرتا ہے اور صدق و ثبات بخشتا ہے اور بہت سے نشانوں سے اس کی معرفت کو قوی کر دیتا ہے اور اس کی کمزوریوں کو دور کر دیتا ہے۔ یہاں تک کہ وہ سچ مچ اس کی راہ میں جان دینے کو طیار ہوتا ہے اور اس کا اُس ذات قدیم سے کچھ ایسا غیر منفک تعلق ہو جاتا ہے کہ وہ تعلق کسی مصیبت سے دُور نہیں ہو سکتا اور کوئی تلوار اس علاقہ کو قطع نہیں کر سکتی اور اس محبت کا کوئی عارضی سہارا نہیں ہوتا۔ نہ بہشت کی خواہش نہ دوزخ کا خوف۔ نہ دنیا کا آرام اور نہ کوئی مال و دولت بلکہ ایک لامعلوم تعلق ہے جس کو خدا ہی جانتا ہے اور عجب تر یہ کہ یہ گرفتارِ محبت بھی اس تعلق کی تہ کو نہیں پہنچ سکتا کہ کیوں ہے اور کس خواہش اور کس طرح سے ہے کیونکہ وہ ازل سے تعلق ہوتا ہے۔

(لیکچر سیالکوٹ، روحانی خزائن جلد 20، صفحہ 223 تا 225)

انبیاء اور رسل کی ضرورت

"یہ نہایت مغرورانہ خیال ہے کہ کوئی یہ کہے کہ مجھے خدا کے نبیوں اور رسولوں کی ضرورت نہیں اور نہ کچھ حاجت۔ یہ سلبِ ایمان کی نشانی ہے اور ایسے خیال والا انسان اپنے تئیں دھوکا دیتا ہے جب کہ وہ کہتا ہے کہ کیا میں نماز نہیں پڑھتا یا روزہ نہیں رکھتا یا کلمہ گو نہیں ہوں۔ چونکہ وہ سچے ایمان اور سچے ذوق وشوق سے بے خبر ہے اس لئے ایسا کہتا ہے۔ اُس کو سوچنا چاہئے کہ گو انسان کو خدا ہی پیدا کرتا ہے مگر کس طرح اُس نے ایک انسان کو دوسرے انسان کی پیدائش کا سبب بنا دیا ہے۔ پس جس طرح جسمانی سلسلہ میں جسمانی باپ ہوتے ہیں جن کے ذریعہ سے انسان پیدا ہوتا ہے۔ ایسا ہی روحانی سلسلہ میں روحانی باپ بھی ہیں جن سے روحانی پیدائش ہوتی ہے۔ ہوشیار رہو اور اپنے تئیں صرف ظاہری صورت (۔) سے دھوکا مت دو اور خدا کی کلام کو غور سے پڑھو کہ وہ تم سے کیا چاہتا ہے۔"

(لیکچر سیالکوٹ، روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 227)

روح کی سچی معرفت

"جو شخص رُوح کے بارے میں سچی معرفت حاصل کرنا چاہتا ہے اس کو چاہئے کہ خواب کے عالم پر بہت غور کرے کہ ہر ایک پوشیدہ راز موت کا خواب کے ذریعہ سے کھل سکتا ہے اگر تم عالم خواب کے اسرار پر جیسا کہ چاہئے توجہ کرو گے اور جس طور سے عالم خواب میں رُوح پر ایک موت وارد ہوتی ہے اور اپنے علوم اور صفات سے وہ الگ ہو جاتی ہے اس طور پر نظر تدبر ڈالو گے تو تمہیں یقین ہو جائے گا کہ موت کا معاملہ خواب کے معاملہ سے ملتا جلتا ہے پس یہ کہنا صحیح نہیں ہے کہ روح مفارقتِ بدن کے بعد اُسی حالت پر قائم رہتی ہے جو حالت دنیا میں وہ رکھتی تھی بلکہ خدا تعالیٰ کے حکم سے ایسی ہی موت اس پر وارد ہو جاتی ہے جیسا کہ خواب کی حالت میں وارد ہوئی تھی بلکہ وہ حالت اس سے بہت زیادہ ہوتی ہے اور ہر ایک صفت اس کی نیستی کی چکّی کے اندر پیسی جاتی ہے اور وہی رُوح کی موت ہوتی ہے اور پھر جو لوگ زندہ ہونے کا کام کرتے تھے وہی زندہ کئے جاتے ہیں کسی روح کی مجال نہیں کہ آپ زندہ رہ سکے۔ کیا تم اختیار رکھتے ہو کہ نیند کی حالت میں تم اپنے ان صفات اور حالات اور علوم کو اپنے قبضہ میں رکھ سکو جو بیداری میں تم کو حاصل ہیں؟ نہیں بلکہ آنکھ بند کرنے کے ساتھ ہی روح کی حالت بدل جاتی ہے اور ایک ایسی نیستی اُس پر وارد ہوتی ہے کہ تمام کارخانہ اُس کی ہستی کا اُلٹ پلٹ ہو جاتا ہے۔

(چشمہ معرفت، روحانی خزائن جلد 23 صفحہ 161 تا 162)

روح کی موت

خدا تعالیٰ رُوح کی موت کے بارے میں قرآن شریف میں فرماتا ہے۔

اَللّٰہُ یَتَوَفَّی الْاَنْفُسَ حِیْنَ مَوْتِھَا وَالَّتِیْ لَمْ تَمُتْ فِیْ مَنَامِھَا فَیُمْسِکُ الَّتِیْ قَضٰی عَلَیْھَا الْمَوْتَ وَیُرْسِلُ الْاُخْرٰی اِلٰٓی اَجَلٍ مُّسَمًّی اِنَّ فِیْ ذٰلِکَ لَاٰیٰتٍ لِّقَوْمٍ یَّتَفَکَّرُوْنَ ○ (سورۃ الزمر:43)

(ترجمہ) خدا جانوں کو جب اُن کی موت کا وقت آتا ہے اپنے قبضہ میں کر لیتا ہے یعنی وہ جانیں بے خود ہو کر الٰہی تصرّف اور قبضہ میں اپنی موت کے وقت آجاتی ہیں اور زندگی کی خود اختیاری اور خود شناسی اُن سے جاتی رہتی ہے اور موت ان پر وارد ہو جاتی ہے یعنی بکلّی وہ روحیں نیست کی طرح ہو جاتی ہیں اور صفات حیات زائل ہو جاتی ہیں اور ایسی رُوح جو دراصل مرتی نہیں مگر مرنے کے مشابہ ہوتی ہے وہ رُوح کی وہ حالت ہے کہ جب انسان سوتا ہے تب وہ حالت پیدا ہوتی ہے اور ایسی حالت میں بھی رُوح خدا تعالیٰ کے قبضہ اور تصرف میں آجاتی ہے اور ایسا تغیر اس پر وارد ہو جاتا ہے کہ کچھ بھی اس کی دنیوی شعور اور ادراک کی حالت اس کے اندر باقی نہیں رہتی۔ غرض موت اور خواب دونوں حالتوں میں خدا کا قبضہ اور تصرف رُوح پر ایسا ہو جاتا ہے کہ زندگی کی علامت جو خود اختیاری اور خود شناسی ہے بکلّی جاتی رہتی ہے پھر خدا ایسی رُوح کو جس پر درحقیقت موت وارد کردی ہے واپس جانے سے روک رکھتا ہے اور وہ رُوح جس پر اُس نے درحقیقت موت وارد نہیں کی اس کو پھر ایک مقررہ وقت تک دُنیا کی طرف واپس کر دیتا ہے۔ اس ہمارے کاروبار میں اُن لوگوں کے لئے نشان ہیں جو فکر اور سوچ کرنے والے ہیں۔ یہ ہے ترجمہ معہ شرح آیت ممدوحہ بالا کا۔ اور یہ آیت موصوفہ بالا دلالت کر رہی ہے کہ جیسی جسم پر موت ہے روحوں پر بھی موت ہے لیکن قرآن شریف سے ثابت ہوتا ہے کہ ابرار اور اخیار اور برگزیدوں کی روحیں چند روز کے بعد پھر زندہ کی جاتی ہیں۔ کوئی تین دن کے بعد کوئی ہفتہ کے بعد کوئی چالیس دن کے بعد۔ اور یہ حیات ثانی نہایت آرام اور آسائش اور لذت کی اُن کو ملتی ہے۔ یہی حیات ہے جس کو حاصل کرنے کے لئے نیک بندے اپنی پوری قوت اور پوری کوشش اور پورے صدق و صفا کے ساتھ خدا تعالیٰ کی طرف جھکتے ہیں اور نفسانی تاریکیوں سے باہر آنے کے لئے پورا زور لگاتے ہیں اور خدا کی رضا جوئی کے لئے تلخ زندگی اختیار کرتے ہیں گویا مر ہی جاتے ہیں۔

غرض جیسا کہ آیت موصوفہ بالا بیان فرما رہی ہے رُوح کو بھی موت ہے جیسا کہ جسم کو اگرچہ اُس عالم کی نہایت مخفی کیفیتیں اس تاریک دنیا میں ظاہر نہیں ہوتیں لیکن بلاشبہ عالم رؤیا یعنی خواب کا عالَم اُس عالَم کے لئے ایک نمونہ ہے اور جو موت اِس عالَم میں رُوح پر وارد ہوتی ہے اس موت کا نمونہ عالم خواب میں بھی پایا جاتا ہے۔ کیونکہ ہم دیکھتے ہیں کہ معاً آنکھ بند ہونے کے ساتھ ہی ہماری رُوح کی تمام صفات اُلٹ پلٹ ہو جاتی ہیں اور اس بیداری کا تمام سلسلہ فراموش ہو جاتا ہے اور تمام رُوحانی صفات اور تمام علوم جو ہماری روح میں تھے کالعدم ہو جاتے ہیں اور حالت خواب میں وہ نظارے رُوح کے ہمارے پیش نظر آجاتے ہیں جن سے ثابت ہوتا ہے کہ اب وہ ہماری رُوح کچھ اور رہی ہے اور تمام صفات اس کے جو بیداری میں تھے کھوئے گئے ہیں اور یہ ایک ایسی حالت ہے جو موت سے مشابہ بلکہ ایک قسم کی موت ہے۔“

(چشمہ معرفت، روحانی خزائن جلد 23 صفحہ نمبر 162 تا 163)

عصرِ حاضر کے بعض مسائل کا قرآنی حل

''حقیقی اور کامل نجات کی راہیں قرآن نے کھولیں''

(مکرم محمد محمود طاہر صاحب قائد تعلیم القرآن)

آج ہم جس دور سے گزر رہے ہیں بہت سے سیاسی، دینی، اخلاقی، معاشرتی، معاشی اور جغرافیائی مسائل کا شکار ہے۔ان مسائل نے معاشرے میں لادینیت، مذہبی انتہاپسندی اور عدم روا داری، خاندانی نظام کی شکست و ریخت، عالمی کساد بازاری، سرحدی تنازعات اور اضطراب کی فضا قائم کر رکھی ہے۔ان مسائل کی بنیادی وجہ انصاف اور عدل کا نہ ہونا ہے۔ ناانصافی اور ظلم ہی معاشرے میں بگاڑ کا موجب ہوتا ہے۔

خدا تعالیٰ نے قرآن کریم اپنی کامل کتاب اور ہدایت ہمارے لئے اتاری ہے۔ یہ کتاب ہماری دینی، دنیاوی، ہر قسم کی ضروریات پورا کرتی ہے اور جملہ مسائل کے بارہ میں اصولی راہنمائی فرماتی ہے۔یہ محض دعویٰ نہیں بلکہ قرآن اپنے دعویٰ کے ساتھ دلیل رکھتا ہے۔

اس کے بارہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

''میرا مذہب یہی ہے کہ قرآن اپنی تعلیم میں کامل اور کوئی صداقت اس سے باہر نہیں ہے۔ کیونکہ اللہ جل شانہ فرماتا ہے۔ وَنَزَّلْنَا عَلَيْكَ الْكِتَابَ تِبْيَانًا لِكُلِّ شَيْءٍ یعنی ہم نے تیرے پر وہ کتاب اتاری ہے جس میں ہر ایک چیز کا بیان ہے اور پھر فرماتا ہے۔ مَا فَرَّطْنَا فِي الْكِتَابِ مِنْ شَيْءٍ یعنی ہم نے اس کتاب سے کوئی چیز باہر نہیں رکھی۔''

(الحق مباحثہ لدھیانہ، روحانی خزائن جلد 4 ص 81-80)

آزادیٔ ضمیر و آزادیٔ مذہب کا مسئلہ

جب ضمیر کی آواز دبا دی جائے تو اس کی وجہ سے اندر ہی اندر ایک لاوا پکنا شروع ہو جاتا ہے جو پھٹنے کے لئے اپنے دھانے خود بنالیا کرتا ہے اور اس کے بعد اس کی زد میں آ کر معاشرے اُبل اٹھتے ہیں۔اسی طرح جب مذہب کی آزادی معاشرے میں نہ ہو تو اس کے بھی سنگین نتائج نکلا کرتے ہیں۔آج بھی دنیا کے کئی خطوں میں مذہبی رواداری نہ ہونے کے نتیجہ میں کئی مسائل کا سامنا ہے جس سے امن، معیشت اور معاشرت تینوں کو خطرات لاحق ہو چکے ہیں۔اس مسئلہ کا قرآن کریم نے یہ حل پیش کر دیا تھا۔ لَا إِكْرَاهَ فِي الدِّينِ قَدْ تَبَيَّنَ الرُّشْدُ مِنَ الْغَيِّ دین کے معاملہ میں کوئی جبر نہیں ہدایت گمراہی سے نمایاں ہو چکی ہے۔ (البقرہ:257)

پھر اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اور وہ کہتے ہیں کہ ہرگز جنت میں داخل نہیں ہوگا سوائے ان کے جو یہودی یا عیسائی ہیں۔ یہ محض ان کی خواہشیں ہیں تو کہہ کہ اگر تم سچے ہو تو کوئی مضبوط دلیل لاؤ۔ (البقرہ:112)

اس آیت میں مذہبی اجارہ داری کے خاتمے کا اعلان بڑی تحدی کے ساتھ کیا گیا ہے۔مذہب میں کسی کی اجارہ داری نہیں اس میں ہر ایک کو آزادی ہے جو چاہے اختیار کرے اور اپنے ضمیر کے مطابق فیصلہ کرے۔ جہاں تک آزادی کی حدود و قیود کا تعلق ہے تو قرآن نے ہر انسان پر معاشرتی ذمہ داریاں عائد کی ہیں ان ذمہ داریوں کی ادائیگی کے ساتھ ہی آزادی کا تصور کیا جا سکتا ہے۔حقوق العباد کی ادائیگی کے بغیر کھلی آزادی کا تصور نہیں ہو سکتا اور کسی کو مذہبی جذبات سے کھلے عام کھیلنے کی اجازت نہیں دی گئی بلکہ راہنماؤں کے احترام کی تعلیم دی گئی ہے۔

معاشرے میں قیام امن، اس کی خوبصورتی اور معاشرتی نظام کے احسن انداز میں چلانے کے لئے قرآن کریم نے مذہبی آزادی اور مذہبی رواداری کے ساتھ مذہبی تعاون کی تعلیم بھی دی ہے اور عملی اقدام اٹھانے کی طرف تحریک بھی کی ہے اور فرمایا: اور تمہیں کسی قوم کی دشمنی اس وجہ سے کہ انہوں نے تمہیں مسجد حرام سے روکا تھا اس بات پر آمادہ نہ کرے کہ تم زیادتی کرو اور نیکی اور تقویٰ میں ایک دوسرے سے تعاون کرو اور گناہ اور زیادتی کے کاموں میں تعاون نہ کرو اور اللہ سے ڈرو یقیناً اللہ سزا دینے میں بہت سخت ہے۔ (المائدہ:3)
پھر دوسرے مذاہب والوں کے ساتھ انصاف کرنے ان کے ساتھ حسن سلوک اور حسن معاشرت کی تعلیم دی ہے۔ (الممتحنہ:8،9) اور اہل کتاب کو مشترک کلمہ کی طرف بلایا کہ اللہ کی عبادت کرنا تو ہم میں قدرِ مشترک ہے۔ (آل عمران:65)
پس ان قرآنی راہنما اصولوں پر عمل کرکے مذہبی ہم آہنگی اور معاشرتی امن قائم ہوسکتا ہے۔

مذہبی رواداری کا فقدان اور اس کا حل

آج کے دور میں جہاں ایک طرف لادینیت سے کئی قباحتیں پیدا ہو رہی ہیں وہاں دوسری طرف مذہبی انتہا پسندی اور مذہبی منافرت کا درس دیا جارہا ہے جو کہ عالمی امن کے لئے شدید خطرات پیدا کررہا ہے اور پیدا کرچکا ہے۔ کئی نسلیں اور اقوام اس عفریت کی بھینٹ چڑھ چکی ہیں۔ عصر حاضر کے اس سنگین مسئلہ کا خوبصورت حل قرآن کریم نے ہمارے سامنے کھول کھول کر بیان کیا ہے۔
قرآن کریم نے یہ نظریہ پیش فرمایا کہ ہر امت ہر قوم میں رسول مبعوث کئے گئے تا وہ اللہ کی عبادت کریں اور شرک سے اجتناب کریں چنانچہ سورۃ النحل میں فرمایا۔ ہم نے ہر امت میں ایک رسول بھیجا کہ اللہ کی عبادت کرو اور بتوں سے اجتناب کرو۔ (النحل:37)
اس نظریہ سے دین نے نسلی، قومی یا علاقائی ، مذہبی اجارہ داری کی بیخ کنی کردی ہے کہ کوئی قوم، نسل یا ملک یہ فخر نہ کرے کہ صرف ہدایت اللہ کی طرف سے ہمیں ملی ہے اس لئے ہم افضل ہیں۔ یہ نسلی یا مذہبی تعصب کے خاتمہ کا نظریہ قرآن نے دیا ہے۔ اور اس کے ساتھ تمام انبیاء کو بلحاظ منصب برابر قرار دیا اور فرمایا۔ لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ أَحَدٍ مِّن رُّسُلِهِ (البقرہ:286) کہ ہم رسولوں میں سے کسی کے درمیان تفریق نہیں کرتے۔ تاہم ان کے مراتب میں فرق ہوسکتا ہے۔ چنانچہ فرمایا۔ یہ وہ رسول ہیں جن میں سے بعض کو ہم نے بعض پر فضیلت دی۔ (البقرہ:254) قرآن کریم نے نبوت کا آفاقی نظریہ پیش کیا ہے کہ ہر قوم میں انبیاء مبعوث ہوئے ہیں۔ یہ نظریہ کسی دوسری الہامی کتاب نے پیش نہیں کیا بلکہ اس کے برعکس وہ کتب اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا صرف اپنے آپ کو وارث ٹھہراتی ہیں اور غیروں کو اس سے محروم کرتی ہیں۔ یہ بات یقیناً نسلی اور مذہبی امتیاز پیدا کرنے والی ہے جس کا نتیجہ تعصب اور پھر جنگ وجدال کی صورت میں ظاہر ہوا اور ہو رہا ہے۔
آنحضرت ﷺ نے اس قرآنی تعلیم کا عملی نمونہ ہمارے سامنے رکھا جب ایک (مومن) اور یہودی کا اس بات پر جھگڑا ہوا کہ موسیٰؑ افضل ہیں کہ آنحضرت ﷺ تو آنحضرت نے باوجود افضل الرسل اور خاتم الانبیا کے الٰہی القابات ملنے کے شاندار مذہبی رواداری کی تعلیم ان الفاظ میں دے دی کہ لَا تُفَضِّلُوْنِي عَلٰي موسىٰ ۔ کہ تم مجھے موسیٰ پر فضیلت نہ دیا کرو۔ دوسرے موقع پر فرمایا۔ کہ تم مجھے یونس بن متی پر بھی فضیلت نہ دیا کرو۔ (بخاری کتاب الانبیاء) یہ تھی وہ پاک تعلیم جس نے تعصب اور نفرت کی جڑ کو کاٹ کر رکھ دیا اور پر امن اور محبت سے بھری تعلیم دی اور اس تعلیم پر آنحضور ﷺ نے اپنا پاک اور روشن اسوہ دنیا کے سامنے رکھا۔
آج دنیا کے مسائل میں ایک مسئلہ مذہبی انتہاپسندی ہے۔ جو

بین المذاہب بھی ہے اور پھر مذہب کے اندر موجود مختلف فرقوں کے درمیان بھی پائی جاتی ہے۔ جس کے نتیجہ میں دنیا میں فساد برپا ہے اور کئی جنگیں مذہبی اختلاف کی بناپر ہو چکی ہیں اور دنیا اس کے نتیجہ میں مختلف گروہوں میں تقسیم ہو چکی ہے۔ پس دنیا کے امن کے لئے مذہبی رواداری کی قرآنی تعلیم پر عمل کر کے ہی عصر حاضر کے اس سنگین مسئلہ کا حل نکالا جاسکتا ہے اس کے بغیر یہ مسئلہ حل نہ ہوگا۔

بین الاقوامی تعلقات کے تنازعات کا قرآنی حل

عصر حاضر کا ایک اور مسئلہ بین الاقوامی تعلقات اور ان کے تنازعات ہیں جن کے نتیجہ میں دنیا بھر میں مختلف اقتصادی اور معاشرتی مسائل درپیش ہیں۔ عالمی تنازعات کے غیر منصفانہ حل کے نتیجہ میں کئی اقوام جنگ وجدال پر اتر آئی ہیں اور اس کی وجہ سے بدامنی اور معاشی بدحالی کا بھی شکار ہیں۔
اس سلسلہ میں سورۃ المائدہ آیت 9 میں فرمایا ہے کہ:
اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو! اللہ کی خاطر مضبوطی سے نگرانی کرتے ہوئے انصاف کی تائید میں گواہ بن جاؤ اور کسی قوم کی دشمنی تمہیں ہرگز اس بات پر آمادہ نہ کرے کہ تم انصاف نہ کرو۔ انصاف کرو یہ تقویٰ کے سب سے زیادہ قریب ہے اور اللہ سے ڈرو یقیناً اللہ اس سے ہمیشہ باخبر رہتا ہے جو تم کرتے ہو۔ (المائدہ:9)
یہ قرآن کریم کا ایک آفاقی راہنما اصول ہے کہ دشمن قوم سے بھی انصاف کا معاملہ کرنا ہے اور عدل سے کام لینا ہے اور عدل تقویٰ کے زیادہ قریب ہے۔ دنیاوی معاملات و تعلقات خاص طور پر بین الاقوامی تعلقات میں اپنے مفادات کی خاطر دوسری اقوام کے ساتھ ہر قسم کا ظلم روا رکھا جاتا ہے اور انصاف کا قتل کر کے معاشرتی بدامنی پیدا کی جاتی ہے اور یہی اس وقت دنیا میں ہم دیکھ رہے ہیں۔ لیکن قرآن کریم ہمیں یہ آفاقی تعلیم دیتا ہے کہ دنیا میں امن و آشتی کا قیام کرنا ہے تو دشمن کے ساتھ بھی عدل کرنا ہے اس سے بے انصافی نہیں کرنی۔ جب عدل وانصاف کی بنیاد پر عالمی تعلقات استوار ہو رہے ہوں گے تو دشمنیاں بھی دم توڑ تی جائیں گے اور بدامنی اور فساد فی الارض نہیں ہوگا۔
لیکن اگر خدانخواستہ ایک قوم دوسری پر چڑھائی کر دیتی ہے اور باہمی تنازعہ جنگ وجدال میں بدل جاتا ہے تو اس مسئلہ کا کیا حل ہے۔ ایسے موقع پر قیام امن کے لئے کیا کیا جا سکتا ہے اس مسئلہ کا حل بھی قرآن کریم نے ہمیں بتا دیا ہے فرمایا۔
اور اگر مومنوں میں سے دو جماعتیں آپس میں لڑ پڑیں تو ان کے درمیان صلح کراؤ۔ پس اگر ان میں سے ایک دوسری کے خلاف سرکشی کرے تو جو زیادتی کر رہی ہے اس سے لڑو یہاں تک کہ وہ اللہ کے فیصلہ کی طرف لوٹ آئے۔ پس اگر وہ لوٹ آئے تو ان دونوں کے درمیان عدل سے صلح کراؤ اور انصاف کرو۔ یقیناً اللہ انصاف کرنے والوں کو پسند کرتا ہے۔ مومن تو بھائی بھائی ہی ہوتے ہیں پس اپنے دو بھائیوں کے درمیان صلح کروایا کرو اور اللہ کا تقویٰ اختیار کرو تا کہ تم پر رحم کیا جائے۔ (الحجرات: 10، 11)
قرآن کریم نے ہر معاشرتی مسئلہ کا خوبصورت حل ہمارے سامنے کھول کر بیان کر دیا ہے۔ دو اقوام کے درمیان جنگ ہو جائے تو ان میں صلح کروانا فرض قرار دیا اگر ایک قوم زیادتی سے باز نہ آئے تو اس سے لڑنے کا حکم دیا اور جب وہ صلح کی طرف، امن کی طرف لوٹ آئے تو پھر لڑائی بند کرنے کا حل بتایا ہے اور اس کے بعد پھر ان دونوں اقوام کے درمیان عدل وانصاف کے تقاضوں کو پورا کرتے ہوئے صلح کروانے کا حکم دیا ہے۔
حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 13 رستمبر 2013ء کے خطبہ جمعہ میں اس ضمن میں اقوام متحدہ عالمی طاقتوں اور مسلم ممالک کو خاص طور پر دین حق کے راہنما اصولوں کے مطابق شام کے حوالہ سے اپنا کردار ادا کرنے کی طرف توجہ دلائی تا دنیا خانہ جنگی سے بچ نکلے۔

موجودہ اقتصادی مسائل کا حل

عصر حاضر کا ایک بہت بڑا مسئلہ معاشی بدحالی اور اقتصادی عدم استحکام ہے۔ دنیا موجودہ دور میں شدید معاشی عدم توازن کا شکار ہے۔ آج سے ربع صدی قبل دنیا میں دو اقتصادی نظام ۔سوشلزم یعنی اشتراکی اور کیپٹلزم یعنی سرمایہ درارانہ نظام چل رہے تھے اور سرمایہ دارانہ نظام اپنے حریف اشتراکی نظام کی ناکامی پر خوشی کے شادیانے بجا رہا تھا لیکن ربع صدی سے بھی کم عرصہ میں سرمایہ دارانہ نظام جو کہ سرمایہ کے ارتکاز کو چند بڑی کمپنیوں یا ممالک تک محدود کرکے اور سود پر بنیاد رکھ کر چل رہا تھا وہ نظام بھی افراط زر اور عالمی کساد بازاری کے مسائل کا شکار ہے۔ گزشتہ چند سالوں میں دنیا کے بڑے بڑے ممالک جو کہ عالمی معیشت میں ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت رکھتے ہیں وہ بھی شدید معاشی بحرانوں کا شکار چلے آرہے ہیں۔

سرمایہ دارانہ نظام سود کی کھوکھلی بنیادوں پر چل رہا ہے جس کی وجہ سے دنیا بدحالی کا شکار ہے۔ قرآن کریم نے سود کی حرمت کا اعلان کیا ہے جو کہ غریب کے استحصال کے لئے استعمال ہوتا ہے۔ اس کے برعکس قرآن کے اقتصادی نظریات میں انفاق فی سبیل اللہ کو ایک بنیادی حیثیت حاصل ہے۔ زکوٰۃ کی ادائیگی کا نظام اور اس کی رقوم معاشرے کے پسے ہوئے افراد کو بدحالی سے نکالنے کے لئے استعمال ہوتی ہیں اور اس قربانی کے نتیجہ میں جذبہ ایثار اور ہمدردی بھی پیدا ہوتا ہے اور دوسرے کی تکلیف کا احساس بھی ابھرتا ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ دولت کا ارتکاز بھی صرف چند لوگوں تک نہیں رہتا بلکہ اس کے خرچ کے بہت سے راستے نکالے گئے ہیں۔ جن میں زکوٰۃ، صدقات، قرض حسنہ، اپنے کمزور بھائیوں کی امداد کی تلقین، یتیموں، مسکینوں اور اسیروں کو کھانا کھلانا اور دیکھ بھال یہ سب وہ قرآنی احکامات ہیں جن کی وجہ سے معاشی تعاون کی فضا پیدا ہوتی ہے۔ تجارت کو فروغ اور سود کی ممانعت، دولتوں کے انبار لگانے کی حوصلہ شکنی، مالی قربانی کی تلقین، سادہ طرز زندگی اختیار کرنے کی دینی ہدایات یہ وہ قرآنی تعلیمات ہیں جو کہ اقتصادی و معاشی پرورش کے بنیادی اصول ہیں اور آج کے اقتصادی مسائل کا حل ہیں۔ انہیں اصولوں پر عمل کرکے ہم عصر حاضر کے معاشی مسائل سے نکل سکتے ہیں۔

عائلی نظام کا بگاڑ اور اس کا حل

ایک گھرانہ اور ایک خاندان معاشرے کی بنیادی اکائی ہے۔ اس اکائی کی کامیابی گلی، محلے، شہر اور ملک کی کامیابی کی ضمانت ہوگی۔ ایک خاندان کا سکون پورے معاشرے کا سکون ہوگا اور ایک خاندانی بگاڑ بالآخر معاشرے کے بگاڑ کا موجب ہوگا۔ آج دنیا کے مسائل میں ایک بہت بڑا مسئلہ خاندانی نظام کا بگاڑ اور اس کے نتیجہ میں پیدا ہونے والے مختلف گھمبیر مسائل ہیں۔ جنسی بے راہ روی، رشتوں کے تقدس کی پامالی، خودغرضی، معاشرتی بدامنی اور مختلف اخلاقی، روحانی و معاشرتی مسائل خاندانی طرز زندگی کے بگاڑ کی وجہ سے جنم لیتے ہیں جو کہ معاشرے کے امن اور سکون کو برباد کر رہے ہیں۔ ترقی یافتہ ممالک میں بالخصوص جنسی بے راہ روی، ماں باپ کے حقوق کی عدم ادائیگی اور تربیت اولاد کے سنگین معاملات اور اخلاقی قدروں کی پامالی اور پھر اولڈ ہومز میں معمر لوگوں کی تعداد میں اضافہ اور حکومت پر ان کا بوجھ جیسے مسائل بھی ہیں۔

قرآن کریم نے محبت سے بھری پرسکون عائلی زندگی کی بنیاد رکھ معاشرے کو حقیقی امن اور ایک دوسرے کے حقوق و فرائض کی ادائیگی کا درس دیا ہے اور خاندانی نظام کے قیام اور اس کے نتیجہ میں محبت اور رحمت کے حصول کو اپنے نشانات میں سے قرار دیا ہے چنانچہ فرمایا اور اس کے نشانات میں سے یہ بھی ہے کہ اس نے تمہارے لئے تمہاری ہی جنس میں سے جوڑے بنائے تا کہ تم ان کی طرف تسکین حاصل کرنے کے

لئے جاؤ اور اس نے تمہارے درمیان محبت اور رحمت پیدا کر دی۔ یقیناً اس میں ایسی قوم کے لئے جو غور و فکر کرتے ہیں بہت سے نشانات ہیں۔ (الروم:22)

اللہ تعالیٰ نے ازدواجی زندگی کو اپنے نشانات میں سے قرار دیا ہے اور اسے حصول مؤدت اور تسکین کا ذریعہ بتایا ہے۔ لیکن اگر تسکین کہیں اور ڈھونڈنے کی کوشش ہوگی تو وہ لازماً ہلاکت کا راستہ ہوگا۔ ایسا سکون جس میں خالص محبت بھی شامل ہو۔ اس کے یقیناً معاشرے پر مثبت اور مفید نتائج ظاہر ہوں گے۔ اس کے لئے اللہ تعالیٰ نے عائلی نظام جاری فرمایا ہے اور یہ نظام حقوق و فرائض کی حدود و قیود میں بندھا ہوا ہے۔ ایک طرف میاں بیوی کے حقوق و فرائض ہیں تو دوسری طرف والدین اور اولاد کے حقوق و فرائض متعین کر کے پرامن معاشرے کی بنیاد ڈالی گئی ہے۔

یعنی دونوں نے ایک دوسرے کے حقوق بھی ادا کرنے ہیں اور اپنے فرائض بھی ادا کرنے ہیں۔ مرد عورت کے نان نفقہ کا ذمہ دار ہے اور عورت اس مرد کے بچوں کی پرورش کی ذمہ داری ادا کرے نیز گھر کی نگرانی کرے اور دونوں ایک دوسرے سے سکون اور محبت حاصل کریں۔ عائلی زندگی یا خاندانی نظام کا ایک یونٹ تو میاں بیوی کا ہے جبکہ دوسری طرف اس نظام میں والدین اور اولاد کا رشتہ ہے۔ والدین پر اولاد کی تربیت کی ذمہ داری بھی ڈالی گئی ہے۔ فرمایا: اے لوگو جو ایمان لائے ہو! اپنے آپ کو اور اپنے اہل و عیال کو آگ سے بچاؤ۔ (التحریم:7) اور ساتھ یہ دعا بھی سکھا دی۔ رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ أَزْوَاجِنَا وَذُرِّيَّاتِنَا قُرَّةَ أَعْيُنٍ وَاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِينَ إِمَامًا۔ (الفرقان:75) فرمایا: اے ہمارے رب! ہمیں اپنے جیون ساتھیوں اور اپنی اولاد سے آنکھوں کی ٹھنڈک عطا کر اور ہمیں متقیوں کا امام بنا دے۔

متقیوں کا امام انسان تب بنے گا جب خود نیک نمونہ قائم کر کے اپنے اولاد کو تقویٰ کی راہ پر چلائے گا اور ان کی اعلیٰ تربیت کرے گا۔ متقی اولاد کی صورت میں وہ متقیوں کا امام بن جائے گا۔ قرآن نے اولاد کو والدین کے حقوق ادا کرنے، ان کے ساتھ نیک سلوک کرنے اور ان کا ادب و احترام کرنے کی خوبصورت تعلیم دی ہے۔ چنانچہ فرمایا:

اور تیرے رب نے فیصلہ صادر کر دیا ہے کہ تم اس کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو اور والدین سے احسان کا سلوک کرو۔ اگر ان دونوں میں سے کوئی ایک تیرے پاس بڑھاپے کی عمر کو پہنچے یا وہ دونوں ہی، تو انہیں اُف تک نہ کہہ اور انہیں ڈانٹ نہیں اور انہیں نرمی اور عزت کے ساتھ مخاطب کر، اور ان دونوں کے لئے رحم سے عجز کا پَر جھکا دے اور کہہ کہ اے میرے ربّ! ان دونوں پر رحم کر جس طرح ان دونوں نے بچپن میں میری تربیت کی۔ (بنی اسرائیل:24، 25)

قرآن کریم نے کس قدر خوبصورت تعلیم دی ہے کہ والدین بچوں کے لئے اعلیٰ تربیت کی خاطر ان کے لئے دعا مانگ رہے ہیں اور جب والدین کے ساتھ حسن سلوک کی تعلیم دی جارہی ہے تو بچوں کو والدین کے حق میں رحم کی دعا سکھلا دی ہے۔ یہ وہ حسین معاشرہ کے خدوخال ہیں جن کے نتیجہ میں ہمارا معاشرہ جنت نظیر بن سکتا ہے۔

بے چینی، ڈپریشن اور بے سکونی کا حل

ایک بہت بڑا مسئلہ بے سکونی، بے چینی، اضطراب اور ذہنی تناؤ ہے۔ اس کی وجوہات طویل ہیں لیکن معاشرتی بے اعتدالیاں، ظلم و جبر، معاشی عدم توازن اور بدامنی نمایاں وجوہات ہیں دنیا اس کے حل کے لئے لاکھ جتن کرتی ہے۔ سکون آور ادویات استعمال کر کے سکون حاصل کرنے کی بھی کوشش کر رہے ہیں اور بعض اسی سکون کی تلاش میں بے راہ روی کا شکار ہو کر دنیاوی لذات اور منشیات کے عادی ہو جاتے ہیں جو بالآخر ان کی ہلاکت کا موجب ہو جاتا ہے اور وہ معاشرے پر بوجھ بن کر معاشرے کے مسائل میں مزید اضافہ کا سبب بن جاتے ہیں۔

قرآن کریم اس مسئلہ کے حل کا ہمیں یہ راستہ دکھاتا ہے۔ فرمایا: وہ لوگ جو ایمان لائے اور ان کے دل اللہ کے ذکر سے مطمئن ہو جاتے ہیں۔سنو! اللہ ہی کے ذکر سے دل اطمینان پکڑتے ہیں۔(الرعد:29)

اللہ تعالیٰ نے ایمان لانے والوں کی خوبی اور ایمان کی برکت بیان فرمائی ہے کہ جو اللہ تعالیٰ کی ہدایت پر سر تسلیم خم کر دیتے ہیں اور اس پر پختہ ایمان لے آتے ہیں تو اس کے ساتھ ساتھ ایک برکت یہ ملتی ہے کہ ان کے دل اس کی یاد سے اطمینان پاتے ہیں اس خوبی اور برکت کے بیان کے ساتھ تحدی کے ساتھ یہ اعلان فرمایا کہ:اَلَا بِذِكْرِ اللّٰهِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْبُ سنو سنو! اللہ کے ذکر سے ہی درحقیقت دل اطمینان پاتے ہیں۔اگر دل کا سکون چاہتے ہو، اگر بے چینی دور کرنا چاہتے ہو، اگر ڈپریشن سے نکلنا چاہتے ہو۔اپنے ذہنی تناؤ سے باہر آنا چاہتے ہو۔دل کے وسوسوں سے نجات چاہتے ہو تو اس بیماری کا حل ذکر الٰہی میں ہے۔جب تمہارے دل اللہ کی یاد سے پر ہو جائیں گے تو اس سے بے چینی اور اضطراب ختم ہو جائے گا۔دلوں پر یاد الٰہی سے سکینت طاری ہوگی اور پھر اسی یاد الٰہی، اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا اور اس کی وحدانیت کے اقرار کے نتیجہ میں دلوں پر نزول ملائکہ ہوگا جو ہر قسم کے خوف اور غم کو دور کر کے کامل اطمینان کی حالت میں مومن کو لے آتے ہیں۔

موجودہ دور میں بے سکونی اور اضطراب کی کیفیت ہے تو اس کی اصل وجہ خدا کی ہستی پر یقین کا نہ ہونا ہے۔اس کی ہدایت ازلی پر عمل نہ کرنا ہے اور اس کے مامور پر ایمان نہ لانا ہے۔ پس آج دنیا کے امن اور سکون کا یہی راستہ ہے کہ وہ اللہ کے فرستادے کی طرف لوٹ آئے کیونکہ اس کے علاوہ ہر طرف خون خوار وادیاں ہیں صرف ایک ہی عافیت کا حصار حضرت امام الزمان علیہ السلام کی جماعت ہے۔

ع ہیں درندے ہر طرف میں عافیت کا ہوں حصار

آج ہماری خوش قسمتی ہے کہ ہم نے امام الزمان کی آواز پر لبیک کہہ کر ان کے ساتھ عہد بیعت باندھا ہے۔امام الزمان نے ہماری راہنمائی فرمائی کہ ہم قرآنی تعلیمات پر عمل کریں اور تدبر فی القرآن کی عادت اپنائیں کیونکہ قرآن جواہرات کی تھیلی ہے اور اسی سے ہماری نجات وابستہ ہے۔

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

"تم ہوشیار رہو اور خدا کی تعلیم اور قرآن کی ہدایت کے برخلاف ایک قدم بھی نہ اٹھاؤ۔میں تمہیں سچ سچ کہتا ہوں کہ جو شخص قرآن کے سات سو حکم میں سے ایک چھوٹے سے حکم کو بھی ٹالتا ہے وہ نجات کا دروازہ اپنے ہاتھ سے اپنے پر بند کرتا ہے۔حقیقی اور کامل نجات کی راہیں قرآن نے کھولیں اور باقی سب اس کے ظل تھے۔سو تم قرآن کو تدبر سے پڑھو اور اس سے بہت ہی پیار کرو، ایسا پیار کہ تم نے کسی سے نہ کیا ہو کیونکہ جیسا کہ خدا نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا کہ **اَلْخَیْرُ کُلُّهٗ فِی الْقُرْاٰنِ** تمام قسم کی بھلائیاں قرآن میں ہیں۔یہی بات سچ ہے۔افسوس ان لوگوں پر جو کسی اور چیز کو اس پر مقدم رکھتے ہیں۔تمہاری تمام فلاح اور نجات کا سرچشمہ قرآن میں ہے۔کوئی بھی تمہاری ایسی دینی ضرورت نہیں جو قرآن میں نہیں پائی جاتی۔" (کشتی نوح، روحانی خزائن جلد 19 ص 26، 27)

اللہ تعالیٰ ہمیں تدبر فی القرآن کرنے کی توفیق دے اور ہمیں انوار قرآنی سے وافر حصہ عطا فرمائے اور قرآنی تعلیمات پر چل کر ہدایت پانے والے ہوں۔آمین۔

ع یا الٰہی تیرا فرقاں ہے کہ اِک عالم ہے
جو ضروری تھا وہ سب اس میں مہیا نکلا

کس حال میں ہیں یارانِ وطن

(کلام سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ)

آ بیٹھ مسافر پاس ذرا ، مجھے قصہ اہل درد سنا
اُن اہل وفا کی بات بتا ، ہیں جن سے خفا سکان وطن
اور اُن کی جان کے دشمن ہیں جو دیوانے ہیں جانِ وطن
اے دیس سے آنے والے بتا ، کس حال میں ہیں یارانِ وطن
کیا ظلم و ستم رہ جائیں گے اب دُنیا میں پہچانِ وطن
اے دیس سے آنے والے بتا کس حال میں ہیں یارانِ وطن

ان تختہ مشق ستم مجبوروں محروموں کی باتیں کر
جیلوں میں رضائے باری کے جو گہنے پہنے بیٹھے ہیں
اُن راہ خدا کے اَسیروں کی ، اُن معصوموں کی باتیں کر
وہ جن کی جبینوں کے اَنوار سے روشن ہیں زندانِ وطن
اے دیس سے آنے والے بتا کس حال میں ہیں یارانِ وطن

کیا اب بھی عوام وہاں ، جب بگڑیں بھاگ ، اذانیں دیتے ہیں
سیلاب تھپیڑے ماریں تو سب جاگ اذانیں دیتے ہیں
کیا اب بھی سفید مناروں سے نفرت کی منادی ہوتی ہے
دھرتی کے نصیب اُجڑتے ہیں جب ناگ اذانیں دیتے ہیں
بلبل کو دیس نکالا ہے اور زاغ و زغن سے یارانے
ہر سمت چمن کی منڈیروں پر کاگ اذانیں دیتے ہیں
محرومِ اذاں گر ہیں تو فقط مرغانِ خوش الحانِ وطن
اے دیس سے آنے والے بتا کس حال میں ہیں یارانِ وطن

اک ہم ہی نہیں چھنتے جن کے سب حق معدوم ہوئے
رفتہ رفتہ آزادی سے سب اہل وطن محروم ہوئے
چلتا ہے وہاں اب کاروبار پہ سکہ نوکر شاہی کا
اور کالے دھن کی فراوانی سے سب دھندے مجذوم ہوئے
آزاد کہاں وہ ملک جہاں قابض ہو سیاست پر ملا
جو شاہ بنے بے تاج بنے ، جو حاکم تھے محکوم ہوئے
اور گھر کے مالک ہی بن بیٹھے باوردی دربانِ وطن
اے دیس سے آنے والے بتا کس حال میں ہیں یارانِ وطن

ظالم مت بھولیں بالآخر مظلوم کی باری آئے گی
مکاروں پر مکر کی ہر بازی اُلٹائی جائے گی
پتھر کی لکیر ہے یہ تقدیر ، مٹا دیکھو گر ہمت ہے
یا ظلم مٹے گا دھرتی سے یا دھرتی خود مٹ جائے گی
ہر مکر اُنہی پر اُلٹے گا ، ہر بات مخالف جائے گی
بالآخر میرے مولا کی تقدیر ہی غالب آئے گی
جیتیں گے ملائک ، خائب و خاسر ہو گا ہر شیطانِ وطن
اے دیس سے آنے والے بتا کس حال میں ہیں یارانِ وطن

اِک روز تمہارے سینوں پر بھی وقت چلائے گا آرا
ٹوٹیں گے مان تکبر کے بکھریں گے بدن پارہ پارہ
مظلوموں کی آہوں کا دُھواں ظالم کے اُفق کو کجلا دے گا
نمرود جلائے جائیں گے ، دیکھے گا فلک یہ نظارہ
کیا حال تمہارا ہو گا جب شداد ملائک آئیں گے
سب ٹھاٹھ دھرے رہ جائیں گے جب لاد چلے گا بنجارا
ظالم ہوں گے رُسوائے جہاں ، مظلوم بنیں گے آنِ وطن
اے دیس سے آنے والے بتا کس حال میں ہیں یارانِ وطن

(سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کا منظوم کلام جو جلسہ سالانہ یوکے 1989ء میں پیش کیا گیا سے انتخاب)

جبلّت کے انمٹ نقوش

DNAایک موروثی مادہ ہے جو ہر جاندار کا بلیو پرنٹ ہے

(مکرم محمود احمد ناگی صاحب، جارجیا امریکہ)

جبلت ایک ایسی نعمت ہے جو ہر انسان حیوان چرند پرند اور آبی مخلوق کو اللہ کی طرف سے عطا کی گئی ہے۔ تمام مخلوقاتِ الٰہیہ اس نعمتِ حسنہ کے تابع ہیں۔ اس کی بدولت اُن سے وہ تمام کام سرانجام ہوتے ہیں جو ان کے آباؤاجداد جن کو اُنہوں نے دیکھا ہو یا نہ دیکھا ہو کرتے چلے آرہے تھے۔ اس کی مثالیں کارخانہءقدرت میں انمٹ نقوش کی طرح ہر زمانہ میں دیکھی اور پرکھی جا سکتی ہیں۔ جبلت کے طور طریقے ان کی یادداشت (Memory) میں کنداں کر دیے گئے ہیں۔ تحقیق نے ثابت کیا ہے کہ یہ Memory chip ان کے DNA میں موجود ہوتی ہے۔

DNA کیا ہے یہ ایک موروثی مادہ ہے جو ہر جاندار کا بلیو پرنٹ ہے۔ اس کو انسانی عمارت کا چھوٹا سا لیکن نہایت بنیادی اور طاقتور ٹکڑا کہہ سکتے ہیں۔ جس طرح نظام شمسی اور کہکشائیں ایک مقرر کردہ پروگرام کے تحت رواں دواں ہیں اسی طرح صفتِ جبلت بھی تمام جانداروں میں وضع کردہ نظام کے تحت برسرِ پیکار ہے اور نسل در نسل اس میں کوئی خاص تبدیلی رونما نہیں ہوتی۔ اس دنیا میں جو بھی آیا ہے خواہ وہ دنیا کے کسی حصہ میں رہتا ہو رنگ و نسل سے بالاتر غریب ہو یا امیر جوان ہو یا بوڑھا بیمار ہو یا صحت مند ہر ایک کے لئے جبلت کے طور طریقوں میں کوئی فرق نہیں یہ سب کے لئے یکساں طور پر لاگو ہیں۔

جبلّت کیا ہے

جبلت کی تعریف یوں کی جا سکتی ہے کہ یہ تمام جانداروں میں سوچنے احساس کرنے اور برتاؤ رکھنے کی ایسی صلاحیت ہے جو کبھی بھی اور کہیں سے بھی سیکھی یا سمجھی نہ گئی ہو۔ یہ قدرت کی طرف سے عطا کردہ خواہشوں اور دوسرے امورِ ضروریہ کی انجام دہی کا ایک زبردست موروثی طریقہ کار ہے۔ اس کو روزمرّہ کے استعمال کرنے کیلئے ہر قسم کے جانداروں کو سوچنے سمجھنے یا سیکھنے کی قطعاً ضرورت نہیں پڑتی۔

جانداروں میں جبلت اردگرد کے ماحول پر کسی نہ کسی طریق پر اثرانداز ضرور ہوتی ہے۔ ہر کام کرنے کیلئے یہ جاندار خاص طریقوں سے اپنی حرکات وسکنات ظاہر کرتے ہیں جو صرف ان میں ہی خاص ہوتے ہیں اور دوسرے جانداروں میں وہ طریقہ یا عادت نہیں پائی جاتی۔ جبلت ایک ایسا قدرتی نظام ہے جو کہ عام جانوروں کو طاقتور جانوروں سے شکار ہونے سے پہلے ہی خطرہ کی گھنٹی بجا دیتا ہے اور وہ خود کو پلک جھپکتے ہی محفوظ کر لیتے ہیں خاص طور پر اس وقت جب وہ لڑنے جھگڑنے یا جنسی ملاپ میں مصروف ہوتے ہیں۔

قرآن حکیم اور جبلّت

انسانی فطرت میں ہستی باری تعالیٰ کو گواہ ٹھہرایا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ سورۃ لقمان میں فرماتا ہے۔

اور جب انہیں موج سایوں کی طرح ڈھانپ لیتی ہے وہ اللہ کو اس کے لئے دین کو خالص کرتے ہوئے پکارتے ہیں۔ پس جب وہ انہیں خشکی کی طرف بچا لے جاتا ہے تو ان میں سے کچھ (ایسے بھی ہوتے) ہیں جو میانہ روی اختیار کرنے والے ہیں اور ہمارے نشانات کا کوئی انکار نہیں کرتا مگر ایک وہ جو سخت دھوکہ باز (اور) بہت ناشکرا ہے۔ (لقمان:33)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ اس آیت کی تشریح کرتے

ہوئے فرماتے ہیں کہ:

''اس آیت مبارکہ میں انسانی نفسیات کا یہ اہم پہلو بیان ہوا ہے کہ جب سمندر کے طوفان میں پھنسیں تو خواہ دہریہ ہو یا مشرک اس وقت اللہ کو ہی پکارتے ہیں اور جب اللہ تعالیٰ انہیں بچالیتا ہے تو پھر وہ اپنی پہلی حالت کی طرف لوٹ جاتے ہیں۔ ایسے طوفانوں میں پھنسے ہوئے جن لوگوں کا یہاں ذکر ہے ان میں مقتصدین یعنی میانہ روی اختیار کرنے والوں کا استثناء ہے وہ خشکی پر پہنچ کر بھی اللہ کو نہیں بھلاتے۔''

(اردو ترجمہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ صفحہ 718 حاشیہ)

اس سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ خدا تعالیٰ نے اپنی محبت اور اس کو مشکل میں پکارنے کی عادت انسان کی جبلت میں ڈالی ہوئی ہے انسان خواہ مانے یا نہ مانے خدا تعالیٰ اپنی مخلوق کے دلوں میں رہتا ہے جب وہ اسے پکارتے ہیں تو وہ سنتا ہے اور ان کی مشکلات کا ازالہ کر کے اپنی حاکمیت ثبت کر دیتا ہے۔

جبلت کا خدائی نظام انسان کے انگ انگ میں نقش ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ سورۃ الواقعہ کے ابتدائی خلاصے میں تحریر فرماتے ہیں:

''دانتوں کو ہی لیجیے دودھ کے دانت ایک وقت کے بعد ظاہر ہوتے ہیں پھر وہ ایک مدت تک رہ کر گر جاتے ہیں اور بچپن کے دور میں جو بچے دانتوں کی صحت کا خیال نہیں رکھ سکتے اس کے بداثر سے ان کو محفوظ کر دیا جاتا ہے پھر بلوغت کے دانت ہیں جس کے بعد انسان ذمہ دار ہے کہ ان کی حفاظت کرے۔ وہ ایک حد تک بڑھ کر رک کیوں جاتے ہیں۔ کیا چیز ہے جو ان کو آگے بڑھنے سے روک دیتی ہے؟ یہ انسان کے DNA میں ایک کمپیوٹرائزڈ پروگرام ہے جس پر اللہ تعالیٰ کی تقدیر کے تابع وہ دانت عمل کرتے ہیں۔ سائنس دان بتاتے ہیں کہ جس رفتار سے وہ گھس رہے ہوتے ہیں کم و بیش اسی رفتار سے وہ بڑھ رہے ہوتے ہیں اگر بڑھتے چلے جاتے اور روکنے کا نظام نہ ہوتا تو انسان کے نیچے کے دانت دماغ پھاڑ کر سر سے بہت اوپر نکل سکتے تھے اور اوپر کے دانت جبڑے پھاڑ کر چھاتی کو ناکارہ بنا سکتے تھے۔ تو فرمایا کہ کیا تم نے یہ جینیاتی صلاحتیں خود بنائی ہیں۔ ظاہر ہے کہ جواب نفی میں ہے۔ اسی طرح بظاہر انسان سمجھتا ہے کہ ہم نے زمین میں بیج بوئے ہیں۔ لیکن زمین سے ان بیجوں کے درختوں اور سبزیوں اور پھلوں کی صورت میں نکلنے کا نظام بھی ایک پیچیدہ نظام ہے جو از خود پیدا نہیں ہو سکتا۔''

(اردو ترجمہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ صفحہ 983-984)

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔ ''اور ہر انسان کا اعمال نامہ ہم نے اس کی گردن سے چمٹا دیا ہے اور ہم قیامت کے دن اس کیلئے اسے ایک ایسی کتاب کی صورت میں نکالیں گے جسے وہ کھلی ہوئی پائے گا۔'' (سورۃ بنی اسرائیل:14)

یعنی انسان کے جسم کے ساتھ خدا تعالیٰ نے DNA میں ایک Memory chip لگا دی ہے جو اس کی تمام حرکات و سکنات نیکی اور بدیاں ریکارڈ کر کے محفوظ کرتی رہتی ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ جبلت بھی اسی طرح اس پر لکھی ہوئی ہے۔ اس پر ریکارڈنگ کا نظام بھی ازل ابد سے کام میں لگا ہوا ہے جو قیامت کے دن ایک کھلی کتاب کی صورت ظاہر کیا جائے گا جس سے انکار نہ ہو سکے گا۔ خدا تعالیٰ کے نظامِ عدل میں کسی کمی بیشی کی کوئی گنجائش نہیں۔ جبلت کا مضمون سورۃ حم السجدہ میں مزید واضح ہو جاتا ہے کہ: ''یہاں تک کہ جب وہ اس آگ تک پہنچیں گے ان کے کان اور ان کی آنکھیں اور ان کے چمڑے ان کے خلاف گواہی دیں گے کہ وہ کیسے کیسے عمل کیا کرتے تھے۔'' (حم السجدہ:22-24)

اس سے یہ اخذ کیا جا سکتا ہے کہ انسان کے اجزاء کے DNA اسکے اعمال کو ہر دم ریکارڈ کرتے جاتے ہیں اور قیامت کے دن سب ظاہر کر دیں گے۔ جبلت بھی خدا تعالیٰ کے تخلیقی نظام کے تابع ہے۔ ہر کام جو انسان کرتا ہے اس کی ریکارڈنگ اس کی Memory chip میں ہوتی رہتی ہے۔

یہ chip اس کی DNA میں موجود ہے۔

چند مشاہدات واقعات

انسان: انسان نے جبلّت اور اس کی خصوصیات سے بہت فائدہ اٹھایا ہے اور اٹھاتا رہے گا۔ یہ فطری بات ہے کہ وہ اپنے آباؤاجداد کی اچھی اور بری عادات لے کر پیدا ہوتا ہے۔ خداتعالیٰ نے اسے اشرف المخلوقات بنایا ہے۔ لامتناہی عقل اور فہم سے نوازا ہے۔ یہ اس کی صواب دید پر ہے کہ وہ ان سے کیسے فائدہ اٹھاتا ہے اور برائیوں سے اپنے آپ کو کیسے روکتا ہے۔ انسان کی جبلّت اسے ان باتوں سے روکے رکھتی ہے جو اسے نہیں کہنی چاہئیں اور ان کاموں سے بھی دور رکھتی ہے جو اس کے لئے موزوں نہیں۔ مضبوط ارادہ اس کو زندہ رکھنے کے لئے ممد ومعاون بن جاتا ہے۔ مرد اور عورت کی جبلت کی کچھ مثالیں علیحدہ علیحدہ بھی ہیں۔ جیسے ماں جب اپنے نومولود بچے کو دیکھتی ہے تو اس میں مادری جبلّت جاگ جاتی ہے اور اسے فطری طور پر پہلے سے علم ہو جاتا ہے کہ کچھ خرابی ہونے والی ہے اسے وجدان یا چھٹی حس(6th sense) بھی کہا جاتا ہے۔ یہ بھی جبلّت کا ایک پہلو ہے۔ انسانی بچے کا ماں کی چھاتیوں سے دودھ پیا جبلت کی ایک بڑی مثال ہے۔ جبلّت بچے کو ماں کا دودھ پینے میں معاون ثابت ہوتی ہے۔ انسان کا بچہ پیدائشی تیراک ہے اگر اسے گہرے پانی میں ڈال دیا جائے تو اسی وقت ہاتھ پاؤں مارنے لگ جاتا ہے۔ چار ماہ تک اگر اس کی گال پر گدگدایا جائے تو وہ سر اور منہ اسی طرف کر لیتا ہے۔ ہم نے یہ بہت دفعہ مشاہدہ کیا ہے کہ جب مائیں چھوٹے بچوں کو مارتی ہیں تو وہ روتے جاتے ہیں اور ماں کے ساتھ چمٹتے جاتے ہیں۔ یہ ان کی جبلّت میں ہے کہ ان کا محسن ماں کی ہستی کے سوا کوئی نہیں۔ مردوں میں یہ بھی مشاہدہ کیا گیا ہے کہ عام طور پر وہ پیشاب کرتے وقت ریڑھ کی ہڈی کے اندر کپکپی محسوس کرتے ہیں جبکہ عورتوں میں ایسا نہیں یا بہت ہی کم ہے۔

حیوانات: اگر حیوانات کا مطالعہ کیا جائے تو جبلّت کے متعدد مشاہدات نظر آتے ہیں۔ کتے کو لے لیں یہ مالک کا وفادار ہوتا ہے اور اس کے لئے اپنی جان تک کی بازی لگا دیتا ہے۔ یہ اس کی جبلّت میں شامل ہے کہ وہ اپنی گیلی سمور (Fur) میں سے پانی خشک کرنے کیلئے جھٹکے سے تھرتھراتا ہے۔ وہ گڑھے کھودتا ہے اور ایک ٹانگ اٹھا کر پیشاب کرتا ہے۔ بھیڑ بکریوں کے ریوڑ کو اکٹھا رکھنے کے لئے اسکی مہارت کو استعمال کیا جاتا ہے۔ اس ہنر کو بہتر کرنے کیلئے ان کو سدھایا بھی جاتا ہے اور بڑے بڑے ریوڑ ایک کتے کی مدد سے میدانوں سے اکٹھے کر لئے جاتے ہیں۔

کنگرو اور جوئے (joey) کے بچے پیدا ہوتے ہی ماں کے پیٹ کے ساتھ بنی ہوئی تھیلی میں اچھل کر پناہ لیتے ہیں۔ یہ سب جبلّت کے کارنامے ہیں۔ میرکٹ مینر (Meerkat Manor) عام طور پر اپنی پچھلی ٹانگوں پر کھڑے رہتے ہیں اور اردگرد کے دشمنوں پر نگاہ رکھتے ہیں اور کسی مشکل میں آپس میں اطلاع کرتے ہیں اور جلدی سے چھپ جاتے ہیں۔

پرندے: پرندوں کے بغیر دنیا شائد ادھوری ہوتی۔ ان کی موجودگی زندگی کا احساس دلاتی ہے۔ ہر پرندے کا خاص قسم کا چہچہانا اور گانا اور پنکھ پھیلائے اِدھر اُدھر پھدکنا بہت بھلا لگتا ہے۔ تمام پرندوں کی یہ خصوصیات جبلّت کے تابع ہیں۔ پرندے اپنے ہم عصر بڑوں سے سن سن کر اپنے گانے کو بہتر بناتے رہتے ہیں۔ ان کا چہچہانا ماحول کو خوشگوار بناتا ہے۔ ان کے گانوں کی دھنیں ایک دوسرے کو بلانے اور جنسی ملاپ کی خواہش ظاہر کرتی ہیں۔ قدرت نے یہ سب کچھ ان کی جبلّت میں ڈالا ہوا ہے۔ ان کو اس بارہ میں کوئی نہیں سکھاتا۔ ان کے گھونسلے بنانے کا انداز ایک دوسرے سے مختلف ہوتا ہے۔ یہ ان کی جین میں لکھا ہوا ہے کہ وہ گھونسلا کس طرح کا بنائیں گے اور کس سامان سے بنایا جائے گا۔ پرندوں نے گھونسلا بناتے ہوئے اپنے بڑوں کو شائد کبھی دیکھا بھی نہ

ہو۔کئی پرندے درختوں اور کچھ پہاڑوں کی کھوہ میں گھونسلے بناتے ہیں۔ان میں سے کچھ کے گھونسلے درختوں سے لٹک رہے ہوتے ہیں تا کہ درخت پر چڑھنے والے جانوروں سے بچ سکیں۔کوے گھونسلے نہیں بناتے ان کو شام کے وقت درختوں کے جھنڈوں کی طرف بڑی تعداد میں جاتے دیکھا جا سکتا ہے۔مادہ بطخ جب اپنے ننھے منے چوزوں کے ساتھ کھانے کی تلاش میں نکلتی ہے تو اس کے بچے ایک قطار میں اس کے پیچھے چلتے ہیں اسی طرح کونجیں اور کئی پرندے بھی ایک خاص ترتیب میں اڑتے ہیں۔

بہت سے پرندوں کا جب کھانا پینا موسم کی وجہ سے کم ہو جاتا ہے یا ختم ہو جاتا ہے تو وہ یہ وقت آنے سے پہلے ہی دوسری جگہوں پر ہجرت کر جاتے ہیں۔ان پرندوں میں سے ایک مثال دیتا ہوں۔الپائن سوفٹ (Alpine Swift) پرندہ افریقہ اور یورپ کے درمیان چھ ماہ سے زائد بغیر آرام کے اُڑتا رہتا ہے۔یہ پرندہ اُڑان کے دوران ہی سو جاتا ہے اور ہواؤں سے اڑتے ہوئے کیڑے مکوڑے کھا کر پیٹ بھر لیتا ہے۔اتنا طویل سفر اس کی جبلت میں ہے۔کبھی ایسا نہیں ہوا کہ وہ لمبے سفر پہ روانہ نہ ہوا اور اپنے مسکن میں ہی جم کر مر جائے۔جینے کی آرزو اسے کٹھن مرحلے سے گزرنے پر مجبور کرتی ہے۔یہ سب کچھ قدرت کے سوا اسے کوئی نہیں سکھاتا۔

آبی مخلوقات: بہت سی مچھلیاں بہت سمجھدار اور چالاک ہوتی ہیں۔سالمن ایک ایسی ہی مچھلی ہے جو پانی کے بہاؤ کی مخالف سمت تیرتی ہے۔ایک جگہ سے دوسری جگہ جانے کے لئے ہزاروں میل کا سفر کرتی ہے۔یہ سب اس کی جین میں لکھا ہوا ہے۔انڈے صرف صاف پانیوں میں دیتی ہے اور بچے ہجرت کیلئے روانہ ہو جاتے ہیں۔یہ عرصہ چھ ماہ سے لیکر سات سال تک کا ہوتا ہے۔اسی عرصہ میں اپنی بلوغت کی زندگی گزارتی ہے اور پھر دوبارہ انڈے دینے کیلئے صاف پانیوں کا رخ کرتی ہے اور یہ سلسلہ جاری رہتا ہے۔کچھ سالمن مچھلیاں ۲۵۰۰ میل تک کا طویل یکطرفہ سفر کرتی ہیں۔ایسا کبھی نہیں ہوا کہ وہ اتنی دور ہجرت نہ کریں اور افزائشِ نسل کیلئے انڈے دینے کیلئے واپس نہ آئیں۔سمندری کچھوا جب ساحلِ سمندر پر پیدا ہوتا ہے تو بغیر سوچے سمجھے اس کی کمزور ٹانگیں خود بخود سمندر کا رخ کرتی ہیں اور وہ پانی میں پہنچ کر تیرنا شروع کر دیتا ہے۔اس کو یہ عمل کسی نے نہیں سکھایا بلکہ ایسا کرنا اس کی جبلت میں درج ہے جس سے وہ منہ نہیں موڑ سکتا وگرنہ وہاں اڑتے ہوئے پرندوں کا شکار ہو جائے۔

جبلت اور ڈی این اے

جبلت ڈی این اے (DNA) میں کس طرح اپنا نقش جمائے ہوئے ہے اور کس طریق پر عادتیں نسل در نسل منتقل ہوتی رہتی ہیں۔موروثی یادداشت (Genetic Memory) سے اس حقیقت کی وضاحت کی جا سکتی ہے۔اس کے ذریعہ جاندار جبلت کو ظاہر کرتے ہیں۔محققین کہتے ہیں کہ پرندوں کے معاملہ میں ان کے انڈوں پر تمام ہدایات نقش ہوتی ہیں کہ وہ کس طرح گھونسلا بنائیں گے ان کے اڑنے کا کیا طریق ہوگا پروں کو کس طریقے سے سنواریں گے ان کا گانا یا چہچہانا کیا ہوگا وہ کیا کھائیں گے اور کھانے کو کہاں کہاں تلاش کریں گے وغیرہ وغیرہ۔پیدائش سے بھی پہلے DNA جاندار کے جسم و دماغ کی ساخت اور اس کی حرکات و سکنات اور اس کا جغرافیہ طے کر لیتا ہے۔ان سب معلومات کو اکٹھا کر لیا جائے تو پھر بھی اسکا کمپیوٹر پر وگرام ترتیب دینا نہایت ہی مشکل کام ہے۔مگر خدا تعالیٰ کی ہستی نے اس کو کیسے آسانی کے ساتھ DNA میں منتقل کیا ہوا ہے جو سائنس کی دنیا ابھی تک سمجھنے کی کوشش کر رہی ہے۔یہ یادداشتیں ایک نسل سے اگلی نسل میں کیسے منتقل ہوتی ہیں اس کی تفہیم بہت حیران کن ہے۔کارخانہء قدرت کے یہ معمے شائد کبھی حل نہ ہوں۔ابھی تو ہم اس قابل بھی نہیں ہوئے کہ جبلت کی حقیقت کو سمجھ سکیں۔

پروفیسر ڈاکٹر عبدالسلام

(نوبیل لاریئٹ ڈاکٹر عبدالسلام کے متعلق شائع ہونے والے مضامین سے ماخوذ)

(مکرم پروفیسر راجا نصراللہ خاں صاحب)

انگریزی اخبار ڈان مورخہ 21رنومبر 2011ء میں ادارہ ڈان کے اصول پسند صحافی جناب مرتضیٰ رضوی کا ایک مضمون بعنوان Salam Abdus Salam شائع ہوا ہے۔متذکرہ مضمون کا ترجمہ تخصیص کے ساتھ پیش خدمت ہے۔

محمد عبدالسلام (1926-1996ء) ان کا پورا نام تھا ۔شاید یہ ان حضرات کے علم میں اضافہ کا موجب ہو جن کی آرزو ہے کہ وہ (محمد عبدالسلام) احمدی نہ ہوتے یا پھر پاکستانی نہ ہوتے۔اس مرد انسان نے ان دونوں حیثیتوں کے ساتھ بڑے فخر سے زندگی بھی گزاری اور موت بھی قبول کی جبکہ پاکستان نے انہیں ان کی زندگی میں بھی اور موت کے بعد بھی اپنانے سے انکار کیا۔حکومت نے انہیں تدفین کے وقت ریاستی اعزاز سے محروم رکھا۔ربوہ میں تدفین کے موقع پر میڈیا غیر حاضر رہا۔اس شہر کا نام (حکومت کی طرف سے) بدل کر عبدالسلام کے نام پر نہیں بلکہ چناب نگر رکھا گیا ہے جس کا مقصد احمدی باسیوں کے دلوں کو مجروح کرنا تھا۔

لوح مزار کی تحریر میں بے ڈھنگی تبدیلی

ان کے لوح مزار کی تبدیل شدہ تحریر میں بڑے بے سلیقہ طریقے سے درج ہے۔

''سب سے پہلا نوبیل لاریئٹ''،جس میں سے لفظ 'مسلم' عدالت کے احکامات کے ذریعہ مٹایا گیا ہے۔عدالت اپنی تنگ نظری کا مظاہرہ کرنے کے باوجود فقط مسلم کو لفظ پاکستانی سے بدل سکتی تھی لیکن یہ نہ ہوسکا۔

جھنگ کا یہ فرزند آج اپنے ملک میں دہشت گرد تنظیم لشکر جھنگوی سے بھی کم معروف ہے حالانکہ اس نے کئی سالوں تک پانچ صد پاکستانی ماہرین طبیعات و ریاضیات کو سکالر شپ پر اعلیٰ تعلیم کی غرض سے انگلینڈ اور امریکہ کی یونیورسٹی میں بھجوا کر یہیں اعلیٰ اور قابل لشکر (کھیپ) کی بنیاد رکھی تھی اس کی قیادت کی تھی۔

پاکستان کے عظیم سائنسی اداروں کا قیام

ڈاکٹر عبدالسلام پاکستان کے ایٹمی پروگرام نیز پاکستان اٹامک انرجی کمیشن اور سپارکو کے بانی اور روح رواں تھے وہ دو ادارے جو ڈاکٹر سلام نے غیر مسلم قرار دیئے جانے سے پہلے حکومت کی اجازت سے پاکستان میں قائم کئے تھے اور ان کے بعد (قابلیت اور اہلیت کے لحاظ سے) کم قد کاٹھ والے جن لوگوں نے ان کی سربراہی سنبھالی ان کے سروں پر سہرے سجائے جا رہے ہیں اور ان کے قبیح طور طریقوں کے باوجود "اس چیز کے خالق" کے طور پر ان کو زیادہ محترم سمجھا جاتا ہے۔

1974ء کے مخالفانہ حالات

جب زیڈ۔اے بھٹو نے 1974ء میں پارلیمنٹ کے ذریعہ

احمدیوں کو غیر مسلم قرار دے دیا تو ڈاکٹر سلام جماعت کے خلاف سخت گیر معاشرتی سلوک اور حکومت کی طرف سے امتیازی رویے کا نشانہ بن گئے۔اس بدسلوکی سے دلبرداشتہ ہوکر وہ احتجاجاً پاکستان سے چلے گئے اور یورپ میں رہائش اختیار کرلی جہاں 1979ء میں انہیں نظری طبیعات میں نئی راہیں کھولنے والی ریسرچ پر نوبیل انعام سے نوازا گیا۔اس کے جلد بعد اسلام آباد اور جھنگ میں نہ سہی۔جنیوا اور ٹریسٹے میں ان کے نام پر شاہراوں کے نام رکھ دیئے گئے۔

اسی سال (1974ء) میں یہ اتفاق ہوا کہ جنرل ضیاء الحق کی کینگرو کورٹ (اپنی مرضی کی عدالت) نے بھٹو کو پھانسی دے دی لیکن احمدیوں کے خلاف کٹھن اور تکلیف دہ صورت حال ہی بھٹو کا وہ واحد ترکہ تھا جسے ضیاء نے پوری طرح گلے لگالیا بلکہ اس میں مزید اضافہ کردیا۔اس درشت و ناروا سلوک کے باوجود ڈاکٹر سلام نے اپنے اٹلی کے ادارہ (ICTP) کے تحت سکالرشپ پروگرام کے ذریعہ ذہین اور قابل پاکستانی سائنسدانوں اور طلباء کی سرپرستی جاری رکھی۔ان کی مادر علمی گورنمنٹ کالج لاہور جس نے اپنے ریاضی اور طبیعات کے شعبوں کو ڈاکٹر سلام کا نام دیا ہے اور پاکستانی محکمہ ڈاک جس نے ڈاکٹر سلام کی تکریم میں دو روپے کا ڈاک جاری کیا یہی فقط دو حکومتی ادارے ہیں جنہوں نے ڈاکٹر سلام کی خدمات کا اعتراف کیا ہے۔

بے قدری پر فریاد کی لہر کہاں تک پہنچی

گائیکی کے میدان میں نئے نئے اترنے والے اور ''آلو انڈے'' گیت کی وجہ سے شہرت پانے والے طائفے نے اپنے مقبول گیت میں یہ فریاد کر کے بڑے پتے کی بات کی ہے۔''ایتھے عبدالسلام نوں پچھدا کوئی نہیں'' (یعنی یہاں عبدالسلام جیسے عبقری کی قدر کوئی نہیں پہچانتا) اگرچہ ہم عجیب و غریب قسم کے ایسے بے شمار یوم مناتے ہیں۔جس کو سرکاری طور پر باقاعدہ ہمارے کیلنڈر پر نمایاں کیا جاتا ہے لیکن ڈاکٹر عبدالسلام کے یوم پیدائش 29جنوری کی سالگرہ بطور عبدالسلام ڈے منائے جانے کا دور دور تک کوئی عندیہ نہیں۔واقعی پاکستان اپنے واحد نوبیل لارئیٹ کے لائق نہیں!! (روزنامہ ڈان (انگریزی) 21/نومبر 2011ء)

راحت کی نیند سوؤ ڈاکٹر سلام!

افتخار عارف کا یہ شعر رہ رہ کر یاد آتا ہے

مٹی کی محبت میں ہم آشفتہ سروں سے
وہ قرض اتارے ہیں جو واجب بھی نہیں تھے

ڈاکٹر سلام کی پندرہویں برسی کی تقریب

The Express Tribune (انگریزی) مورخہ 22/نومبر 2011ء میں صحافی شمس الاسلام کا ڈاکٹر عبدالسلام کی پندرھویں برسی کے حوالے سے ایک چشم کشا مضمون شائع ہوا ہے۔جس کا آزاد ترجمہ درج ذیل ہے۔

پیر/نومبر 2011ء کے دن پاکستان کے واحد نوبیل لارئیٹ ڈاکٹر عبدالسلام کی پندرھویں برسی ان کی یاد منائے بغیر گزر گئی۔

طبیعات کے اس عبقری نے کوئی پچاس سال قبل 29/جنوری 1926ء کو جھنگ کے چھوٹے سے قصبے میں جنم لیا۔1979ء میں ڈاکٹر عبدالسلام نے سٹیفن ویں برگ اور شیلڈن گلاشاؤ کے ساتھ کمزور نیوکلائی قوت اور الیکٹرومگنیٹک کی تاریخ ساز وحدت کی بنا پر نوبیل پرائز حاصل کیا۔ڈاکٹر عبدالسلام نے چالیس برس سے زائد عرصہ تک بنیادی ذراتی طبیعات میں تحقیق کی اور انہیں ڈاکٹریٹ سے قبل طبیعات کے میدان میں بے حد اہم اور نمایاں کام کرنے کی وجہ سے کیمبرج یونیورسٹی کی جانب سے Smith

Prize دیا گیا۔انہوں نے کیمبرج سے نظری طبیعات میں پی ایچ ڈی کی ڈگری بھی حاصل کی۔

اندرون و بیرون ملک عظیم سائنسی و مالی خدمات

ڈاکٹر سلام 1951ء میں اپنے وطن واپس آ گئے اور گورنمنٹ کالج لاہور میں ریاضیات کی تدریس شروع کی۔ 1954ء میں سلام کیمبرج یونیورسٹی کے لیکچرار کے طور پر بیرون ملک (انگلینڈ) روانہ ہو گئے۔اور اس کے بعد وہ سائنسی امور کے مشیر کے طور پر پاکستان آتے جاتے تھے۔ انہوں نے 1964ء میں اٹلی میں انٹرنیشنل مرکز برائے نظری سائنس (ICTP) قائم کیا۔اس ادارے کا مقصد ترقی پذیر ممالک کے سائنسدانوں کو علم و مہارت مہیا کرنا ہے۔انہوں نے نوبیل پرائز کے حصے کی پوری رقم ترقی پذیر ممالک کے سائنسدانوں کے لئے خرچ کر دی اور اس میں سے ایک پیسہ بھی اپنے یا اپنے خاندان پر صرف نہیں کیا۔ انہیں جو انعامی رقم **"ایٹم برائے امن میڈل"** سے حاصل ہوئی۔اس سے انہوں نے ایک فنڈ قائم کر دیا تا کہ نوجوان پاکستانی ماہرین طبیعات ICTP (اٹلی) کے اخراجات ادا کر سکیں۔

اقوام متحدہ کی جانب سے تفویض کردہ عہدے

1 سائنٹفک سیکرٹری جنیوا کانفرنس (جوہری توانائی کے پرامن استعمال کیلئے) 1955-1959ء
2 منتخب کارکن بورڈ آف گورنرز TAEA ڈی آئی 1963-1962ء
3 رکن مجلس مشاورت سائنس و ٹیکنالوجی، اقوام متحدہ 1975-1964ء
4 منتخب چیئرمین یو این مشاورتی کمیشن برائے سائنس اینڈ ٹیکنالوجی 1972-1971ء
5 رکن مجلس قائمہ برائے اقوام متحدہ یونیورسٹی 1973-1970ء
6 رکن مجلس مشاورت، اقوام متحدہ یونیورسٹی 1984-1981ء
7 رکن کونسل، امن یونیورسٹی (Costa Rica) 1986-1981ء
8 منتخب چیئرمین، یونیسکو مجلس مشاورت برائے سائنس ٹیکنالوجی و معاشرہ 1988-1981ء

وطن عزیز کی جانب سے اعزازات

1 ستارہ امتیاز 1959ء
2 تمغہ ایوارڈ حسن کارکردگی 1959ء
3 نشان امتیاز (سب سے بڑا سول ایوارڈ) 1979ء

جھنگ سے انور راجپوت کی مختصر تحریر

کل 21 نومبر 2011ء کو پاکستان کے واحد نوبیل پرائز ہولڈر ڈاکٹر عبدالسلام کی پندرھویں برسی تھی۔اگر چہ ان کے مذہبی اعتقادات کی وجہ سے ان کے آبائی وطن میں ان کا مذاق اڑایا گیا لیکن انہوں نے اپنی وصیت میں پاکستان میں دفن ہونے کی خواہش کا اظہار کیا اور انہیں ربوہ میں دفن کیا گیا۔انہوں نے سائنس اور خاص طور پر طبیعات میں قیمتی ورثہ چھوڑا ہے۔ پاکستانی طلباء اور ریسرچ کرنے والوں کو رشک بھرے جذبہ سے ان کی تقلید کرنی چاہئے۔ لیکن بدقسمتی سے ہمارے تعصّبات کی وجہ سے ایسا نہیں ہو رہا۔کس قدر ندامت کی بات ہے۔!!

(ایکسپریس ٹریبون (انگریزی) مورخہ 22 نومبر 2011ء)

شاعر صادق نسیم نے کیا خوب کہا ہے۔

وہ میرا شعلہ جبیں موجۂ ہوا کی طرح
دیئے بجھا بھی گیا اور دیئے جلا بھی گیا!!

سیر کے مشاہدات

(مکرم اطہر جاوید بھٹی صاحب)

سیر باقاعدگی سے کرنے سے سانس کے امراض اعصابی تناؤ، بلڈ پریشر، شوگر اور امراضِ قلب جیسے موذی امراض سے بڑی حد تک محفوظ رہا جاسکتا ہے۔

سیر سے نہ صرف صحت بلکے خوبصورتی میں بھی اضافہ ہوتا ہے۔ صبح صبح پارک میں ٹھنڈی ٹھنڈی گھاس پر چہل قدمی کرنا دل و دماغ کو ٹھنڈک پہنچاتا ہے۔ بلکہ سارے جسم کو بھی ٹھنڈک محسوس ہوتی ہے۔ آنکھوں کو ٹھندک پہنچتی ہے اور نظر تیز ہوتی ہے۔

میں ایک ایسے شخص کو جانتا ہوں جو تقریباً 80 سال کا ہوکر اب بھی پیدل چلنے میں جوانوں کو پیچھے چھوڑ جاتا تھا تقریباً 2 سال سے پہلے میری اور اس کی ملاقات نہر کے کنارے صبح کی سیر کرتے ہوئی۔ اس نے مجھے بتایا کہ میں پچھلے کئی سالوں سے صبح شام سیر کرنے یہاں آتا ہوں وہ شخص عمر میں مجھ سے کہیں بڑا تھا۔ لیکن پیدل چلتے وہ مجھے ساتھ ملنے نہ دے رہا تھا۔ اب میرا سیر کرنے کا یہ حال تھا کہ اگر صبح دیر سے اُٹھا تو سیر کو نہ گیا۔ کبھی کوئی کام پڑ گیا تو سیر کو نہ گیا۔ کبھی صبح صبح بادل نظر آ گئے تو سیر کو نہ گیا۔ اسی طرح ایک دفعہ تقریباً تین چار دن سیر کو نہ جا سکا۔ جب چار دن کے بعد میں دوبارہ سیر کو نکلا تو کیا دیکھا وہی شخص اُسی پھرتی سے اور چاق و چوبند ہوکر بڑے تیز تیز قدم اُٹھائے جا رہا تھا۔ اس نے قدرے رُک کر مجھے ساتھ ملا لیا اور مجھ سے نہ آنے کی وجہ پوچھنے لگا۔ میں نے وجہ بتائی پھر اس نے مجھے کہا کہ سنو بھائی میں پچھلے سال، ڈیڑھ سال سے سیر کو آ رہا ہوں اس عرصہ کے دوران میں نے ایک دن بھی ناغہ نہیں کیا۔ بے شک بہت شدید بادل ہوں یا آندھی ہو۔ میں باقاعدگی سے سیر کو آتا ہوں۔ اس نے کہا دیکھو بھائی! جن لوگوں کی سیر گاہیں ویران ہوں ان کے ہسپتال آباد ہوتے ہیں اور جن کی سیر گاہیں آباد ہوں ان کے ہسپتال ویران ہوتے ہیں۔ پھر اس شخص کی یہ خوبصورت بات میں نے اپنے پلے باندھ لی اور سیر کو اپنا معمول بنا لیا اور کبھی ناغہ نہیں کیا اب میں بالکل صحت مند اور تندرست ہوں۔

سیر کے دوران بعض دفعہ کچھ تکلیف دہ مناظر بھی دیکھنے کو مل جاتے ہیں۔ سیر کو جاتے تو راستے میں ایک جگہ بہت بڑا ایک درخت آتا تھا۔ میں جب اس درخت کے قریب سے گزرتا تو بہت سی چڑیاں اور کچھ پرندے اس درخت پر بیٹھے اپنی اپنی بولی میں شائد اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا بیان کرتے ہوئے معلوم ہوتے تھے اور کوئی پرندہ اس ٹہنی سے اُڑ کر دوسری ٹہنی پر جا رہا تھا اور کوئی اس دوسری ٹہنی سے اُڑ کر اس ٹہنی پر آ رہا تھا۔ ان کی اس خوشی کو دیکھ کر میں بھی بہت خوش ہوتا تھا۔ سیر کے دوران میرا یہ بھی معمول بن گیا کہ چند منٹ وہاں رک کر ان پرندوں کو اس طرح خوش ہوتے دیکھ کر میں بھی بہت خوش ہوتا اور طبیعت بھی خوش ہو جاتی۔ کچھ پرندوں نے اس درخت پر گھونسلے بھی بنا رکھے تھے اور کچھ کے انڈے اور بچے بھی گھونسلوں میں پروان چڑھ رہے تھے۔ میں ایک دن ذرا لیٹ سیر کو نکلا سوچا کہ چلو آج اسی درخت کے نیچے بیٹھ کر ہی تازہ ہوا لوں گا اور وہاں سے ہی واپس آ جاؤں گا۔ جب میں درخت کے پاس پہنچا تو یہ دیکھ کر مجھے بے حد دکھ ہوا کہ بہت سے آدمی آرے کے ساتھ وہ درخت کاٹ رہے تھے اور چڑیاں اور دوسرے پرندے آہ و زاری کر رہے تھے۔ ایسا لگتا تھا جیسے وہ پرندے اپنے

حق کے لئے ان لوگوں سے لڑ رہے تھے۔لیکن وہ لوگ ان پرندوں کی چیخ و پکار کی پرواہ کئے بغیر درخت کو کاٹنے میں مصروف تھے۔ یہ منظر دیکھ کر میری آنکھوں میں آنسو آ گئے۔درخت کاٹنے کے دوران چڑیا کا ایک بچہ اپنے گھونسلے سے بالکل میرے قریب پڑے ہوئے ایک پتھر پر گرا اور مر گیا۔مجھ سے رہا نہ گیا میں نے آگے بڑھ کر ان لوگوں سے بات کی کہ آپ یہ کیا کر رہے ہیں ۔وہ لوگ بولے چاچا جی ہم تو حکم کے غلام ہیں ۔یہاں ایک بہت خوبصورت اور بڑا پلازہ بننے والا ہے۔اور پھر جب میں اگلے روز وہاں سے گزرا تو یہ دیکھ کر اور بھی دکھ ہوا کہ درخت تو کٹ چکا تھا لیکن اب بھی کچھ پرندے اس کٹے ہوئے درخت پر بیٹھے تھے۔لیکن آج کوئی پرندہ بول نہیں رہا تھا اور پرندے ادھر ادھر اُڑ رہے تھے۔ جیسے اپنے کھوئے ہوئے انڈے اور بچے تلاش کر رہے ہوں۔پھر عزم و ہمت کے پیکر چند بزرگ دیکھے جو ایک ٹولی کی صورت میں تیز تیز اور باہمت طریقہ سے چہل قدمی کر رہے تھے۔ میں ان کے ساتھ ہولیا۔ان میں سے کچھ بزرگوں نے چھڑیاں پکڑ رکھی تھیں اور کچھ نے جوگر بوٹ بھی پہن رکھے تھے اور چلتے چلتے اُن میں سے چند ایک تسبیحات بھی کر رہے تھے ۔پھر جب وہ چلتے چلتے کچھ تھک گئے تو ایک جگہ اکٹھے ہو کر بیٹھ گئے۔کسی نے مجھ سے نہیں پوچھا کہ آپ کون ہیں؟ آپ کو پہلی دفعہ دیکھا ہے۔بہر کیف سب بیٹھ گئے اور باری باری کسی نے کوئی حدیث سنائی کسی نے کوئی غزوہ کا واقعہ سنایا کسی نے حضور ﷺ کی زندگی کے حسین واقعات سنائے۔ جس سے ایمان میں مزید مضبوطی ہوئی۔

سیر کے دوران ایک روز نوجوانوں کی ایک ٹولی سے ملاقات ہوئی۔انہوں نے ٹریک سوٹ اور جوگر پہن رکھے تھے۔اور ایک پارک کی راہداریوں پر بھاگ پھر رہے تھے کسی نے کانوں میں موبائل ہینڈ فری لگا رکھی تھی اور گانے سن رہے تھے۔کچھ نے ویل شوز پہن رکھے تھے اور پارک کے فٹ پاتھوں پر بڑی تیزی سے ادھر سے اُدھر چل رہے تھے۔ان کو نہ عورتوں کا خیال تھا اور نہ بزرگوں کا۔کیونکہ عورتیں اور بزرگ بھی اُسی راستے سے چل رہے تھے۔مجھے اپنی طرف آتے دیکھ کر ایک منچلا نوجوان بولا چاچا جی یہ لو گانا سنو گے؟ میری طرف ہینڈ فری بڑھاتے ہوئے بولا۔ یہ تھے وہ نوجوان جن کی اصلاح کی ضرورت ہوتی ہے۔ایک روز عورتوں کی ایک ٹولی دیکھی جو سیر کرتی کرتی ایک گراسی پلاٹ میں بیٹھی تھی۔ جو ایک نصف دائرہ میں بیٹھی تھیں اور ایک عورت ہاتھ میں ایک دینی کتاب پکڑے ان عورتوں کو پڑھ کر کچھ سنا رہی تھی قریب سے گزرنے پر پتہ چلا کہ قرآن وحدیث کا درس جاری ہے۔دوسری عورتیں بہت خاموشی سے سن رہی تھیں وہ سب کچھ سننے کا میرا بھی بہت دل چاہا لیکن محفل عورتوں کی تھی اس وجہ سے ایسا نہ کرسکا۔

دوسری جانب چند عورتیں جو پارک کی راہداری پر میرے آگے آگے چل رہی تھیں ۔ان کے ہاتھوں میں لمبی لمبی تسبیحیں تھیں اور تسبیحوں کے دانے بھی ایک ایک کر کے گر رہے تھے اور ساتھ ہی ایک نامعلوم عورت پر الزام تراشی اور گلے شکوے بھی کر رہی تھیں۔

ایک روز دوران سیر میں نے چند ایسے صاف ستھرے لباس میں ملبوس چند ننھے فرشتوں کو دیکھا وہ تقریباً چھ بچے تھے۔ ایک گراسی پلاٹ میں بیٹھے اپنی اپنی کتابیں کھولے دنیا سے بے خبر مطالعہ کر رہے تھے۔میں آہستہ آہستہ چلتا ہوا ان کے قریب چلا گیا۔تو سب بچے میرے احترام میں کھڑے ہوگئے۔میں نے سب کو پیار کیا اور جیتے رہو کی دعا دی کہ اللہ تمہیں دنیا اور آخرت کے ہر امتحان میں کامیاب کرے۔میں یہ کہتا ہوا آگے بڑھ گیا اور وہ بچے دوبارہ بیٹھ کر اپنی پڑھائی میں مصروف ہوگئے۔

والدین کی تکریم وعزت

(مکرم راجہ سعید احمد صاحب)

والدین وہ نعمت عظمیٰ ہیں جن کا کوئی بدل نہیں ان کے اولاد پر اس قدر احسانات ہوتے ہیں کہ اولاد ان کا حق ادا نہیں کر سکتی ان کا جتنا بھی ادب و احترام اور خدمت کی جائے وہ کم ہے۔

حضور ﷺ کے ارشاد کے مطابق صرف ایک صورت میں والدین کا حق ادا ہوسکتا ہے اور وہ یہ ہے کہ اگر ماں باپ کسی کے غلام ہوں اور اولاد انہیں خرید کر آزاد کر دے۔ والدین اپنی اولاد سے سچی اور بے لوث محبت رکھتے ہیں اور اس کو آرام و آسائش مہیا کرنے اور اس کی بہترین تربیت کے لئے ہر وقت کوشاں رہتے ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ اولاد کی خوشی میں والدین کی خوشی ہوتی ہے اور اولاد کے غم میں والدین کا غم مضمر ہوتا ہے۔ والدین کے احسانات کا اندازہ لگانا ایک محال امر ہے۔ اسلام وہ اعلیٰ درجہ کا مذہب ہے جس نے والدین کے حقوق اور ان کی تکریم کے آداب سکھائے تاکہ اولاد ان کی بجا آوری سے جنت حاصل کر سکے اور ان کی دعاؤں کے طفیل خدا تعالیٰ کی خوشنودی پا لے۔

قرآن مجید، سنت نبوی ﷺ اور احادیث نبویہ کی روشنی میں والدین کی عزت و تکریم کے آداب ملاحظہ کریں۔

والدین کے ساتھ نیک سلوک کرنا چاہئے قرآن مجید میں والدین کے ساتھ بھلائی سے پیش آنے کی تاکید کی گئی ہے۔ حقوق العباد میں سب سے پہلا حق والدین کا ہے اور توحید کے حکم کے بعد والدین کے ساتھ حسن سلوک کرنے کا تاکیدی حکم آیا ہے۔ اللہ تعالیٰ سورۃ النساء میں فرماتا ہے۔

وَاعْبُدُوا اللّٰہَ وَلَا تُشْرِکُوْا بِہٖ شَیْئًا وَّ بِالْوَالِدَیْنِ اِحْسَانًا ترجمہ: اور تم اللہ کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ اور ماں باپ کے ساتھ نیک سلوک کرو۔

(سورۃ النساء آیت نمبر 37)

سورۃ احقاف میں فرمایا: کہ ہم نے انسان کو اپنے ماں باپ کے ساتھ حسن سلوک کرنے کا تاکیدی حکم دیا ہے۔

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ بیان کرتے ہیں۔ میں نے حضور ﷺ سے پوچھا کہ اللہ تعالیٰ کو کونسا عمل زیادہ پسند ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا۔ وقت پر نماز ادا کرنا۔ میں نے پوچھا کہ پھر کونسا عمل فرمایا والدین کے ساتھ نیک سلوک کرنا! میں نے پھر پوچھا کہ اس کے بعد کونسا عمل فرمایا اللہ کے راستے میں جہاد کرنا۔ حسن سلوک کے سلسلہ میں ماں کا درجہ باپ سے زیادہ ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ ماں کو حمل اور وضع حمل کی تکالیف برداشت کرنی پڑتی ہیں۔ بچے کی پرورش اور تربیت میں ماں کا دخل بہت زیادہ ہوتا ہے۔ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ وَوَصَّیْنَا الْاِنْسَانَ بِوَالِدَیْہِ اِحْسَانًا۔ حَمَلَتْہُ اُمُّہٗ کُرْھًا وَّ وَضَعَتْہُ کُرْھًا۔

(سورۃ احقاف آیت نمبر 16)

اور ہم نے انسان کو ماں باپ کے ساتھ نیک سلوک کرنے کا تاکیدی حکم دیا اس کی ماں نے بڑی مشقت کے ساتھ اسے پیٹ میں اٹھایا اور بڑی مشقت کے ساتھ اُسے جنا۔ حضور ﷺ کا یہ ارشاد مبارک ہے۔ اَلْجَنَّۃُ تَحْتَ اَقْدَامِ الْاُمَّھَاتِ (مستدرک حاکم) کہ جنت ماؤں کے قدموں تلے ہے۔

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے حضور ﷺ سے یہ سوال کیا۔ کونسا آدمی زیادہ حق اس امر کا رکھتا ہے کہ اس سے نیک سلوک کروں۔ فرمایا تیری ماں! عرض کیا پھر فرمایا تیری ماں! پھر عرض کیا پھر فرمایا تیری ماں۔

عرض کیا پھر فرمایا تیرا باپ ۔والدین کی اطاعت کرنی چاہیئے اوران کے حکم کی تعمیل کرنی چاہیئے لیکن اگر وہ خلاف شریعت حکم دیں تو ان کی بات نہ مانی جائے جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔وَاِنْ جَاھدٰکَ عَلٰی اَنْ تُشْرِکَ بِیْ مَا لَیْسَ لَکَ بِہٖ عِلْمٌ فَلَا تُطِعْھُمَا ۔(سورۃ لقمان آیت نمبر 16)

اور اگر وہ دونوں تجھ سے اس بات پر جھگڑا کریں کہ تو میرے ساتھ ایسی چیز کو شریک ٹھہرائے جس کا تجھے کوئی علم نہیں پس تو ان کی اطاعت نہ کر۔ والدین کی نافرمانی کو حدیث میں گناہ کبیرہ میں شمار کیا گیا ہے۔

والدین کی خدمت گزاری اوران کی احسان مندی کا حق ان کی زندگی میں ہی ختم نہیں ہو جاتا بلکہ ان کی وفات کے بعد بھی جاری رہتا ہے اس لئے انسان کو چاہیئے کہ وہ اپنے والدین کی نیکیوں کو جاری و ساری رکھے اور ہمیشہ نیکی کی راہوں پر قدم مارے تا کہ اولاد کی نیکی کا ثواب والدین کو بھی پہنچتا رہے اور جنت میں ان کے درجات بلند ہوں ان کے لئے بخشش کی دعا مانگتے رہنا چاہیئے اوران کے نام صدقات جاری کرتے رہنا چاہیئے۔اللہ تعالیٰ ہم سب کو ان نیک باتوں پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔آمین

صدقہ وخیرات

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

’’بہت سے لوگ ایسے بھی ہوتے ہیں کہ باسی اور سڑی بُسی روٹیاں جو کسی کام نہیں آسکتی ہیں فقیروں کو دے دیتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ ہم نے خیرات کر دی ہے۔ایسی باتیں اللہ تعالیٰ کو منظور نہیں اور نہ ایسی خیرات مقبول ہو سکتی ہے۔

ایک بھائی نے عرض کی کہ حضور بعض فقیر بھی کہتے ہیں کہ ہمیں کوئی باسی روٹی دیدو۔پھٹا پرانا کپڑا دے دو۔وہ مانگتے ہی پرانا اور باسی ہیں فرمایا: کیا تم نئی دے دو گے؟ وہ کیا کریں۔جانتے ہیں کہ کوئی نئی نہیں دے گا۔اس لئے وہ ایسا سوال کرتے ہیں۔‘‘(ملفوظات جلد 3 ص 370-371)

صدقات، دعا اور خیرات سے رد بلا ہوتا ہے

پھر فرمایا:

’’لوگ اس نعمت سے بے خبر ہیں کہ صدقات ،دعا اور خیرات سے رد بلا ہوتا ہے اگر یہ بات نہ ہوتی تو انسان زندہ ہی مر جاتا۔مصائب اور مشکلات کے وقت کوئی اُمید اس کے لئے تسلی بخش نہ ہوتی مگر نہیں اسی نے لَا یُخْلِفُ الْمِیْعَادَ (آل عمران:10)فرمایا ہے: لَا یُخْلِفُ الْوَعِیْدَ نہیں فرمایا۔اللہ تعالیٰ کے وعید معلق ہوتے ہیں جو دعا اور صدقات سے بدل جاتے ہیں اس کی بے انتہا نظیریں موجود ہیں۔اگر ایسا نہ ہوتا تو انسان کی فطرت میں مصیبت اور بلا کے وقت دعا اور صدقات کی طرف رجوع کرنے کا جوش ہی نہ ہوتا۔جس قدر راستباز اور نبی دنیا میں آئے ہیں خواہ وہ کسی ملک اور قوم میں آئے ہوں مگر یہ بات ان سب کی تعلیم میں یکساں ملتی ہے کہ انہوں نے صدقات اور خیرات کی تعلیم دی۔‘‘

(ملفوظات جلد 3 ص 202)

فرمایا: صدقہ صِدق سے لیا گیا ہے ۔جب کوئی شخص خدا تعالیٰ کی راہ میں صدقہ دیتا ہے تو معلوم ہوا کہ خدا سے صدق رکھتا ہے۔ (ملفوظات جلد 4 ص 68)

نیز فرمایا: صرف قیل وقال سے کچھ نہیں بنتا ،جب تک کہ عملی رنگ میں لا کر کسی بات کو نہ دکھایا جاوے۔صدقہ اس کو اسی لئے کہتے ہیں کہ صادقوں پر نشان کر دیتا ہے۔

(ملفوظات جلد 1 ص 155)

امرود صحت کا خزانہ

امرود عربی میں جوافۃ کہلاتا ہے اور سنسکرت میں اَمرُت، اَمرُود سنسکرت لفظ امرت سے ماخوذ ہے اسے فارسی میں ارموت بولا جاتا ہے۔ سب سے پہلے 1620ء میں تُزک جہانگیری میں مستعمل ملتا ہے۔ لاطینی میں Pomiferum Or Psidiom Pyriferum کہلاتا ہے۔ سرد تر مزاج کا حامل پھل فرحت بخش اور لذت سے بھرپور ہے یہ بلڈ پریشر کے مریضوں کے لئے نہایت مفید اور موثر ہے۔ دوران خون کی سستی کو بھی دور کرتا ہے۔ اس میں وٹامن سی اور اے پائے جاتے ہیں جو جسم میں بیماریوں کے خلاف قوت مدافعت پیدا کرتے ہیں۔

امرود کو بنیادی طور پر امریکہ کا پھل مانا جاتا ہے۔ اس کی کاشت متعدد اقسام کی زمینوں اور موسمی حالات میں کی جاتی ہے اور یہ تجارتی اہمیت کا حامل پھل ہے۔ پاکستان میں اسے تمام صوبوں میں اُگایا جاتا ہے۔ امرود کی کاشت کے اہم علاقوں میں پنجاب میں شرقپور، قصور، لاہور، شیخوپورہ، سانگلہ ہل، چنیوٹ اور گوجرانوالہ۔ جبکہ صوبہ خیبر پختونخواہ میں کوہاٹ، ہری پور اور بنوں اور سندھ میں لاڑکانہ اور حیدرآباد شامل ہیں۔

اس کی اہم تجارتی اقسام میں سفیدہ، الہ باد، کمزور کریلہ، بغیر بیج والا اور پیکٹس (لال گودے والا) شامل ہیں۔ اکثر ممالک میں اس کی پروسیس شدہ مصنوعات جیسے جُوس، جام، جیلی، فروٹ پیسٹ اور امرود کے مربہ جات کی مانگ زیادہ ہے۔ امرود کی پیداوار کے دوران فروٹ فلائی اسے بہت نقصان پہنچاتی ہے اسی طرح پھل کا گرنا اور سڑنا وہ بیماریاں ہیں جو پیداوار میں بھاری نقصان کا سبب بنتی ہیں۔

ماہرین کے مطابق اس پھل میں کئی خصوصیات چھپی ہیں جو جسم اور صحت کیلئے بہت مفید ہیں۔ اس کے استعمال سے خون میں شکر کی سطح کم ہوتی ہے۔ اس میں ریشہ زیادہ مقدار میں پایا جاتا ہے جو شوگر کے جذب اور انسولین بڑھانے میں مدد کرتا ہے۔ اسکے علاوہ امرود میں آئیوڈین اچھی مقدار میں پائی جاتی ہے جس سے تھائیرائیڈ کے مسئلہ میں آرام ملتا ہے۔

امرود قوت ہاضمہ کو تقویت دیتا ہے۔ یہ مفرح قلب ہے اور دماغ کو تر رکھتا ہے۔ کچا امرود قابض ہوتا ہے پکا ہوا کھانے کے بعد ملین ہوتا ہے۔ مالیخولیا اور ذہنی پریشانی کو دور کرتا ہے۔ بھوک بڑھاتا ہے۔ زکام اور بواسیر میں بے حد مفید ہے۔ اس کے بیج پیٹ کے کیڑوں کے قاتل ہیں۔

اس میں وٹامن اے اور سی کے علاوہ کیلشیم فولاد اور فاسفورس ہوتے ہیں جو انسانی صحت میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ اگر پھٹکوی کے ہمراہ امرود کے پتوں کو رگڑ کر جوشاندہ تیار کر کے کلیاں کی جائیں تو دانتوں کے درد کو فوراً فائدہ ہوتا ہے۔ یہ خون کو صاف کرتا ہے۔ اس کے پھول رگڑ کر چھنے سے (چھان کر) پتے کی پتھری ٹھیک ہوتی ہے بشرطیکہ مرض بڑھا ہوا نہ ہو۔ بلغم کو روکنے کیلئے اسکے ساتھ اجوائن دیسی ملا کر کھانا مفید ہے۔ امرود اور اجوائن دیسی ملا کر کھانے سے آنکھوں کے آگے اندھیرا آنا سر کا گھومنا بھی ٹھیک ہو جاتا ہے۔ پیاس کی شدت کو کم کرتا ہے۔ معدے کی تیزابیت ختم کرتا ہے۔ پیٹ کی متعدد بیماریوں میں اس کا استعمال مفید ہے۔ امرود خود ہاضم ہوتا ہے اور دوسری غذاؤں کو ہضم کرنے میں مدد دیتا ہے۔ اسکے استعمال سے آنتیں صاف ہو جاتی ہیں۔ معدہ و جگر کے افعال درست ہو جاتے ہیں۔

رات کومنہ میں پانی آنے کی شکایت بھی امرود کے مسلسل استعمال سے ٹھیک ہوجاتی ہے۔امرود کھانے کے بعد کھانا زیادہ بہتر ہضم ہوتا ہے مگر امرود کھانے کے بعد پانی کم ازکم ایک گھنٹے بعد پیا جائے تو بہتر ہے۔دائمی قبض دور کرنے کیلئے صبح ناشتے میں آدھ پاؤ سے دو پاؤ تک امرود کالی مرچ اور نمک چھڑک کر کھانا مفید ہے۔اس کے بیج آنتوں میں رکے ہوئے زہریلے اجزاء کو خارج کرتے ہیں۔اس کا سونگھنا ہی متلی کو دور کرتا ہے۔

انڈہ کی سفیدی کی طرح امرود بھی گوشت کا خاصی حد تک نعم البدل ہے۔میٹھے، پکے، خوشبودار امرود کے کھانے سے دل کو فرحت ہوتی ہے۔گھبراہٹ دور رہتی ہے۔ اس میں ریشہ یعنی فائبر بھی خوب ہوتا ہے جو خون کے بہت سے زہریلے مادوں، خاص طور پر نقصان دہ کولیسٹرول (LDL) کو خارج کرتا ہے جس سے رگیں کشادہ اور صاف رہتی ہیں۔قوتِ مدافعت بڑھاتا ہے جس سے آپ موسمی نزلہ اور زکام کی تکلیف سے بھی محفوظ رہتے ہیں۔

غذائی ماہرین کے مطابق امرود غذائیت سے بھرپور پھل ہے جس میں فائبر، وٹامن اے، وٹامن سی، فولک ایسڈ، پوٹاشیم، کاپر اور میگنیز بکثرت پایا جاتا ہے۔اسی وجہ سے امرود کو ''سپر فروٹس'' میں شمار کیا جاتا ہے۔اس میں پایا جانے والا مادہ لائسوپین کینسر سے تحفظ فراہم کرتا ہے اور اس کے استعمال سے غدود کے کینسر سے بچا جاسکتا ہے۔امرود بنیادی طور پر ہائپوگلائی سیمک ہے اور فائبر کی زیادہ مقدار کا حامل ہونے کی وجہ سے بلڈ پریشر اور کولیسٹرول کی سطح کو نارمل کرتا ہے دل کی بیماری اور بلند فشار خون کے مریضوں کیلئے امرود انتہائی مفید پھل ہے۔حال ہی میں کی گئی جدید تحقیق کے مطابق امرود اور اس کے پتے ذیابیطس کے مریضوں کے خون میں شامل شکر کی سطح کو کم کرنے میں مدد دیتے ہیں جبکہ امرود میں پایا جانے والا فائبر، پروٹین اور وٹامن وزن کم کرنے میں مفید ہے۔امرود کا جوس پھل کے مقابلے میں زیادہ ہضم ہوتا ہے اور جگر کی سستی اور جلد کی خرابیوں کیلئے مفید پایا جاتا ہے۔اس میں سنگترہ کے مقابلے میں وٹامن سی پانچ گنا زیادہ ہوتا ہے۔ امرود کے سو گرام گودے میں 86فیصد پانی، 0.9فیصد پروٹینز، 0.1فیٹ، 9.05فیصد کاربوہائیڈریٹس، 2.8فیصد فائبر موجود ہوتے ہیں۔جوس یا مربے کے طور پر اس کا استعمال چھوٹے بچوں میں ڈائریا کا علاج کرنے کیلئے کیا جاتا ہے۔اس سے غرارے بھی کئے جاتے ہیں جن سے مسوڑھوں اور منہ کے کسی بھی قسم کے درد کا علاج ہوتا ہے۔ اعصابی نظام سے منسلک بیماریوں سے بچنے کیلئے امرود کی چھال اور جڑ کو صحت مندانہ دوائی کے طور پر استعمال کرنے کا مشورہ دیا جاتا ہے۔یورک ایسڈ کی بڑھتی سطح کو کم کرنے کیلئے 2یا3 پکے ہوئے امرود کھائیں فائدہ ہوگا۔اسی طرح روزانہ دو سے تین تازہ پکے ہوئے امرود کھانے سے کولیسٹرول کم کرنے میں مدد ملتی ہے۔امرود گلابی بہت مفید ہے اور دل کو سکون بخشتا ہے۔

امرود کا استعمال جلد کو خوبصورت بنانے میں سودمند ثابت ہے۔طبی ماہرین کے مطابق امرود کھانے کے علاوہ اس کے پتوں کا رس چہرے پر لگانے یا پتے ابال کر اس کے پانی سے منہ دھونے سے چہرے کی دلکشی میں اضافہ ہوتا ہے۔اس میں موجود وٹامنز اور پوٹاشیم جلد کو جھریوں سے بھی محفوظ رکھتے ہیں۔اس کا جوس تیار کرنے کیلئے بیج نکلے ایک کلو امرود، پوٹاشیم میٹابائی سلفیٹ 3.5 گرام، پانی 2لٹر اور سٹرک ایسڈ 55 گرام لیں اور اس میں حسب ذائقہ چینی ڈال کر اچھی طرح ہلائیں اور بعد میں ململ کپڑے سے گزار کر صاف کرلیں اور بوتلیں بھر لیں۔سردیوں کی آمد کے ساتھ ہی لذیذ پھل امرود بھی مارکیٹوں میں آچکا ہوتا ہے۔پھر دیر کس بات کی امرود کھایئے اور صحت مند رہئے۔تاہم شوگر والے مریض طبیب کے مشورہ سے استعمال کریں۔(مدیر)

حضرت حافظ جمال احمد صاحب (مربی ماریشس)

(مکرم ریاض احمد ملک صاحب، دوالمیال)

ہو پرکھ اہل وفا کی کس طرح سے پھر اگر
راہ ہستی میں جو دشت کربلا کوئی نہ ہو
جو خاک میں ملے اسے ملتا ہے آشنا
اے آزمانے والے یہ نسخہ بھی آزما

اللہ تعالیٰ کی راہ میں جان کا نذرانہ پیش کرنے والے حیات جاودانی کے مورد ٹھہرتے ہیں۔ جیسا کہ سورۃ البقرۃ کی آیت 155 میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ ”تم ان لوگوں کو جو اللہ کے راستہ میں مارے جائیں مردہ نہ کہو۔ بلکہ وہ تو زندہ ہیں لیکن تم کوئی شعور نہیں رکھتے“

حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں:

”شہید کا کمال یہ ہے کہ مصیبتوں اور دکھوں اور ابتلاؤں کے وقت میں ایسی قوتِ ایمانی اور قوتِ اخلاق اور ثابت قدمی دکھلاوے کہ جو خارق عادت ہونے کی وجہ سے بطور نشان ہو جاوے“ (روحانی خزائن جلد 15 صفحہ 516)

حضرت حافظ جمال احمد صاحب نہ صرف جماعت احمدیہ چکوال بلکہ جماعت ہائے احمدیہ ضلع چکوال کے پہلے مربی سلسلہ ہیں جو میدان عمل میں وفات پا کر شہدائے احمدیت کا مقام پانے والوں میں سے ہیں۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے خطبہ جمعہ فرمودہ 28 مئی 1999ء میں بمقام بیت الفضل لندن میں شہید مربیان کا ذکر خیر کرتے ہوئے مکرم حضرت حافظ جمال احمد صاحب کا ذکر ان الفاظ میں فرمایا۔

”حضرت حافظ جمال احمد صاحب حضرت مسیح موعودؑ کے ان ممتاز (رفقاء) میں سے تھے جو عنفوانِ شباب سے حضرت مسیح موعودؑ کے دامن سے وابستہ رہے اور مئی 1908ء میں حضرت اقدس کی زیارت سے مشرف ہوئے۔ آپ کے والد حضرت حکیم غلام محی الدین صاحب 1901ء سے حضرت مسیح موعودؑ کی بیعت سے مشرف ہو چکے تھے۔ آپ نے حضرت خلیفۃ المسیح الاول کے زیر سایہ بھی تربیت حاصل کی۔ آپ موضع چکوال کے رہنے والے تھے۔ حضرت حافظ صاحب کو (رفقاء) حضرت مسیح موعودؑ میں یہ منفرد خصوصیت حاصل ہے کہ آپ اکیس برس تک ماریشس میں جہاد (دعوت الی اللہ) میں سرگرم رہے۔ حضرت مسیح موعودؑ کے رفقاء میں کسی کو اتنا لمبا عرصہ میدان عمل میں مسلسل دعوت الی اللہ کا موقع نہیں ملا۔ جیسے آپ کو ملا۔ آپ 27 جولائی 1938ء کو قادیان سے ماریشس پہنچے اور 27 دسمبر 1949ء کو ماریشس میں انتقال فرما گئے۔ اور سینٹ پیری میں سپرد خاک کیے گئے۔ آپ کی وفات کی اطلاع پر حضرت مصلح موعود نے 30 دسمبر 1949ء کو خطبہ دیا۔ اس میں آپ کی خدمات کو نشان قرار دیتے ہوئے فرمایا کہ:

”حافظ جمال احمد صاحب کی وفات اپنے اندر ایک نشان رکھتی ہے اور وہ اس طرح کہ جب وہ ماریشس بھیجے گئے تو جماعت کی مالی حالت بہت کمزور تھی اتنی کمزور کہ ہم کسی (مربی) کی آمد و رفت کا خرچ برداشت نہیں کر سکتے تھے۔ میں نے تحریک کی کہ کوئی دوست اس ملک میں جائیں۔ اس پر حافظ صاحب مرحوم نے خود اپنے آپ کو پیش کیا“

(تاریخ احمدیت جلد 14 صفحہ 91-90)

”جو اس سے بھی بڑا نشان ہے وہ وہی ہے جو میں عرض کر چکا ہوں کہ حضرت مسیح موعودؑ کے رفقاء میں سے کسی رفیق کو اتنا لمبا عرصہ میدانِ جہاد میں دعوت الی اللہ کرنے کی توفیق

نہیں ملی"

(شہدائے احمدیت صفحہ 90، 91 الفضل 24 اگست 1999ء صفحہ 3)

مکرم صوفی خدا بخش زیروی صاحب اپنے حالات زندگی میں حضرت حافظ جمال احمد صاحب کا ذکر خیر کرتے ہوئے تحریر کرتے ہیں:

"1927ء کے جلسہ سالانہ قادیان پر میں نے سید دلاور شاہ صاحب بخاری احمدی ایڈیٹر مسلم آؤٹ لک انگریزی اخبار کے استقبال کا نظارہ دیکھا جو کہ غازی علم الدین صاحب کے مقدمات کے سلسلہ میں قید سے رہا ہو کر آئے تھے اور اس طرح حضرت حافظ جمال احمد صاحب آف چکوال کو بطور احمدی مربی ماریشس کو روانگی کا روح پرور نظارہ دیکھا" (از تاریخ احمدیت سرودہ ضلع ہوشیار پور صفحہ 180)

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں حضرت حافظ صاحب کے نقش قدم پر چل کر صحیح رنگ میں احمدیت کی خدمت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

ہر احمدی مخاطب ہے

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

"ہر خطبہ کا مخاطب ہر احمدی ہوتا ہے چاہے وہ دنیا کے کسی بھی حصہ میں رہتا ہو...... احمدی اس جستجو میں ہوتے ہیں کہ ہم نے خلیفہ وقت کی آواز کو سننا ہے اور اس پر عمل کرنے کی کوشش کرنی ہے، اپنی اصلاح کی طرف توجہ دینی ہے وہ نہ صرف شوق سے خطبات سنتے ہیں بلکہ اپنے آپ کو ہی ان کا مخاطب سمجھتے ہیں۔"

(خطبات مسرور جلد 8 ص 188، 189)

بسلسلہ تعمیل فیصلہ جات شوریٰ

خطبات امام کی اہمیت

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ فرماتے ہیں:

"حضرت مصلح موعود (اللہ تعالیٰ آپ سے راضی ہو) کے خطبات آپ کے قریب بیٹھ کر سننے کا موقع ملتا تھا اور تمام دنیا کے مسائل کا آپ کے خطبات میں مختلف رنگ میں ذکر آتا چلا جاتا تھا دین کا بھی، دنیا کا بھی، ان کے باہمی تعلقات بھی اور سیاست جہاں مذہب سے ملتی ہے اور جہاں مذہب سے الگ ہوتی ہے ان مسائل کا بھی ذکر۔ چنانچہ قادیان میں یہی جمعہ تھا جس کے نتیجہ میں ہر کس و ناکس، ہر بڑے چھوٹے اور ہر تعلیم یافتہ غیر تعلیم یافتہ کی ایک ایسی تربیت ہو رہی تھی جو بنیادی طور پر سب میں قدر مشترک تھی۔ یعنی پڑھا لکھا یا ان پڑھ، امیر یا غریب اس لحاظ سے کوئی فرق نہیں رکھتا تھا کہ بنیادی طور پر احمدیت کی تعلیم اور احمدیت کی تربیت کے علاوہ دنیا کا شعور بھی حاصل ہو جایا کرتا تھا چنانچہ بہت سے احمدی طلباء جب مختلف مقابلے کے امتحانات میں اپنی تعداد کی نسبت سے زیادہ کامیابی حاصل کرتے تھے تو بہت سے افسر ہمیشہ تعجب سے اس بات کا اظہار کیا کرتے تھے کہ احمدی طلبہ میں کیا بات ہے کہ ان کا دماغ زیادہ روشن نظر آتا ہے، ان کو عام دنیا کا زیادہ علم ہے۔"

(مشعل راہ جلد سوم، صفحہ 353)

(قیادت تربیت مجلس انصاراللہ پاکستان)

رپورٹ پہلا سالانہ ریفریشر کورس نائب ناظمین اشاعت علاقہ و اضلاع

(مکرم حنیف احمد محمود صاحب قائد اشاعت)

امسال قیادت اشاعت مجلس انصاراللہ پاکستان نے آغاز سال سے ہی ماہنامہ **"انصاراللہ"** کی اشاعت کو پندرہ ہزار تک لے جانے اور تمام سابقہ بقایا جات اور رواں سال کے واجبات کی وصولی کے لئے بطور خاص ایک مہم کا آغاز کیا۔ تمام علاقہ جات/اضلاع اور مجالس کو انصار کے گھرانوں کے مقابل پر ساٹھ فیصد خریداری کا ٹارگٹ دیا گیا اور ضلع وار و مجلس وار جائزوں کے علاوہ تمام خریداران کا نام بنام جائزہ تیار کر کے تمام ناظمین اضلاع کو بھجوایا گیا۔ اس کے علاوہ مکرم صدر صاحب مجلس انصاراللہ پاکستان اور قائدین اپنے دورہ جات میں ناظمین، زعمائے اعلیٰ و عہدیداران کو ہر دو اہداف کے حاصل کرنے کی توجہ دلاتے رہے۔

خریداری کو ساٹھ فیصد تک لے جانے اور بقایا جات اور واجبات کی وصولی کے ہدف کو مزید آسان کرنے اور شعبہ اشاعت کے کاموں سے آگاہی دینے کیلئے 27/اپریل کو ایوان ناصر میں سندھ کے علاوہ پنجاب، خیبر پختونخواہ، بلوچستان اور آزاد کشمیر کے نائب ناظمین اشاعت کا ایک ریفریشر کورس منعقد ہوا۔ جس میں 31 اضلاع اور 7 علاقہ جات کے نمائندوں نے شرکت کی۔

ریفریشر کورس کا آغاز تلاوت سے ہوا بعدہٗ مکرم حافظ مظفر احمد صاحب صدر مجلس انصاراللہ نے اپنے افتتاحی خطاب میں موجودہ دور میں اشاعت کی اہمیت بیان کی اور نمائندگان کو قیمتی ہدایات سے نوازا۔ بعد ازاں خاکسار نے تمام اضلاع و مجالس کا جائزہ تفصیل کے ساتھ پیش کر کے جہاں ان دونوں اہداف کو حاصل کرنے کی طرف توجہ دلائی وہیں قیادت اشاعت کے تحت شائع ہونے والی کتب کی اشاعت کی طرف بھی توجہ دلائی گئی۔ قیادت اشاعت کے تحت اس قسم کا یہ پہلا ریفریشر کورس تھا۔ اس لئے بغرض ریکارڈ شاملین کے اسماء تحریر ہیں۔

ناظمین اشاعت علاقہ

آزاد کشمیر مکرم خواجہ عبدالمنان صاحب، ڈیرہ غازی خان مکرم نعیم احمد صاحب، راولپنڈی مکرم محمد رفاقت احمد صاحب، سرحد مکرم وزیر احمد صاحب، سرگودھا مکرم سجاد احمد کوندل صاحب، سیالکوٹ مکرم منیر احمد صاحب، سیالکوٹ (نائب) مکرم محمد نعیم خالد صاحب، لاہور مکرم وسیم امجد محمود صاحب، ایڈیشنل لاہور مکرم ناصر احمد پراچہ صاحب، ملتان مکرم ملک غلام نبی صاحب۔

ناظمین اشاعت ضلع

اسلام آباد مکرم محمد یوسف بقاپوری صاحب، اوکاڑہ مکرم شیخ وحید رفیق صاحب، بہاولپور مکرم مظفر احمد نعیم صاحب، بہاولنگر مکرم حفیظ اختر صاحب، بھکر مکرم داؤد احمد صاحب، ٹوبہ ٹیک سنگھ مکرم منصور احمد شاکر صاحب، جہلم مکرم محمد اعظم صاحب، جھنگ مکرم عبدالمالک صاحب، حافظ آباد مکرم چوہدری شوکت حیات صاحب، خانیوال مکرم فیروز احمد صاحب، خوشاب مکرم رفیق احمد صاحب، ڈیرہ غازی خان مکرم اسد اللہ صاحب، ربوہ مکرم راجہ رفیق احمد صاحب، راولپنڈی مکرم افضل عابد صاحب، رحیم یار خان مکرم منور احمد

صاحب، ساہیوال مکرم ملک مظفر احمد ٹونی صاحب، سیالکوٹ مکرم خواجہ فخر الحق صاحب، شیخوپورہ مکرم طارق حسین صاحب، فیصل آباد مکرم خالد مسعود بھٹی صاحب، فیصل آباد (نائب) مکرم ناصر احمد مومن صاحب، قصور مکرم محمد اقبال صاحب، کوئٹہ مکرم عبدالسمیع خان صاحب، کوٹلی AK مکرم طاہر غنی صاحب، گوجرانوالہ مکرم طاہر محمود احمد صاحب، گوجرانوالہ (نائب) مکرم مقصود احمد چوہان صاحب، لاہور مکرم بشارت خان صاحب، لودھراں مکرم شیخ صدیق احمد صاحب، لیہ مکرم جاوید اقبال قیصرانی صاحب، مظفر گڑھ مکرم مبارک احمد صاحب، ملتان مکرم ضیاء الرحمٰن صاحب، میرپور AK مکرم خواجہ عبدالمنان صاحب، ننکانہ صاحب مکرم محمد سلیم صاحب، وہاڑی مکرم شیخ زاہد محمود صاحب

پہلا ہفتہ توسیع اشاعت و وصولی واجبات ماہنامہ "انصاراللہ"

تاریخ انصاراللہ میں پہلی مرتبہ **"ہفتہ توسیع اشاعت و وصولی واجبات ماہنامہ انصاراللہ"** 2 تا 9 مئی 2014ء منایا گیا۔ جس کی اطلاع سرکلرز و خطوط کے ذریعہ تمام ناظمین و زعماء کو کر دی گئی تھی۔ تمام ناظمین و زعماء نے بھرپور تعاون فرمایا اور اپنے اپنے ذمہ اہداف کے حصول کے لئے کوشش کی۔

زعمائے انصاراللہ ربوہ کی میٹنگ

نائب ناظمین اشاعت کی میٹنگ کے معاً بعد ربوہ میں مکرم نصیر احمد چوہدری صاحب زعیم اعلیٰ ربوہ نے زعمائے انصاراللہ ربوہ اور نائب منتظمین اشاعت کی میٹنگ کا انتظام 29 اپریل 2014ء کو دفتر انصاراللہ مقامی میں کیا۔ جس میں 57 نمائندگان نے شرکت کی۔ اس اجلاس کو کامیاب بنانے میں مکرم ڈاکٹر راجہ رفیق احمد صاحب منتظم اشاعت ربوہ نے اہم کردار ادا کیا۔ خاکسار نے اس میں شعبہ اشاعت کی اہمیت بیان کر کے ربوہ کی قربانیوں کا ذکر کیا اور اشاعت کے حوالہ سے اپنے اہداف حاصل کرنے کی طرف توجہ دلائی۔

ضلع لاہور کے منتظمین اشاعت کی میٹنگ

مکرم چوہدری منیر مسعود صاحب ناظم انصاراللہ ضلع لاہور نے ضلع بھر کے منتظمین اشاعت کی میٹنگ مورخہ 25 مئی کو منعقد کی۔ جس میں خاکسار نے شرکت کی اور حاضرین کو اشاعت کے حوالہ سے اہم امور بتلائے اور ان کے جائزوں سے آگاہ کیا۔ اس اجلاس کی حاضری 48 رہی۔

مورخہ 3 جون کو مرکز سے ایک وفد مکرم عبدالسمیع خان صاحب قائد اصلاح و ارشاد، مکرم مظفر احمد درانی صاحب معاون صدر اور خاکسار حنیف احمد محمود پر مشتمل جنوبی پنجاب اور سندھ کے دورہ پر روانہ ہوا۔ جس میں ملتان، بہاولپور، رحیم یار خان، سکھر اور خیرپور میں عہدیداران سے اضافہ جات کی درخواست کی گئی۔

اللہ تعالیٰ نے فضل نازل فرمایا اور قیادت اشاعت کی کاوشیں رنگ لائیں۔ پاکستان کے تمام عہدیداران نے بھرپور تعاون فرمایا اور پہلی ششماہی جنوری تا جون 2014ء میں 1733 نئے خریداران کا اضافہ ہوا اور 26 لاکھ سے زائد رقم وصول ہوئی۔ اللہ تعالیٰ تمام ناظمین علاقہ، اضلاع اور زعمائے اعلیٰ مجالس اور نائب ناظمین و منتظمین اشاعت و دیگر عہدیداروں کو اللہ تعالیٰ نیک جزاء عطا فرمائے۔

اسی طرح دفتر قیادت اشاعت کے کارکنان نے خصوصی تعاون کیا۔ ان میں مکرم حافظ عبدالمنان کوثر صاحب مینیجر ماہنامہ انصاراللہ، مکرم فرحان احمد ذکاء صاحب کمپیوٹر آپریٹر، مکرم راشد حسین ارشد صاحب اور مکرم عبدالقیوم صاحب (واقفین عارضی) مکرم مظفر احمد ڈوگر صاحب کارکن شعبہ اشاعت اور مکرم حافظ عبدالحی صاحب نائب قائد اشاعت قابل ذکر ہیں۔ فجزاھم اللہ تعالیٰ احسن الجزاء۔

مجالس کی مساعی

(قیادت عمومی مجلس انصاراللہ پاکستان)

ریفریشر کورس ،میٹنگز و اجلاسات و اجتماعات

13/مئی مجلس انصاراللہ مقامی ربوہ کے زیر اہتمام عہدیداران انصاراللہ حلقہ جات ناصر بلاک کا ریفریشر کورس زیر صدارت مکرم بشارت احمد محمود صاحب نائب زعیم اعلیٰ مقامی ربوہ ہوا۔حاضری عہدیداران 67 رہی۔

17/مئی مجلس انصاراللہ مقامی ربوہ کے زیر اہتمام دارالصدر شرقی اور دارالصدر غربی بلاک کے عہدیداران، زعماء و نائب زعماء حلقہ جات کا ریفریشر کورس زیر صدارت مکرم چوہدری نصیر احمد صاحب زعیم اعلیٰ ربوہ منعقد ہوا۔حاضری 81 عہدیداران رہی۔

21/مئی مجلس انصاراللہ مقامی ربوہ کے زیر اہتمام بمقام ایوان ناصر انصاراللہ پاکستان میں مکرم چوہدری نصیر احمد صاحب زعیم اعلیٰ انصاراللہ مقامی کی زیر صدارت یوم خلافت کا اجلاس منعقد ہوا۔مکرم عبدالسمیع خان قائد اصلاح وارشاد نے شرکت کی اور خدمت قرآن کے حوالے سے خطاب کیا۔حاضری 280 رہی۔

24 , 27/مئی مجلس انصاراللہ مقامی ربوہ کے دو محلّہ جات دارالیمن وسطی سلام اور کوارٹرز تحریک جدید میں جلسہ یوم خلافت منعقد کیا گیا جن میں مکرم مظفر احمد درانی صاحب معاون صدر نے شرکت کی اور خطاب کیا۔بالترتیب حاضری 128 اور 94 رہی۔

25/مئی قیادت تعلیم القرآن مجلس انصاراللہ پاکستان کے زیر اہتمام نائب ناظمین تعلیم القرآن علاقہ و اضلاع ماسوائے سندھ وکوئٹہ یک روزہ ریفریشر کورس منعقد ہوا۔مکرم صدر مجلس انصاراللہ نے افتتاح کیا اور تعلیم القرآن کے حوالے سے قیمتی نصائح کیں، مکرم محمد محمود طاہر صاحب قائد تعلیم القرآن نے بھی شعبہ کی ہدایات دیں، مکرم ڈاکٹر عبدالخالق خالد صاحب نائب صدر اول اور مکرم خواجہ مظفر احمد صاحب قائد عمومی نے قرآن کی عظمت اور اس کے کاموں کی اہمیت پر تقاریر کیں اور عہدیداران کو ان کے فرائض کی طرف توجہ دلائی۔مکرم مولانا محمد الدین ناز صاحب ناظر تعلیم القرآن و وقف عارضی نے شعبہ کے کاموں کی اہمیت اور طریق عمل کی طرف آگاہی دی اور سوالوں کے جوابات دیئے۔حاضری 55 رہی۔

یکم مئی نظامت انصاراللہ ضلع میر پور خاص کے زیر اہتمام اراکین عاملہ ضلع و زعماء مجالس کا ریفریشر کورس زیر صدارت مکرم ناظم صاحب ضلع منعقد ہوا۔حاضری عہدیداران 24 رہی۔

ماہ مئی مجلس انصاراللہ واہ کینٹ کے زیر اہتمام مجلس صحبت صالحین منعقد کی گئی۔مولانا مبشر احمد کاہلوں صاحب نے شمولیت کی۔کل حاضری 230 رہی۔

ماہ مئی مجلس انصاراللہ واہ کینٹ کے زیر اہتمام جلسہ یوم خلافت منعقد کیا گیا۔حاضری 121 رہی۔

ماہ مئی مجلس انصاراللہ واہ کینٹ کے زیر اہتمام جلسہ سیرت النبیؐ منایا گیا۔حاضری 90 رہی۔

ماہ مئی مجلس انصاراللہ دہلی گیٹ لاہور نے صحبت صالحین کا اجلاس منعقد کیا۔مکرم نصیر الدین احمد صاحب مربی سلسلہ نے نصائح کیں۔حاضری 20 رہی۔**یوم خلافت** بھی منایا گیا۔جس میں کل حاضری 34 رہی۔

ماہ مئی مجلس انصاراللہ واپڈا ٹاؤن لاہور نے دو جلسہ ہائے یوم خلافت منائے جن میں حاضری 60 رہی۔

یکم مئی مجلس انصاراللہ گوجرانوالہ شرقی کے زیر اہتمام سالانہ اجتماع منعقد ہوا۔مکرم امیر صاحب ضلع، مکرم ناظم صاحب علاقہ نے بھی شمولیت کی۔ورزشی و علمی مقابلہ جات بھی ہوئے۔حاضری انصار 106، خدام 41 اور اطفال 15 رہی۔

2/مئی مجلس انصاراللہ سلانوالی ضلع سرگودہا کے نومبائعین کا اجلاس

منعقد ہوا۔مکرم شبیر احمد ثاقب صاحب قائد تربیت نومبائعین نے شمولیت کی۔حاضری 13 رہی۔

2/مئی نظامت انصاراللہ ضلع چکوال کا ریفریشر کورس بمقام دوالمیال منعقد ہوا۔مکرم خواجہ مظفر احمد صاحب قائد عمومی اور مکرم محمد محمود طاہر صاحب قائد تعلیم القرآن اور ناظم علاقہ راولپنڈی نے شمولیت کی۔حاضری 45 رہی۔بعد میں 19 بچوں کی ضلعی تقریب آمین بھی ہوئی۔

4/مئی نظامت انصاراللہ ضلع گوجرانوالہ کے زیراہتمام حلقہ وار اجتماع بمقام راہوالی منعقد ہوا۔مرکز سے مکرم مظفر احمد درانی صاحب معاون صدر نے شرکت کی۔حاضری 86 رہی۔نیز اسی دن **راہوالی ضلع گوجرانوالہ** کا سالانہ اجتماع ہوا مرکز سے معاون صدر نے شمولیت کی حاضری 86 رہی۔

8/مئی مجلس انصاراللہ احمد نگر کے زیرانتظام مجلس سوال وجواب کا انعقاد کیا گیا۔مکرم مظفر احمد درانی صاحب نے شمولیت کی۔حاضری 165 رہی۔

11/مئی نظامت انصاراللہ ضلع کراچی کے زیراہتمام سالانہ اجتماع کا انعقاد کیا گیا۔مکرم امیر صاحب ضلع نے افتتاح کیا۔کل حاضری 75 رہی۔

18/مئی مجلس انصاراللہ گلشن عمیر کراچی کے زیراہتمام جلسہ یوم خلافت کا انعقاد کیا گیا۔جس میں حاضری 19 رہی۔

24/مئی مجلس انصاراللہ ماڈل کالونی کراچی کے انصار نے 8 گھرانوں میں کھانا تقسیم کیا جو 51 افراد کے لئے تھا۔

25/مئی مجلس انصاراللہ ماڈل کالونی کراچی کے زیراہتمام بیت الثناء میں سیرت النبیؐ کے موضوع پر سیمینار کا انعقاد کیا گیا۔حاضری انصار 41،خدام 32 اوراطفال 18 رہی۔

31/مئی مجلس انصاراللہ ماڈل کالونی کراچی کے زیراہتمام جلسہ یوم خلافت کا انعقاد کیا گیا۔حاضری 112 رہی۔

25/مئی مجلس انصاراللہ رفاہ عام سوسائٹی کراچی کے زیراہتمام دوسرا سالانہ تربیتی اجتماع منعقد ہوا جس کا افتتاح مکرم امیر صاحب ضلع کراچی نے کیا۔حاضری 28 رہی۔

25/مئی مجلس انصاراللہ پنجاب گورنمنٹ سوسائٹی لاہور نے جلسہ یوم خلافت منایا۔حاضری 17 انصار رہی۔

25/مئی مجلس انصاراللہ بھاٹی گیٹ لاہور کے زیراہتمام جلسہ یوم خلافت کا انعقاد کیا گیا۔کل حاضری 56 رہی۔

25/مئی مجلس انصاراللہ بیت الاحد لاہور کے زیراہتمام جلسہ یوم خلافت کا انعقاد کیا گیا جس میں حاضری 36 رہی۔

25 مئی مجلس انصاراللہ گلبرگ لاہور کے زیراہتمام جلسہ یوم خلافت کا انعقاد کیا گیا۔حاضری 42 رہی۔

25 مئی مجلس انصاراللہ الطاف پارک لاہور نے جلسہ یوم خلافت کا انعقاد کیا۔حاضری 40 رہی۔

27/مئی مجلس انصاراللہ ڈیفنس ناصر لاہور کے زیراہتمام جلسہ یوم خلافت کا انعقاد کیا گیا۔مکرم حافظ مظفر احمد صاحب صدر مجلس انصاراللہ نے خلافت کے موضوع پر تقریر کی۔حاضری 43 رہی۔

29/مئی نظامت انصاراللہ ضلع لاہور کے زیراہتمام یوم خلافت منایا گیا۔حاضری 35 اراکین عاملہ رہی۔

31/مئی مجلس انصاراللہ نشاط کالونی لاہور نے جلسہ یوم خلافت کا انعقاد کیا۔مجموعی حاضری 40 رہی۔

7/جون مجلس انصاراللہ دارالذکر لاہور میں ہونے والے منتظمین تعلیم القرآن زعامت ہائے علیاء کے ریفریشر کورس اور **ماڈل ٹاؤن** کے ماہانہ اجلاس میں قائد تعلیم القرآن مکرم محمد محمود طاہر صاحب نے تفصیلی ہدایات دیں۔حاضری سوفیصد رہی۔

27/مئی مجلس انصاراللہ حیدرآباد شہر نے جلسہ یوم خلافت کا انعقاد کیا۔حاضری 37 رہی۔

27/مئی مجلس انصاراللہ حیدرآباد شہر کے زیرانتظام حلقہ گاڑی کھاتہ میں جلسہ یوم خلافت منایا گیا۔حاضری 32 رہی۔

30/مئی مجلس انصاراللہ گلمبٹ منڈی کے زیراہتمام جلسہ یوم خلافت منایا گیا،حاضری 21 رہی۔

ماہ مئی مجلس انصاراللہ دارالفضل فیصل آباد نے چار حلقہ جات میں اجلاسات کا انعقاد کیا جن کی مجموعی حاضری 90 رہی۔

ماہ مئی نظامت انصاراللہ ضلع لاہور 9 مجالس کے منتظمین کے ریفریشر کورس میں نائب ناظم مال نے ہدایات دیں۔

25/مئی نظامت انصاراللہ ضلع لاہور کے زیر اہتمام منتظمین اشاعت کے ساتھ مکرم حنیف احمد محمود صاحب قائد اشاعت نے ماہنامہ انصاراللہ کے حوالے سے میٹنگ کی۔

29/مئی نظامت انصاراللہ ضلع لاہور کے زیر اہتمام جلسہ یوم خلافت کا انعقاد ہوا۔ حاضری 35 انصار رہی۔

2/جون مجلس انصاراللہ نیو سٹی میرپور آزاد کشمیر کے زیر اہتمام جلسہ یوم خلافت منایا گیا۔ حاضری 162 رہی۔

20/جون نظامت انصاراللہ ضلع میرپور آزاد کشمیر کے زیر اہتمام اجلاس عام منعقد ہوا جس میں مکرم عبدالسمیع خان صاحب نے شرکت کی۔ حاضری 238 رہی۔

30/مئی نظامت انصاراللہ ضلع نارووال کے زیر اہتمام جلسہ یوم خلافت کا انعقاد کیا گیا۔ مکرم حافظ مظفر احمد صاحب صدر مجلس نے شرکت کی۔ کل حاضری 325 رہی۔

ماہ مئی مجلس انصاراللہ دارالنور فیصل آباد کے زیر اہتمام حلقہ جات میں سیرت النبیؐ اور نظامِ خلافت کے موضوعات پر سیمینار و اجلاسات منعقد ہوئے۔ کل حاضری 130 رہی۔

یکم جون نظامت ضلع فیصل آباد کی دو مجالس **دارالحمد اور دارالفضل** میں کلاس داعیان کا انعقاد ہوا جس میں مکرم عبدالسمیع خان صاحب، مکرم شکیل احمد قریشی صاحب اور مکرم عبدالقدیر قمر صاحب نے شرکت کی۔ حاضری بالترتیب 31 اور 34 رہی۔

ماہ جون نظامت انصاراللہ ضلع حیدرآباد کے زیر اہتمام مجلس ٹنڈو والہ یار، سنجر چانگ اور نواں کوٹ احمدیہ کے عہدیداران کا ریفریشر کورس کروایا گیا جس میں 21 عہدیداران نے شرکت کی

ماہ جون نظامت انصاراللہ ضلع شیخوپورہ کے زیر اہتمام **مرید کے** اور **حلقہ نارنگ** کے اجتماعات منعقد ہوئے۔ مکرم حافظ مظفر احمد صاحب صدر مجلس نے بھی مرید کے کے اجتماع میں شمولیت کی۔ اجتماعات کی بالترتیب حاضری 130 اور 53 رہی۔

4/جون نظامت انصاراللہ ضلع اسلام آباد کے زیر اہتمام ضلع اسلام آباد اور علاقہ راولپنڈی کے عہدیداران کا ریفریشر کورس منعقد ہوا۔ مکرم ڈاکٹر محمد احمد اشرف صاحب قائد تربیت اور مکرم مشہود احمد صاحب قائد تجنید نے شرکت کی۔ حاضری 65 رہی۔

13/مئی مجلس انصاراللہ رفاہ عام سوسائٹی کراچی نے دو اجلاسات عام منعقد کیے جن میں بالترتیب حاضری 30 اور 10 انصار رہی۔

25/مئی مجلس انصاراللہ گلستان جوہر جنوبی کراچی کے زیر اہتمام سالانہ اجتماع منعقد ہوا جس میں علمی و ورزشی مقابلہ جات بھی ہوئے۔ حاضری 41 رہی۔

31/مئی مجلس انصاراللہ رفاہ عام سوسائٹی کراچی کے زیر اہتمام جلسہ یوم خلافت منایا گیا۔ حاضری 55 رہی۔

15/جون مجلس انصاراللہ عزیز آباد کراچی کا سالانہ تربیتی اجتماع زیر صدارت مکرم ناظم صاحب انصاراللہ ضلع کراچی منعقد ہوا اور علمی مقابلہ جات بھی ہوئے۔ حاضری 46 انصار رہی۔

4/جون نظامت انصاراللہ ضلع رحیم یار خان کے ممبران عاملہ اور زعماء مجالس کی میٹنگ منعقد ہوئی۔ مکرم عبدالسمیع خان صاحب، مکرم حنیف احمد محمود اور مکرم مظفر احمد درانی صاحب نے شمولیت کی۔ حاضری 88 رہی۔

4/جون مجلس انصاراللہ خانپور ضلع رحیم یار خان کے تربیتی دورہ میں مکرم عبدالسمیع خان صاحب، مکرم حنیف احمد محمود صاحب اور مکرم مظفر احمد درانی صاحب شامل ہوئے۔ مکرم محمد شفیق قیصر صاحب ناظم علاقہ، مکرم ڈاکٹر ظفر اقبال صاحب ناظم ضلع اور مکرم امین الحق خان صاحب امیر ضلع نے بھی شمولیت کی۔ حاضری 18 رہی۔

5 اور 6/جون مجلس انصاراللہ رحیم یار خان کے عہدیداران کا اجلاس منعقد ہوا جس میں مکرم عبدالسمیع خان صاحب، مکرم حنیف

احمد محمود صاحب نے شرکت کی۔حاضری 32 رہی۔

7/جون نظامت انصاراللہ ضلع خوشاب کا مکرم پروفیسر عبدالجلیل صادق صاحب قائد ذہانت وصحت جسمانی نے دورہ کیا ان کے ہمراہ مکرم ناظم علاقہ سرگودھا اور مکرم امیر صاحب ضلع بھی شامل تھے۔مکرم قائد صاحب نے ہرفرد جماعت کی عملی اصلاح اور تربیتی امور کی طرف توجہ دلائی۔دورہ کے دوران 11 مجالس کے 48 انصار، 47 خدام اور 29 اطفال سے انفرادی رابطہ ہوا۔

21/جون نظامت انصاراللہ ضلع راولپنڈی کے زیر اہتمام ضلعی عاملہ وزعماء اعلیٰ کی میٹنگ منعقد ہوئی جس میں مکرم قائد اصلاح و ارشاد نے شرکت کی۔حاضری 25 رہی۔

7/جون نظامت انصاراللہ ضلع کراچی کے زیر اہتمام بمقام بیت الرحمٰن ،کلفٹن میں تعلیم ،تربیت اور اصلاح وارشاد کے شعبہ جات کا ریفریشر کورس منعقد ہوا جس میں مکرم حافظ مظفر احمد صاحب صدر مجلس نے شرکت کی۔حاضری 74 رہی۔

8/جون نظامت انصاراللہ ضلع کراچی کے زیر اہتمام بمقام بیت الشرف ،گلشن اقبال میں زعماء اعلیٰ وضلعی عاملہ کے عہدیداران کا اجلاس منعقد ہوا،مکرم حافظ مظفر احمد صاحب صدر مجلس نے شرکت کی۔حاضری 50 رہی۔

8/جون نظامت انصاراللہ ضلع کراچی کے زیر اہتمام بمقام بیت الرحمٰن ،کلفٹن میں تربیتی سیمینار کا انعقاد ہوا جس میں صدر مجلس انصاراللہ پاکستان نے شرکت کی۔حاضری 131 رہی۔

22/جون مجلس انصاراللہ النور کراچی کا اجتماع زیر صدارت مکرم ناظم صاحب ضلع کراچی منعقد ہوا۔علمی وورزشی مقابلہ جات بھی کروائے گئے۔حاضری 62 رہی

20/جولائی مجلس انصاراللہ ماڈل کالونی کراچی کے زیر اہتمام اجلاس عام کا انعقاد ہوا۔حاضری 83 رہی۔

3/جون نظامت انصاراللہ علاقہ وضلع بہاولپور ولودھراں کے ممبران عاملہ اور زعماء مجالس کی میٹنگ میں مکرم عبدالسمیع خان صاحب ،مکرم حنیف احمد محمود صاحب ،اور مکرم مظفر احمد درانی صاحب نے شمولیت کی۔مکرم محمد شفیق قیصر صاحب ناظم علاقہ و ضلع اور مکرم ڈاکٹر مبارک احمد صاحب امیر ضلع بہاولپور نے بھی شرکت کی۔حاضری 105 رہی۔

21/جون نظامت انصاراللہ ضلع اسلام آباد کے زیر اہتمام جلسہ یوم خلافت منعقد ہوا مکرم حافظ مظفر احمد صاحب صدر مجلس نے شرکت کی ۔آپ نے خلافت کی اہمیت و برکات اور خلفائے وقت کی اطاعت اور جاں نثاری کے ایمان افروز واقعات بیان کئے۔حاضری 200 انصار رہی۔

19/جولائی نظامت انصاراللہ ضلع اسلام آباد کے عہدیداران کا ریفریشر کورس زیر صدارت محترم ناظم صاحب ضلع منعقد ہوا۔حاضری 63 رہی۔

4/جون مجلس انصاراللہ ڈھرکی ضلع سکھر کا تربیتی اجلاس منعقد ہوا مکرم عبدالسمیع خان صاحب ،مکرم حنیف احمد محمود صاحب اور مکرم مظفر احمد درانی صاحب نے شرکت کی۔حاضری 9 رہی۔

5/جون نظامت انصاراللہ علاقہ سکھر کے ممبران عاملہ کی میٹنگ میں مکرم عبدالسمیع خان صاحب ،مکرم حنیف احمد محمود صاحب اور مظفر احمد درانی صاحب نے شرکت کی۔مکرم ڈاکٹر طاہر اسماعیل صاحب ناظم علاقہ ملتان نے بھی شمولیت کی۔حاضری 37 رہی۔

6/جون نظامت انصاراللہ علاقہ ملتان واضلاع ملتان وخانیوال کے ممبران عاملہ وزعماء مجالس کی میٹنگ بیت السلام کے میٹنگ روم میں منعقد ہوئی ،مکرم عبدالسمیع خان صاحب ،حنیف احمد محمود صاحب اور مکرم مظفر احمد درانی صاحب نے شرکت کی۔حاضری 36 رہی۔

8/جون نظامت انصاراللہ ضلع ٹوبہ کا سالانہ اجتماع منعقد ہوا۔تلاوت ،نظم ،تقریر اور کلائی پکڑنے کے مقابلہ جات ہوئے۔مرکز سے مکرم مظفر احمد درانی صاحب معاون صدر نے شرکت کی۔26 مجالس کے 104 انصار شامل ہوئے۔

22/جون نظامت انصاراللہ ضلع گوجرانوالہ کے زیر اہتمام

سالانہ اجتماع منعقد ہوا۔مکرم مظفر احمد درانی صاحب نے شرکت کی۔حاضری 106 رہی۔

26/جون نظامت انصاراللہ ضلع لیہ کے زیر اہتمام ضلعی عاملہ و زعماء مجالس کا ریفریشر کورس نئی تعمیر شدہ بیت الذکر ڈیرہ بشیر میں منعقد ہوا جس میں مکرم حافظ مظفر احمد صاحب صدر مجلس نے شرکت کی اور شعبہ جات کے بارہ میں ہدایات دیں اور عمومی نصائح سے نوازا۔حاضری 112 رہی۔

27/جون نظامت انصاراللہ ضلع گجرات کے زیر اہتمام عہدیداران کا ریفریشر کورس منعقد ہوا جس میں مکرم خواجہ مظفر احمد صاحب قائد عمومی، مکرم عبدالسمیع خان صاحب اور مکرم شکیل احمد قریشی صاحب نے شرکت کی۔حاضری 42 رہی۔

ماہ جون مجلس انصاراللہ فیصل ٹاؤن لاہور کے زیر اہتمام جلسہ یوم خلافت کا انعقاد کیا گیا۔حاضری 42 انصار، 30 خدام اور 10 اطفال رہی۔

ماہ جون مجلس انصاراللہ دارالنور فیصل آباد کے زیر اہتمام حلقہ جات میں سیرت النبیؐ اور اجلاسات عام کا انعقاد کیا گیا جن کی مجموعی حاضری 245 رہی۔

میڈیکل کیمپس و ایثار(خدمت خلق)

ماہ مئی مجلس انصاراللہ مقامی ربوہ کے زیر اہتمام محلہ جات دارالصدر غربی لطیف، ناصر آباد شرقی اور دارالعلوم شرقی نور، نصرت آباد، فیکٹری ایریا احمد، احمد نگر اور ناصر آباد جنوبی، دارالفضل غربی طاہر اور دارالیمن شرقی صادق نے میڈیکل کیمپس کا انعقاد کیا جن میں 834 مریضوں کو ادویات دی گئیں نیز مجلس انصار اللہ مقامی کی طرف سے انگریزی ادویات کی نویں اور ماہ مئی کی پہلی قسط مرکزی ڈسپنسری میں جمع کروائی گئی۔

ماہ جون مجلس انصاراللہ مقامی کے زیر انتظام 12 محلہ جات نصرت آباد، ناصر آباد جنوبی، اور دارالفتوح غربی، دارالیمن وسطی حمد دارالفتوح شرقی، کہکشاں کالونی، دارالبرکات، دارالنصر وسطی، دارالعلوم وسطی، دارالیمن غربی سعادت، دارالرحمت وسطی اور دارالعلوم جنوبی بشیر نے مختلف مقامات پر 14 میڈیکل کیمپس کا انعقاد کیا جن میں مجموعی طور پر 1262 مریضوں کا علاج کیا گیا اور 17 عدد فارم عطیہ چشم Fill کروائے گئے، 1,75410 روپے سے غرباء و مستحقین کی مالی مدد کی گئی۔

ماہ جولائی مجلس انصاراللہ مقامی کے زیر انتظام 5 محلہ جات نے مختلف مقامات پر میڈیکل کیمپس کا انعقاد کیا جن میں مجموعی طور پر 466 مریضوں کا علاج کیا گیا، میڈیکل کیمپس کے علاوہ بھی 529 مریضوں کا علاج کیا گیا، ادویات کی 2 اقساط مرکزیہ ڈسپنسری میں جمع کروئیں، 7,29,954 روپے سے غرباء و مستحقین کی مالی مدد کی گئی، 629 سوٹ برائے مستحقین مرکز جمع کروائے جبکہ 237 سوٹ زعماء حلقہ جات کے ذریعے غرباء مستحقین میں تقسیم کیے گئے اور 229 مستحق گھرانوں میں 362 من اور 20 کلو گندم تقسیم کی گئی۔

ماہ جولائی صدر مجلس انصاراللہ پاکستان کی طرف سے ممبران مجلس نابینا کو عید کی حقیقی خوشیوں میں شامل کرنے کے لئے نقد عید کے 25 لفافے نام بنام تقسیم کیے گئے۔

ماہ اپریل نظامت انصاراللہ ضلع میر پور خاص کے زیر انتظام مرکزی میڈیکل ٹیم نے 12 میڈیکل کیمپس کا انعقاد کیا جن میں 10800 مریضوں کو ادویات دی گئیں، 4 شادیوں میں 1 لاکھ روپے کی معاونت کی گئی، 2 فونکیوں میں 20000 روپے کے اخراجات کئے گئے اور 22 عدد نلکے لگائے گئے جس میں فی کس نلکا 13000 روپے خرچہ آیا اور کل اخراجات 286000 روپے ہوئے۔

کیم مئی قیادت ایثار مجلس انصاراللہ پاکستان کے زیر اہتمام کھنانوالی ضلع منڈی بہاؤالدین میڈیکل کیمپ کا انعقاد ہوا۔650 مریضوں کا علاج کیا گیا۔

ماہ مئی مجلس انصاراللہ ماڈل کالونی کراچی کے زیر اہتمام 5 میڈیکل کیمپس کا انعقاد کیا گیا اور ان کے علاوہ بھی مریضوں کا علاج کیا گیا اس طرح 2140 مریضوں کو ادویات دی گئیں۔

ماہ مئی مجلس انصاراللہ گلشن پارک لاہور نے میڈیکل کیمپ کے دوران 18 مریضوں کو ادویات دیں، میڈیکل کیمپ کے علاوہ 22 مریضوں کا معائنہ کیا گیا۔

2،16 مئی مجلس انصاراللہ دارالفضل فیصل آباد کے زیر اہتمام دو میڈیکل کیمپس کا انعقاد کیا گیا۔ کل 343 مریضوں نے استفادہ کیا۔

ماہ مئی نظامت انصاراللہ ضلع لاڑکانہ کے 100 انصار نے 168 مستحقین کو کھانا کھلایا۔

ماہ مئی نظامت انصاراللہ ضلع عمرکوٹ کے زیر اہتمام ڈسپنسریز میں 1376 مریضوں کو ادویات دی گئیں، غرباء و مساکین کی 9700 روپے سے مدد کی گئی، 17 کپڑوں کے جوڑے اور ایک بستر دیا گیا۔

کیم جون نظامت انصاراللہ عمرکوٹ کے زیر اہتمام زعماء مجالس اور ضلعی عاملہ کے ممبران اور مکرم امیر صاحب ضلع کی عاملہ کی پکنک کا پروگرام منایا گیا۔ جس میں 20 مجالس کے 80 انصار نے شرکت کی۔

ماہ جون نظامت انصاراللہ ضلع عمرکوٹ کے زیر اہتمام 1132 مریضوں کو فری ڈسپنسریز کے ذریعہ ادویات دی گئیں، مبلغ 66900 روپے غرباء و مستحقین کی مالی مدد کی گئی، 9 جوڑے کپڑے غرباء میں تقسیم کئے گئے۔

ماہ جون نظامت انصاراللہ ضلع وہاڑی نے 35000 روپے مالیت راشن کے 39 پیکٹ اور 21000 ہزار مالیت کے 41 جوڑے کپڑے نادار و مستحقین میں تقسیم کئے۔

ماہ مئی مجلس انصاراللہ دارالنور فیصل آباد میڈیکل کیمپ کا انعقاد کیا جس میں 63 مریضوں کو ادویات دی گئیں، فری ڈسپنسری کے ذریعہ 20 مریضوں اس کے علاوہ 34 مستحقین کو سوٹ دیئے گئے۔

16 مئی مجلس انصاراللہ کریم نگر فیصل آباد کے زیر اہتمام چک 3 ج ب میں میڈیکل کیمپ کا انعقاد کیا گیا جس میں مکرم ڈاکٹر محمد امین صاحب نے 65 مریضوں کا معائنہ کیا اور چار چار یوم کی ادویات دی گئیں اس کے علاوہ مستحقین کی 27900 روپے کی مالی مدد کی گئی۔

ماہ جون مجلس انصاراللہ دارالنور فیصل آباد نے دوران ماہ میڈیکل کیمپ کے ذریعہ 82 مریضوں کا علاج کیا، 90125 روپے سے غرباء کی مالی مدد کی جس میں راشن بھی شامل ہے، 38 مستحقین میں سوٹ تقسیم کئے گئے اور 24 من گندم 12 مستحقین میں تقسیم کی گئی۔

6 جون مجلس انصاراللہ کریم نگر فیصل آباد کے زیر اہتمام میڈیکل کیمپ میں بلڈ شوگر ٹیسٹ اور جنرل بلڈ ٹیسٹ کئے گئے۔ کل 40 مریضوں نے استفادہ کیا۔

ماہ مارچ مجلس انصاراللہ گلشن پارک لاہور نے میڈیکل کیمپ کے دوران 26 مریضوں کو ادویات دیں۔ دیگر 11 مریضوں کو ادویات دی گئیں۔

ماہ مئی نظامت انصاراللہ ضلع لاہور کے زیر اہتمام 7 میڈیکل کیمپس کا انعقاد کیا گیا۔ کل 723 مریضوں نے استفادہ کیا۔

15 مئی مجلس انصاراللہ رچنا ٹاؤن لاہور کے زیر انتظام رانا ٹاؤن سکیم نمبر 3 میں میڈیکل کیمپ کا انعقاد کیا جس میں 157 مریضوں کو دوائی دی گئی۔

4 اور 18 مئی اور کیم جون مجلس انصاراللہ فیصل ٹاؤن لاہور نے دو میڈیکل کیمپس کا انعقاد کیا جن میں 109 مریضوں کو ادویات دی گئیں۔

18 مئی نظامت انصاراللہ ضلع اسلام آباد کے زیر اہتمام بمقام گری میں میڈیکل کیمپ کا نعقاد کیا گیا۔ 100 مریضوں کو ادویات دی گئیں۔

ماہ جون نظامت انصاراللہ ضلع اسلام آباد کے زیر اہتمام دو میڈیکل کیمپس کا انعقاد کیا گیا۔ کل 120 مریضوں نے استفادہ کیا۔

25 مئی نظامت انصاراللہ ضلع منڈی بہاؤالدین کے زیر اہتمام مرالہ میں میڈیکل کیمپ کا انعقاد کیا گیا جس میں 84 مریضوں کو ادویات دی گئیں۔

22 جون نظامت انصاراللہ ضلع منڈی بہاؤالدین کے زیر اہتمام

چک نمبر 20 میں میڈیکل کیمپ کا انعقاد کیا گیا جس میں 191 مریضوں کوادویات دی گئیں۔دوران ماہ تقریباً 50 ہزارروپے قرضہ حسنہ دیا گیااوردس ہزارروپے سے غرباء کی مالی مدد کی گئی۔

کیم جون نظامت انصاراللہ ضلع ساہیوال کے زیر انتظام بمقام 11ایل 6 میں میڈیکل کیمپ کا انعقاد کیا گیا جس میں ناظم انصاراللہ ضلع ،نائب ناظم ایثار،نائب ناظم صف دوم،قائد خدام الاحمدیہ نے دوڈاکٹر صاحبان کے ساتھ خدمات سرانجام دیں۔ 190 مریضوں کوادویات دی گئیں۔

ماہ جون مجلس انصاراللہ فضل عمر فیصل آباد نے غرباء میں 35 راشن پیک تقسیم کئے جن کی مالیت 122500 روپے بنتی ہے۔

ماہ جون مجلس انصاراللہ دارالفضل فیصل آباد کے زیر اہتمام بمقام گنڈا سنگھ اور غلام محمد آباد میں میڈیکل کیمپس کا انعقاد کیا گیا جن میں 336 مریضوں کا علاج کیا گیا جبکہ 397 مریضوں کو میڈیکل کیمپس کے علاوہ ادویات اور میڈیکل چیک اپ کیا گیا۔

4/جولائی مجلس انصاراللہ کریم نگر فیصل آباد کے زیر اہتمام چک سمانہ میں میڈیکل کیمپ کا انعقاد کیا گیا۔58 مریضوں کوادویات دی گئیں۔20 گھرانوں میں مردانہ سوٹ مالیت 12000 روپے تقسیم کئے گئے۔مبلغ 75000 روپے سے مستحقین کی مالی مدد کی گئی۔

ماہ جون نظامت انصاراللہ ضلع بھکر کے زیر اہتمام 29 مستحقین کو کھانا کھلایا گیا ،1فری ڈسپنسری کا قیام کیا گیا،2 مستحقین کو سوٹ دیئے گئے۔

ماہ جولائی نظامت انصاراللہ ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ نے 29870 روپے سے غرباء و مستحقین کی مالی مدد کی۔

ماہ جولائی نظامت انصاراللہ ضلع منڈی بہاؤالدین نے ماہ رمضان اور عید کے موقعہ پر 34 غرباء و مستحقین میں 55840 روپے نقد، راشن 10770 روپے کا کپڑے 3700 روپے کے تقسیم کئے گئے۔

ماہ جون مجلس انصاراللہ دہلی گیٹ لاہور نے دوران ماہ 3 بکرے صدقہ کئے گئے اور گوشت مستحقین تک پہنچایا گیا ،میڈیکل کیمپس میں مریضوں کا علاج کیا گیا ،دو ذہنی معذور کو کھانا بھجوایا جاتا رہااور مستحقین کی 5500 روپے کی مالی مدد کی گئی۔

15/جون مجلس انصاراللہ رچنا ٹاؤن لاہور کے زیر انتظام دو مقامات پر میڈیکل کیمپ کا انعقاد کیا گیا جن میں 328 مریضوں کو دودن کی دوائی دی گئی۔

ماہ جون مجلس انصاراللہ فیصل ٹاؤن لاہور کے زیر اہتمام میڈیکل کیمپ میں 25 مریضوں کوادویات دی گئیں۔

ماہ جولائی نظامت انصاراللہ علاقہ لاہور کے زیر اہتمام رمضان اور عید کے موقعہ پر غرباء و مستحقین میں 315000 روپے مالیت کا راشن تقسیم کیا گیا نیز 50 نئے اور 250 مستعمل کپڑے اس کے علاوہ بچوں میں بھی عید کی مناسبت سے تحائف دیئے گئے۔

ماہ جولائی مجلس انصاراللہ فیصل ٹاؤن لاہور نے عید کے موقعہ پر غرباء و مستحقین میں 36 پیکٹس عید گفٹ اور 53 جوڑے کپڑوں کے تقسیم کیے۔

13/جولائی مجلس انصاراللہ رچنا ٹاؤن لاہور کے زیر اہتمام میڈیکل کیمپ کا انعقاد کیا گیا۔جس میں 147 مریضوں کو دوائی دی گئی۔

ماہ جون مجلس انصاراللہ ماڈل کالونی کراچی کے زیر اہتمام 4 میڈیکل کیمپس کا انعقاد کیا گیا۔جن میں 1810 مریضوں کو ادویات دی گئیں۔

ماہ جولائی مجلس انصاراللہ نارتھ کراچی نے مستحقین کیلئے ان سلے کپڑے و جوتے مالیت 46925 روپے۔25افراد کو تین ہزار روپے نقد دیئے گئے۔علاج وادویات کیلئے 24000 روپے کی مالی مدد کی۔

ماہ جولائی مجلس انصاراللہ ہاؤسنگ سوسائٹی کراچی نے رمضان المبارک میں ضرورت مند افراد کے لئے 52 جوڑے کپڑے ضلع میں بھجوائے 5 گھرانوں میں عید کے موقعہ پر مٹھائی تقسیم کی اور مبلغ 5000 روپے کی ادویات ضلع میں جمع کروائیں۔

ماہ جولائی نظامت انصاراللہ ضلع عمرکوٹ کے زیر اہتمام 164250 روپے نقد، 3 من گندم، 121 جوڑے کپڑے، 78 عدد راشن پیکٹ مالیت 37000 روپے غرباء و مستحقین میں تقسیم کئے گئے۔

ماہ جون مجلس نورنگر ضلع عمرکوٹ نے دوران ماہ 4 مستحقین کی نقد امداد 550 روپے، 10 گھروں میں ایک من آم، 24 ضرورت مندوں کو کھانا اور 5 مستحقین کو ایک ایک جوڑا نئے کپڑوں کا دیا۔

ماہ جولائی مجلس کنری ضلع عمرکوٹ نے دوران ماہ غرباء و مستحقین کی مبلغ 85000 روپے سے مالی مدد کی، 40 پیکٹ راشن غرباء میں تقسیم کئے، 156 مستحقین کو کھانا کھلایا گیا۔

ماہ جولائی مجلس انصاراللہ حیدرآباد شہر نے عید کے لئے غرباء میں 46 عدد نئے جوڑے کپڑوں کے تقسیم کئے۔

ماہ جولائی نظامت انصاراللہ علاقہ ملتان نے ماہ رمضان میں غرباء و مستحقین میں کپڑے، ادویات اور عید کے تحائف دیئے گئے جن کی مالیت مبلغ ایک لاکھ روپے بنتی ہے۔

ماہ جولائی نظامت انصاراللہ ضلع ملتان کے زیر اہتمام ایک غریب بچی جو عرصے سے قوم میں ہے کیلئے مبلغ پانچ ہزار روپے کی مدد کی گئی

ماہ جولائی نظامت انصاراللہ ضلع میانوالی کے زیر اہتمام رمضان المبارک اور عید کے موقعہ پر غرباء و مستحقین میں 37500 روپے نقد رقم، 13 عدد راشن پیکٹ مالیت 5850 روپے، 14 عدد نئے سوٹ مالیت 11600 روپے تقسیم کئے گئے۔

ماہ جولائی نظامت انصاراللہ ضلع نارووال نے ماہ رمضان میں مبلغ 250000 روپے نقد، 20 عدد سوٹ، 10 من گندم اور 5 من چاول غرباء و مستحقین میں تقسیم کئے۔

13/جولائی نظامت انصاراللہ ضلع حافظ آباد نے 65 مریضوں کو ادویات دیں، 15 سوٹ مستحقین میں تقسیم کئے اور 40 پیکٹ عید گفٹ مالیت 16000 روپے غرباء میں تقسیم کئے۔

16/جولائی مجلس انصاراللہ ٹیکسلا نے مستحقین و غرباء کی امداد کے لئے مبلغ 30680 روپے کی مدد کی۔

ماہ جولائی نظامت انصاراللہ ضلع ڈیرہ غازی خان کے زیر اہتمام عید کے موقعہ پر مرکز سے بھجوائے گئے کپڑے مستحقین میں تقسیم کئے گئے۔

ماہ جولائی مجلس انصاراللہ واہ کینٹ نے رمضان المبارک میں 14000 مالیت کے 7 پیکٹ راشن، مبلغ 46200 روپے نقد رقم اور 9 جوڑے کپڑے مستحقین میں تقسیم کئے۔

وقارِ عمل

23/مئی مجلس انصاراللہ مقامی ربوہ کے زیر اہتمام قبرستان عام میں اجتماعی وقارعمل کا انعقاد کیا گیا جس میں 5 بلاکس کے حلقہ جات کے 299 انصار نے حصہ لیا۔ مجلس انصاراللہ مقامی کے منتظمین بھی وقارعمل میں شریک ہوئے۔

ماہ جولائی مجلس انصاراللہ مقامی کے زیر اہتمام 26 حلقہ جات نے 33 وقارعمل کئے جن میں 885 انصار نے حصہ لیا۔

9/مئی مجلس انصاراللہ مقامی ربوہ کے زیر اہتمام قبرستان عام میں اجتماعی وقارعمل کا انعقاد کیا گیا، مکرم صدر صاحب عمومی کے نمائندہ بھی شامل ہوئے۔ 30 حلقہ جات کے 298 انصار نے حصہ لیا

10/مئی مجلس انصاراللہ ناصرآباد جنوبی ربوہ کے زیر انتظام بیت الذکر کے اردگرد وقارعمل کیا گیا، گلیوں میں چھڑکاؤ اور چونا لگایا گیا۔ حاضری عاملہ و دیگر انصار 42 رہی۔

18/مئی مجلس انصاراللہ ماڈل کالونی کراچی کے زیر اہتمام اجتماعی وقارعمل کیا گیا۔ جس میں 46 انصار نے شمولیت کی۔

ماہ مئی نظامت انصاراللہ ضلع لاڑکانہ کے زیر اہتمام 6 مجالس میں وقارعمل ہوئے جن میں 28 انصار نے حصہ لیا۔

25/مئی مجلس انصاراللہ رچنا ٹاؤن لاہور کے زیر اہتمام وقارعمل کا پروگرام منعقد ہوا جس میں 10 انصار نے حصہ لیا۔

یکم جون مجلس انصاراللہ فیصل ٹاؤن لاہور کے زیر اہتمام اجتماعی وقارعمل کیا گیا۔ 30 انصار نے حصہ لیا۔

ماہ جون مجلس انصاراللہ گلشن پارک لاہور کے زیر اہتمام وقارعمل میں 90 انصار، 26 خدام اور 27 اطفال نے حصہ لیا۔

15/جون مجلس انصاراللہ گلزار ہجری کراچی کے زیر اہتمام وقار عمل کیا گیا جس میں 27 انصار نے حصہ لیا۔

15/جون مجلس انصاراللہ گلشن جامی کراچی کے زیر اہتمام وقار عمل کا پروگرام منعقد ہوا جس میں 30 انصار نے حصہ لیا۔

15/جون مجلس انصاراللہ ماڈل کالونی کراچی کے زیر اہتمام اجتماعی وقار عمل ہوا۔جس میں شاملین 53 تھے۔

22/جون مجلس کورنگی کالونی کراچی کے زیر اہتمام وقار عمل کا پروگرام ہوا۔جس میں 29 احباب نے حصہ لیا۔

29/جون مجلس انصاراللہ ڈرگ روڈ کراچی کے زیر اہتمام وقار عمل کا پروگرام منعقد ہوا جس میں 41 احباب نے حصہ لیا۔

27/جون مجلس انصاراللہ کریم نگر فیصل آباد کے زیر اہتمام وقار عمل کیا گیا جس میں 22 اراکین عاملہ نے حصہ لیا۔

ذہانت و صحت جسمانی

11/مئی مجلس انصاراللہ مقامی ربوہ کے زیر اہتمام دفتر انصاراللہ مقامی کے ہال میں ''ابتدائی طبی امداد اور اسکی اہمیت'' کے موضوع پر مکرم ڈاکٹر حامد احمد خان صاحب طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ ربوہ نے ابتدائی طبی امداد کی اہمیت کے بارہ میں ایک معلوماتی لیکچر دیا۔کل حاضری 68 رہی۔

11/جون مجلس انصاراللہ مقامی ربوہ کے زیر اہتمام ایوان ناصر میں طبی لیکچر کا اہتمام کیا گیا جس میں مکرم ڈاکٹر امتیاز احمد صاحب نے لیکچر دیا نیز سوال وجواب کی محفل ہوئی۔حاضری 181 رہی۔

29/جون مجلس انصاراللہ ڈرگ روڈ کراچی نے پکنک کا پروگرام منایا جس میں 16 انصار، 12 خدام اور 13 اطفال نے حصہ لیا۔کلائی پکڑنے اور دوڑ کے مقابلہ جات بھی کروائے گئے۔

27/جون مجلس انصاراللہ کریم نگر فیصل آباد کے زیر اہتمام پکنک اور اجتماعی سیر کا پروگرام منعقد ہوا۔کل 21 انصار نے حصہ لیا۔

20/جون نظامت انصاراللہ ضلع میرپور آزاد کشمیر کے زیر اہتمام علاقائی عاملہ وضلعی عاملہ کی پکنک کا پروگرام منعقد ہوا۔حاضری 19 عہدیداران رہی۔

22/جون مجلس انصاراللہ فیصل ٹاؤن لاہور کے زیر اہتمام پکنک پروگرام منایا گیا، پیدل چلنے کا مقابلہ بھی ہوا،مکرم ڈاکٹر منصور احمد صاحب نے دانتوں کی حفاظت پر طبی لیکچر دیا۔کل 30 انصار نے شرکت کی۔

29/جون مجلس انصاراللہ رچنا ٹاؤن لاہور کے زیر اہتمام بیڈمنٹن بیڈمنٹن اور دوڑ کے ورزشی مقابلہ جات کروائے گئے ،کلو تھمیا اور سائیکل سفر کے پروگرام بھی ہوئے۔حاضری 20 انصار رہی۔

29/جون مجلس انصاراللہ جوہر ٹاؤن لاہور کے زیر اہتمام پکنک کا پروگرام منعقد ہوا جس میں 23 انصار نے حصہ لیا۔

یکم جون مجلس انصاراللہ ماڈل کالونی کراچی کے زیر اہتمام ٹیبل ٹینس اور کلائی پکڑنے کے مقابلہ جات منعقد ہوئے۔9 انصار نے حصہ لیا۔

3/مئی مجلس انصاراللہ نارتھ کراچی کے زیر اہتمام پہلی سپورٹس ریلی کا انعقاد کیا گیا جس میں مشاہدہ معائنہ،اسپون ریس صف اول و دوم اور ٹیبل ٹینس کے مقابلہ جات شامل ہیں۔حاضری 45 رہی۔

18/مئی مجلس انصاراللہ ماڈل کالونی کراچی کے زیر اہتمام کلائی پکڑنے ،میوزیکل چیئرز اور مشاہدہ معائنہ کے ورزشی مقابلہ جات منعقد ہوئے جن میں 46 انصار نے حصہ لیا۔

25/مئی مجلس انصاراللہ رفاہ عام سوسائٹی کراچی کے زیر اہتمام 100 میٹر دوڑ، مقابلہ بال تھرو اور مقابلہ کلائی پکڑنے کے ورزشی مقابلہ جات کا انعقاد ہوا۔اس کے علاوہ سائیکل سفر بھی کیا گیا۔حاضری 28 رہی۔

11/مئی نظامت انصاراللہ ضلع لاہور کے زیر اہتمام باغ جناح میں پکنک، ورزشی مقابلہ جات اور موسمی بیماریوں سے متعلق لیکچر کا انعقاد کیا گیا۔حاضری 35 رہی۔

10/مئی مجلس انصاراللہ دارالفضل فیصل آباد کے زیر اہتمام باغ جناح میں واک کا پروگرام منایا گیا۔کل حاضری 18 رہی۔

11/مئی مجلس انصاراللہ دارالحمد فیصل آباد کے زیر اہتمام بعد نماز فجر کلائی پکڑنے کے مقابلے کا انعقاد کیا گیا۔جس میں 16 انصار نے حصہ لیا۔

ماہ مئی نظامت انصاراللہ ضلع لاہور کے زیر اہتمام دو مقامات پہ مکرم نائب ناظم ایثار نے موسمی بیماریوں بشمول انفلوئنزہ اور ڈینگی بخار پر طبی لیکچر دیا جبکہ دوسرے مقام پر اراکین کا طبی معائنہ کیا۔

11/مئی نظامت انصاراللہ ضلع لاہور کی سالانہ پکنک باغ جناح میں منعقد ہوئی ۔اجتماعی سیر ،کلائی پکڑنا اور طبی لیکچر بھی ہوا ۔حاضری 30 رہی۔

25/مئی مجلس انصاراللہ رچنا ٹاؤن لاہور کے زیر اہتمام کلواجمیعاً کا پروگرام منعقد ہوا اس کے بعد سلو اور تیز ،دوڑ ،بیڈمنٹن اور سلو اور تیز چلنے کے مقابلے بھی ہوئے ۔شرکت انصار 13 رہی۔

یکم جون مجلس انصاراللہ دارالحمد فیصل آباد کے زیر اہتمام پکنک کا پروگرام منعقد کیا گیا ۔مکرم ڈاکٹر امجد سلیم صاحب نے ڈینگی کے حوالے سے لیکچر دیا ،اسی طرح تلاوت قرآن کریم ،نفلی روزہ رکھنے اور مطالعہ کتب کے حوالے سے تحریک کی گئی۔حاضری 31 رہی۔

6/جون مجلس انصاراللہ دارالنور فیصل آباد کے زیر اہتمام پکنک و کھیلوں کا پروگرام منایا گیا ۔خدام اور انصار کے مابین کرکٹ میچ بھی ہوا، 2 طبی لیکچر بھی ہوئے ۔حاضری 35 انصار رہی۔

یکم جون نظامت انصاراللہ ضلع ساہیوال کے زیر اہتمام صبح کی سیر کا پروگرام منعقد کیا گیا ۔کل 9 ممبران عاملہ نے شمولیت کی۔

تعلیم القرآن و وقف عارضی

24/جون مجلس انصاراللہ مقامی ربوہ کے زیر اہتمام ایوان ناصر میں قرآن سیمینار کا انعقاد کیا گیا ۔مکرم حافظ مظفر احمد صاحب صدر مجلس انصاراللہ پاکستان، مکرم عبدالسمیع خان صاحب قائد اصلاح وارشاد، مکرم محمد محمود طاہر صاحب قائد تعلیم القرآن نے تقاریر کیں ۔225 سے زائد انصار نے شرکت کی۔

تفریحی سفر عاملہ مجلس انصاراللہ پاکستان

21/اگست 2014ء بروز جمعرات کو مجلس عاملہ کے ممبران دو روزہ تفریحی سفر کیلئے دوپہر 2 بجے ربوہ سے ایبٹ آباد کیلئے روانہ ہوئے۔ پہلا قیام کلر کہار میں کیا۔جہاں نمازوں اور کھانے کے بعد سات بجے یہ قافلہ مکرم ذوالفقار احمد صاحب ناظم ضلع ہزارہ ڈویژن کے گھر ہری پور پہنچا۔ جہاں مکرم ناظم صاحب کی طرف سے پرتکلف کھانا پیش کیا گیا ۔مقامی مربی صاحب مکرم یوسف سلیم شاہد صاحب نے نماز مغرب وعشاء پڑھائیں ۔بعدہٗ محترم امیر صاحب ضلع اور مقامی احباب کے ساتھ مختلف موضوعات پر گفت وشنید ہوئی۔ کھانے کے بعد مقامی احباب کا شکریہ ادا کرتے ہوئے یہ وفد ایبٹ آباد کیلئے روانہ ہوگیا۔ جہاں رات دس بجے گیسٹ ہاؤس ایبٹ آباد میں مکرم وسیم احمد شمس صاحب مربی ضلع نے استقبال کیا ۔قافلہ نے یہیں قیام کیا۔ صبح نماز فجر کی ادائیگی کے بعد مکرم مربی صاحب ضلع نے مہمانوں کی خدمت میں ناشتہ پیش کیا ۔اس کے بعد یہ قافلہ ٹھنڈیانی کے لئے روانہ ہوگیا اور صبح دس بجے ٹھنڈیانی کے خوبصورت اور دلکش پہاڑی مقام پر پڑاؤ کیا جہاں اس حسین وجمیل وادی کے قدرتی مناظر سے لطف اندوز ہونے کے مواقع ملے ۔دوران سیر مختلف مقامات کی تصویر کشی بھی کی گئی ۔یہاں قیادت عمومی اور قیادت صحت و جسمانی کی طرف سے مختلف اشیاء خورونوش سے ممبران کی تواضع کی گئی ۔دوپہر کے کھانے کا اہتمام ایک چھوٹے سے ہوٹل (گرین ہوٹل) میں کیا گیا۔ بعد از طعام یہ قافلہ واپسی کیلئے روانہ ہوا ۔راستے میں حطار میں شیزان فیکٹری کا بھی مطالعاتی دورہ کیا ۔یہ وفد بخیریت دس بجے رات واپس ربوہ پہنچ گیا ۔فالحمدللہ علیٰ ذالک۔

(مدیر)

سالانہ ریفریشر کورس ناظمین علاقہ و اضلاع زیر اہتمام قیادت اصلاح وارشاد پاکستان

منعقدہ 4,3 / مئی 2014ء بمقام ایوان ناصر ربوہ

تفریحی دورہ عاملہ انصار اللہ پاکستان بمقام ٹھنڈیانی / ایبٹ آباد مؤرخہ 22,21 / اگست 2014ء

دائیں سے بائیں: مکرم عبدالسمیع خان قائد اصلاح وارشاد، مکرم محمد محمود طاہر قائد تعلیم القرآن، مکرم خواجہ مظفر احمد قائد عمومی، مکرم ڈاکٹر عبدالخالق خالد نائب صدر اوّل (قائمقام صدر)، مکرم وسیم احمد شمس مربی سلسلہ ایبٹ آباد، مکرم عبدالجلیل صادق قائد ذہانت وصحت جسمانی، مکرم ناصر احمد شاد (ڈرائیور)، مکرم شکیل احمد قریشی نائب قائد عمومی، مکرم احمد طاہر مرزا مدیر ماہنامہ انصار اللہ، مکرم نصیر احمد چوہدری (زعیم اعلیٰ ربوہ)، مکرم مظفر احمد درانی معاون صدر

Editor: Ahmad Tahir Mirza

Monthly
Ansarullah

Regd #: FR - 8

ansarullahpakistan@gmail.com
magazine@ansarullahpk.org

Ph: 047-6212982
Fax: 047-6214631

Zulhajj 1435 / Akha 1393 / October 2014

یہ جلسہ ہمارا یہ دن برکتوں کے

48ویں جلسہ سالانہ برطانیہ منعقدہ 29 تا 31/اگست 2014ء کے چند مناظر